تذکرہ

شیخ المشائخ

شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ

ترتیب و تحقیق

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی

Marfat.com

حضرت شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر انمول کتاب

تذکرہ
شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

مزار مبارک

ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین پنجاب۔ پاکستان

تالیف

حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ بن شیخ حامد مفتی چیمہ چٹھہ

مترجم

علامہ سعید زیدی

ترتیب و تحقیق

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی

Marfat.com

"اے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"

جملہ حقوق اشاعت بحق ڈاکٹر سید رضوان شاہ گیلانی محفوظ

اشاعت	2016ء / ۱۴۳۷ھ
تالیف	حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ بن شیخ حامد مفتی چیمہ چٹھہ
مترجم	علامہ سعید زیدی
ترتیب وتحقیق	ڈاکٹر سید رضوان گیلانی
ڈیزائن	میاں محمد ندیم

۱۲۵۳۵۵

استدعا

اللہ کے فضل وکرم اور مہربانی سے انسانی کوشش اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، پروف ریڈنگ اور جلد بندی میں ہر قسم کی احتیاط کی گئی ہے۔ انسان ہونے کے ناطے اگر کوئی سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات والفاظ درست نہ ہوں تو براہ کرم مہربانی فرما کر مطلع کریں۔

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی

علی چلڈرن ہسپتال جلالپور جٹاں ضلع گجرات

فون : 03458421417

ای میل: rizwanshah7597@yahoo.com

Marfat.com

شروع اللہ کے نام سے

جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

Marfat.com

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

میں اس کتاب کو اپنے والد محترم

حاجی سید بہار شاہ (مرحوم)

کے نام منسوب کرتا ہوں۔

جن کو بزرگان دین سے بے پناہ محبت تھی

اور جنہوں نے کمال شفقت سے میری پرورش

کو پرداختہ کیا اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں

آج یہ کتاب ضبط تحریر لا سکا۔

Marfat.com

علم تاریخ ایک معزز و بلند پایہ،
بہت فائدوں والا اور نیک غرض و
غایت والا فن ہے کیونکہ یہ ہمیں
گذشتہ لوگوں کے اخلاق و احوال
بتاتا ہے۔

ابن خلدون

Marfat.com

حضرت شیخ داؤد بندگی رحمۃ اللہ علیہ

پیرومرشد حضرت شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

916 ہجری /1514 عیسوی - 982 ہجری /1573 عیسوی

Marfat.com

حسنِ ترتیب

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	دنیا میں حاجت روا کون ہے سید نصیر الدین نصیر گولڑوی	01
2	صل علیٰ کیا ہے سید نصیر الدین نصیر گولڑوی	02
3	نعت رسول مقبول ﷺ	03
4	دیباچہ ڈاکٹر پروفیسر جاوید حمید رسید	07
5	پیش لفظ لیفٹیننٹ کرنل (ر) الطاف محمود ہاشمی	09
6	ابتدایہ ڈاکٹر سید رضوان شاہ گیلانی	12
7	مقدمہ پروفیسر محمد اقبال مجددی	20
8	تقدیم پیر محمد طاہر حسین قادری	27
9	شیخ احمد ملکوالی کا تذکرہ ڈاکٹر پروفیسر عارف نوشاہی	40
	باب اول	
10	احوال غوث الاعظم سبحانی فتح محمد علوی سیالوی	52
	باب دوئم	
11	احوال و مقامات شیخ داؤد کرمانی قادری محمد عمر منگا	59
	باب سوئم	
12	ملکوال کی تاریخ	85
13	منڈی بہاؤالدین کی حدود بندی	88
14	بھیرہ کی تاریخ	92
15	ملکوال اور مقبرہ شیخ سید احمد	96
	باب چہارم	
16	اولاد و اخلاف شیخ سید احمد قادری	100
17	سلسلہ فقرا المعروف شجرہ طریقت	103
18	اولاد و اخلاف شیخ سید احمد قادری	109
19	سید شیخ احمد کی تعلیمات	114
20	سید شیخ احمد کے ملفوظات	117

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
21	اوصاف سید شیخ احمد ولی	118
22	حضرت سید شیخ احمد ولی کے حلیہ وعادات کا بیان	119
23	سید کا مطلب	121
24	شیخ کا مطلب	121
25	اولیااللہ	122
26	شیخ سید احمد قادری کی نسبت	124
27	کیا شیخ احمد ولی قادری سید تھے	128
	باب پنجم	
28	مناقب وکرامات شیخ سید احمد ولی	131
	باب ششم	
29	ترجمہ کتاب، مناقب وکرامات حضرت شیخ سید احمد ولی	173
	باب ہفتم	
30	تذکرۃ السادات گیلانی	215
	باب ہشتم	
31	منقبت	273
32	بیان خرقہ	275
33	دربار شریف کے انتظامی اموراور محکمہ اوقاف	276
34	حوالہ جات	278
35	تصاویر کے آئینے میں	279

Marfat.com

سید شیخ احمد ولیؒ کے حالات واحوال پر یہ کتاب آخری نہیں بلکہ یہ تو ابھی آغاز ہے اور اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ کسی بھی شخص کے پاس اگر سید شیخ احمد ولیؒ کے حوالے سے کوئی بھی معلومات یعنی نسب، خاندان، اولاد واخلاف، کرامات، زندگی نامہ، احوال و مقامات، مریدین خلفاء، اساتذہ اور معمولات وغیرہ کسی بھی صورت میں جیسے کتاب، رسالہ، بیاض، اوراق، مطبوعہ یا غیر مطبوعہ حالت میں ہوں۔ تو وہ برائے مہربانی ہم تک پہنچائیں تا کہ ہم اس کو شائع کر کے سید شیخ احمد ولیؒ کے احوال اور تعلیمات کو عام کر سکیں۔

Marfat.com

دینا میں حاجت روا کون ھے

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو، سب کو دیتا ہے تو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے
اولیا تیرے محتاج اے ربِ کُل! تیرے بندے ہیں سب انبیا و رُسُل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تیری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے
میرا مالک میری سن رہا ہے فُغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب میری راہ میں کوئی حائل نہ ہو، نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے
ابتدا بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس احد کے سوا دوسرا کون ہے
وہ حقائق ہوں اشیاء کے یا خشک و تر، فہم و ادراک کی زد میں ہیں سب، مگر
ماسوا ایک اس ذات بے رنگ کے، فہم و ادراک سے ماوریٰ کون ہے
انبیا، اولیا، اہل بیت نبی، تابعین و صحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے
اہل فکر و نظر جانتے ہی تجھے کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر! اِس کو تو فضلِ باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

Marfat.com

صلِ علیٰ کیا ہے

ہوا ظاہر یہ ان کے نور سے نورِ خدا کیا ہے
محمد کا جمال پاک بھی صلِ علیٰ کیا ہے

حبیب کبریا کے دم قدم سے یہ ہوا روشن
فنا کیا ہے، بقا کیا ہے، خودی کیا ہے، خدا کیا ہے

جہاں وہ تھے ،فرشتے تھے نہ جبریلِ امیں حاضر
شب معراج وہ جانیں کہا کیا ہے سنا، کیا ہے

بلال و بوذر ومسلماں کے جذب و شوق سے پوچھو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے کی ادا کیا ہے

سراسیمہ نہ ہو اے چارہ گر! کیفیت غم پر
یہ اہل دل سمجھتے ہیں ، دل درد آشنا کیا ہے

مدینے کی گزر گاہوں میں چل پھر کر شرف پایا
یہ ورنہ اک ہوا کی لہر ہے، بادصبا کیا ہے

غلامانِ ہوس یہ ، تیرا آقا ساقیِ کوثر
نظر بھر کر نہ دیکھ ! ان کج کلاہوں میں دھرا کیا ہے

خدا کی رحمتیں ہیں اور جلوے ہیں محمد کے
زہے قسمت ، زہے عزت! مرے دامن میں کیا کیا ہے

رموزِ کائنات اللہ جانے، مصطفےٰ جانیں
فرشتہ کیا سمجھ پائے ورا کیا ماورا ، کیا ہے

کلیم اللہ سے پوچھو نصیر اسرار جلوؤں کے
وہ سمجھے ہیں چراغ طور کی دلکش ضیا کیا ہے

سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

عالم ظہور نور کمال محمد است

(تمام عالم نور محمدی کا مظہر ہے)

آدم مثال حسن جمال محمد است

(آدم حسن جمال محمدی کا آئینہ ہیں)

از آفتاب روز قیامت چہ غم بود

(قیامت کے دن سورج سے کیا غم ہو [illegible])

آن را کہ در پناہ ظلال محمد است

(جو کہ سایہ محمدی کی پناہ میں ہو)

[illegible] ان محشر [illegible]

(اے عزیز گناہ [illegible] غم ہے [illegible])

کشتی نوح محبت آل محمد است

(کیونکہ محبت آل محمد سے لیے کشتی نوح ثابت ہوگی)

کتاب تذکرہ اولیائے راجستھان، جلد اول صفحہ ۵

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

هر کس که کمال اولیا را نه شناخت

آن قیمت خاص بے بہا را نه شناخت

[illegible] صحبت ایشاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ان کی صحبت [illegible]

[illegible]

[illegible] محدث دہلوی

Marfat.com

Preface

Sufism is the mystical aspect of religion. It is not something different or new phenomenon in Islam. The tradition and origin of this feature can be traced back since the life of the Holy Prophet Muhammad (S.A.A.W) which is the role model of all the sufis. Sufi spread and preached Islam through their various mystical exercises of meditations (Mujahidah) and riyazat and great sufi centers were established throughout the world i.e. Syria, Egypt, Khurasan, Iran and central Asia which contributed a lot in the social, economical and cultural development of the far off areas.

In the Indian sub-continent sufism comes with the advent of the Muslim rule in the (Eighth) eleventh century A.D Many Sufis came in the Punjab during this period of time and propagated Islam. The religion of Islam was not spread through sword or by the excursions of the Muslim invaders. It was all through the efforts of these Sufis that the light of Islam spread in this part of land through the exemplary efforts of these pious persons.

Such was the case of Syed Sheikh Haji Ahmad who converted the shrewd people of Malikwal into law-abiding and peace loving people. The area could not be separated from the influence of this pious saint. He not only changed the destiny of this area in case of their religion and culture. He spread islam and promoted Islamic culture in the area. He transformed the whole area through his own examples due to his own contribution and miracles. He is still alive in the hearts of the people of the Malikwal and the surrounding areas. His shrine is the center of visitation. People have been influenced by him and they have strong belief on his blessings. The people visit his shrine frequently and perform many virtuals in order to get

Marfat.com

divine blessings to manage their everyday tensions and for spiritual healing.

The living miracles of this Sufi is his successors who have adopted profession of trading and did not opt to become a parasite in the society. This family is highly reverend. Such is the case of Dr Syed Rizwan who has adopted the prophetic profession of medication. As far I have seen throughout my short association of three years he is a Darvaish and a selfless person, ever ready to help the needy persons at any time of day and night. And the feature of his curious nature on his research aptitude as a historian. He has complied the history of his mentor with painstaking efforts. Even a full time historian could not have performed this tedious job efficiently as Dr Syed Rizwan has completed it.

Hats off to him, he is the real successor of Syed Sheikh Haji Ahmad Wali R.A

Dr Prof Javaid Haider Syed
Head Department of HIstory, University of Gujrat

Marfat.com

اردو ترجمہ

دیباچہ

صوفی ازم مذہب کا ایک پوشیدہ پہلو ہے یہ اسلام میں کچھ الگ یا کوئی نیا مظہر نہیں ہے۔ اس پہلو کی روایت اور آغاز نبی کریم ﷺ کی زندگی میں بھی پایا جاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ صوفیا کے رول ماڈل ہیں۔ صوفیا نے اسلام کی اشاعت اور ترویج اپنی مختلف صوفیانہ مجاہدے کی مشقوں اور ریاضت سے کی۔ پوری دنیا میں صوفیا کے عظیم مراکز ہیں جیسا کہ شام، مصر، خراسان، ایران اور وسطی ایشا۔

ان مراکز نے ان دور دراز علاقوں کی سماجی، معاشی اور ثقافتی ترقی میں حصہ لیا۔ برصغیر پاک و ہند میں صوفی ازم مسلمانوں کے عہد حکومت کے ساتھ گیارہویں (آٹھویں) صدی عیسوی میں آیا۔ اس عرصہ میں بہت سے صوفیا پنجاب میں آئے اور اسلام کی ترویج کی۔ اسلام تلوار کے مسلمان حملہ آوروں کی مہم جوئی سے نہیں پھیلا۔ یہ سب ان صوفیا کی محنت کی وجہ سے تھا کہ اسلام کی روشنی اس خطہ عرضی پر ان نیک لوگوں کی بے نظیر کوششوں کے ذریعے پھیلی۔

کچھ ایسا ہی حال سید شیخ حاجی احمد کا تھا۔ جنہوں نے ملکوال کے تیر طرار لوگوں کو قانون کی پیروی کرنے والے اور امن سے محبت کرنے والے لوگوں میں تبدیل کر دیا۔ اس علاقے کو اس نیک بزرگ کے اثرات سے کبھی بھی الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے نہ صرف مذہب اور ثقافت کے حوالے سے علاقے کی تقدیر بدل دی بلکہ انہوں نے علاقے میں اسلام اور اسلامی ثقافت کو پروان چڑھایا۔ انہوں نے اپنی مثال سے پورے علاقے کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔

اسلام کے لئے اپنی خدمات اور اپنی بکثرت کرامات کی وجہ سے وہ ملکوال اور اس کے

Marfat.com

گردونواح کے علاقے کے لوگوں کے دلوں میں آج بھی زندہ ہیں۔ ان کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ لوگ ان سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور ان کی عنایات پر گہرا اعتقاد رکھتے ہیں۔ لوگ کثرت سے ان کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں اور اپنی روزمرہ زندگی کے تناؤ سے روحانی صحت پانے کیلئے اور اللہ کی عنایات حاصل کرنے کیلئے مختلف رسومات ادا کرتے ہیں۔ اس صوفی کی زندہ کرامت ان کے جانشین ہیں۔ جنہوں نے تجارت کو اپنایا اور معاشرے کا طفیلیہ بننا پسند نہ کیا۔ ان کا خاندان نہایت قابلِ احترام ہے۔

ڈاکٹر سید رضوان بھی انہی میں سے ہیں جنہوں نے انبیاء کے پیشے ڈاکٹری کو منتخب کیا۔ جہاں تک میں نے ان سے اپنے تین سال کے تعلق میں دیکھا ہے کہ وہ ایک درویش اور بے غرض انسان ہیں۔ جو ہمیشہ غریبوں کی مدد کرنے کے لئے دن اور رات کے کسی بھی وقت تیار رہتے ہیں۔

ان کی ذات کا ایک اور دلچسپ پہلو ان کی متجسسانہ تحقیق کرنے والی فطرت ہے اور ان کا ایک کردار بطور ایک تاریخ دان کے ہے۔ انہوں نے اپنے روحانی مرشد (روحانی پیشوا) کی تاریخ انتھک کوششوں کے ساتھ مرتب کی ہے۔ جس طرح ڈاکٹر سید رضوان نے اس اجیرن کام کو قابلیت سے مرتب کیا کہ اس طرح کوئی کل وقتی کوئی تاریخ دان بھی نہیں کرسکتا۔

ان کے لئے خراج تحسین ہے۔ وہ واقعی سید شیخ حاجی احمد ولی کے حقیقی جانشین ہیں۔

ڈاکٹر پروفیسر جاوید حیدر سید
ہیڈ ہسٹری ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف گجرات

Marfat.com

پیش لفظ

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی سے پہلا رابطہ فون پر ہوا انہیں معلوم انہوں نے مجھے کہاں سے ڈھونڈا۔ اپنے جد امجد جناب سید احمد گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کے سلسلے میں کاوشوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے اس بارے میں مجھ سے رہنمائی چاہی۔ میں نے عرض کیا کیا پدی کیا پدی کا شوربہ رہنمائی کے لئے بھٹکنے والا کسی کو کیا رہنمائی دے سکتا ہے۔ رابطہ بڑھا اور ہماری پہلی ملاقات عزیز القدر جناب ملک اظہار احمد جو کہ سٹار کوفین کے مالک ہیں کے گھر پر ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب نے گٹھڑی کھولی میرا خیال تھا ڈاکٹری کے نچوڑ پر مشتمل دوائیاں ہوں گی۔ لیکن اس میں سے ڈھیر ساری کتابیں برآمد ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحب نے وہ کتابیں کھولیں اور اس کے اکتسابات فرفر بتانے شروع کر دیئے۔ گویا یہ کتابیں فقط گھر کی زینت نہ تھیں بلکہ ان کے قلب وروح کا نور بن چکی تھیں۔ ان میں قلمی کتابیں اور شجرہ ہائے خاندان بھی موجود تھے ان کی تفصیل ڈاکٹر صاحب کی زبانی سنی۔

ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر جس کی پریکٹس عروج پر ہو اس کے ہاتھ میں میڈیکل کی کتابوں کے ساتھ ساتھ یہ کتابیں دیکھ کر میری عقل کا گم ہو جانا ایک فطری بات تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے ایک بھاری ذمہ داری اپنے کندھوں پر ڈال لی تھی اس وقت وہ ایک نقطہ پر پھنسے ہوئے تھے کہ ان کے بزرگ کس عرصہ میں ملکوال تشریف لائے۔ ان کی کتابوں کی مدد سے انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد ہم وہ مسئلہ حل

Marfat.com

کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد میں اس کتاب کے متعلق گاہے بگاہے بات چیت چلتی رہی۔

حضرت احمد گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ سن کر شوق پیدا ہوا کہ ان کے مزار اقدس پر حاضری دی جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے مہربانی فرمائی ان کے برادرِ اکبر سید مسعود گیلانی صاحب کی ہمرائی میں حاضر ہوا۔ سبحان اللہ کیا انوارات تھے جن کا احاطہ بھی ناممکن اور تذکرہ بھی حاضر ہوتے ہی ایسا سکون وارد ہوا کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گیا۔ کاش یہ کیفیت مستقل طور پر زندگی کا حصہ بن جاتی۔

ایک نور تھا جو آنکھوں میں داخل ہوا اور جسم کے روئیں روئیں میں سرایت کر گیا۔ حاضری کا لطف آ گیا۔ وہیں مجھے خیال آیا کہ اس شخصیت کے احوال و آثار پر کام کرنے سے چشم پوشی کر کے بہت بڑا خلا پیدا کر دیا گیا تھا۔ مجھے تو آج بھی ڈاکٹر سید رضوان شاہ صاحب کا اس کام کے لئے خیال ان کے جدامجد سید احمد گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا تصرف معلوم ہو رہا ہے۔ ورنہ کہاں ڈاکٹری اور کہاں کسی کے احوال و آثار پر مشتمل تحریر اور وہ بھی علم الانساب جیسے مشکل علم پر قلم اٹھانا۔ ڈاکٹر سید رضوان صاحب نے اس سلسلے میں زیادہ تر معلومات ثقہ باحوالہ اور روایتی انداز سے ہٹ کر جمع کر کے حضرت سید احمد شاہ گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے تذکرہ کو زبان بخش دی ہے۔ انہیں اسکا جو اجر عظیم عطا فرمایا جائے گا وہ یقیناً ابھی ان کے وہم میں بھی نہ ہو گا۔

کسی شخصیت کی وفات کے صدیوں بعد اس کے متعلق معلومات پر قلم اٹھانا کوئی آسان کام نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کام کیا گیا ہے یہ اس کام کا نکتہ آغاز ہے نکتہ تکمیل نہیں۔

میں نے ان سے گزارش کی ہے اس وقت جلدی کے ناشتہ کے طور پر یہ کاوش عوام تک پہنچا دی جائے اور بعد میں اس پر مزید کاوش جاری رکھی جائے۔ ڈاکٹر صاحب کے ذوق کے پیش نظر مجھے یقین ہے کہ اگلی کاوش بھی کچھ عرصہ میں ہمارے سامنے ہو گی۔ (انشاءاللہ)

Marfat.com

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ڈاکٹر سید رضوان صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین) بحرمت سید المرسلین ﷺ

ڈاکٹر صاحب کے بزرگوں کے ساتھ لگاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ان سے درخواست کی ہے کہ مستقبل میں اپنی مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر تصوف پر توجہ دیں۔ تاکہ ان کے آباؤاجداد کے انوارات کو صحیح معنوں میں پیاسی اور ضرورت مند عوام تک پہنچائیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) الطاف محمود ہاشمی
آستانہ عالیہ سیدا شریف
تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

Marfat.com

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین

والصلوٰۃ واسلام علیٰ رسولہٖ محمد والہ و اصحابہ اجمعین

حضرت شیخ سید احمد ولی قادری پر تحقیقی کتاب مرتب کرنا میرے لیے ایک کٹھن مرحلہ بن گیا۔ میں نے فارسی کے جس مسودہ کو اس کتاب کی ترتیب کے ضمن میں بنیاد بنایا وہ اِن کی شخصی اور ذاتی زندگی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تھا۔ دقت یہ تھی کہ اس مسودہ میں ربط اور تسلسل کا جوہر موجود نہ تھا۔

بایں ہمہ بڑے خلوص کے ساتھ یہ کوشش کی گئی کہ صوفیا کی تحریروں میں سے وہ تاریخی مواد حاصل کیا جائے، جو سید شیخ احمد ولی قادری سے تعلق رکھتا ہو۔ جہاں جہاں ممکن ہوا اِس منتخب مواد کی تصدیق مستند معاصر تواریخ سے کر لی گئی۔ اِس معاملے میں قاضی حافظ شکر اللہ کا احسان مند ہوں۔

حضرت سید شیخ احمد ولی کا شمار دنیا کے عظیم اولیاء اکرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے عہد میں خلق خدا کو ہدایت کا راستہ دکھلایا۔ انہوں نے اپنی زندگی کی ایک ساعت ترزیدہ

Marfat.com

اور نایاب کو بھی امر کر دیا اور لمحہ شاداب کو ہمیشگی بخشی۔ آپ نے اپنی تعلیمات سے خلق کو ایک نیا اعتبار اور آہنگ عطاء کیا۔ یہ کہنا تو کسر بیانی ہوگی کہ وہ اپنے عہد کے ایک مؤثر شخصیت کے حامل تھے آپ کی تعلیمات کی گونج دور دور تک رہتی دنیا تک سنائی دے گی۔ آپ کا عہد آپ کی تعلیمات سے پہچانا جائے گا۔

آپ اپنے وقت کے قطب اور صاحب کشفِ کرامت بزرگ تھے۔ آپ فقیری پر عمل کر کے ہمیشہ بخشش وایثار سے کام لیتے تھے۔ جو طالبان حق آتے ان کو تلقین وارشاد فرماتے اور جو شخص بھی حضرت کی صحبت میں پہنچ جاتا وہ آپ کے فیض روحانی سے مستفید ہو کر لوٹتا۔ آپ سے کرامتیں اس بے تکلفی سے صادر ہوتی رہتی تھیں جیسے روزمرہ کی ضروریات۔ آپ اپنی محفل میں طریقت و حقیقت کے باب میں ایسی گہری باتیں بتایا کرتے تھے کہ عوام تو عوام خواص بھی ان کا احاطہ نہیں کرسکتے تھے۔ آپ ظاہری اور باطنی کاملات کا مظہر تھے۔

اگر طالب کی اہلیت اور مناسبت کمتر ہوتی تو شیخ سید احمد ولی کی کشش بہت جلد ان کو آگے بڑھا دیتی۔ اور وہ بے اختیار خدمت گزاری پر مائل ہو جاتے۔ جب آپ دینی علوم کا درس دیتے تو ان کا روح افزا کلام پریشان دلوں کی راحت بن جاتا۔ اور ان کے معجز بیان زبان بے قرار جانوں کے لئے مرہم کا کام کرتی۔ حسن صورت اور حسن سیرت دونوں میں وہ اپنے عہد میں ممتاز تھے۔ آداب طریقت میں وہ حضرت شیخ داؤد کرمانی کے پیرو تھے۔ آپ دنیا کے پھیر سے بے نیاز رہے اور آپ سے ملنے والوں کے دلوں میں خدا طلبی کا جذبہ جاگ جاتا تھا۔

اس کتاب کی ترتیب تدوین میں گیلانی حضرات کے بیش قیمت مخطوطات سے براہ راست استفادہ کیا گیا ہے۔ اوچ کے قدیمی خلفائے خاندان لنگاہ جن کے پاس قلمی شجرہ جات کے مسوادات ہیں ان سے بھی مدد لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر نادر و نایاب تاریخی مطبوعات بھی

Marfat.com

میرے پیش نظر آئے۔ کتاب میں بعض رنگین تصاویر کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ قاضی حافظ شکر اللہ بن شیخ نعمت اللہ جو کہ حضرت کی اولاد سے ہیں کے اپنے جد حضرت سید شیخ احمد ولی کے احوال و مناقب پر تحریر کردہ رسالہ جو کہ غیر مطبوعہ ہے اس کا مکمل عکس بھی اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔

آپ کے پیر و مرشد حضرت شیخ داؤد بندگی کے بارے میں یہ بات شہرت کی حامل ہے کہ آپ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے آپ کو سورۃ فاتحہ کی چند آیات سکھلائیں۔ حضرت شیخ داؤد حضرت فرید الدین گنج شکر کے مزار پر تشریف لے جاتے اور وہاں ان کو باطنی اشارے ملتے اور بشارتیں سنائی دیتی اور صاحب مزار سے تکیہ کلام ہوتے جسکی تفصیلات نغماتِ داؤدی میں درج ہیں جو کہ شاہ ابوالمعالی بن شیخ رحمت اللہ کی تصنیف ہے۔ حضرت داؤد بندگی کو روحانی طور پر حضرت غوث اعظم نے رہنمائی کی کہ آپ سلسلہ طریقت کے لئے شیخ حامد قادری ولد شیخ سید عبدالقادر ثانی کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

حضرت شیخ سید احمد ولی نہایت کفایت شعار، پیشہ شناس اور فیاض دست تھے۔ آپ اپنا سارا مال جو نذرانوں اور ہدیوں کے طور پر ملتا راہِ خدا میں لٹا دیتے اور خیرات کرتے۔ اس دریا دلی اور کشادہ دستی کے باجود حضرت غوث اعظم کے یوم ولادت اور عرس کے موقع پر ان کی خانقاہ کے لنگر سے ہزاروں زائرین اپنا پیٹ بھرتے۔

حضرت شیخ سید احمد ولی کے جمال مبارک میں ایسا حسن تھا کہ کسی صاحب حسن کو اس سے نسبت نہیں دی جا سکتی گفتگو کرتے اور مسکراتے ہوئے آپ کے دانتوں سے نور برستا ہوا

Marfat.com

معلوم ہوتا تھا جس سے دل کی تاریکی کے بادل چھٹ جاتے۔ بہت سے ہندو گھرانوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔آپ کی تعلیمات اور آپ کی شخصیت کی وجہ سے ملکوال کے درو دیوار اور شجر وحجر تک تسبیح وذکر کرتے ہوئے معلوم ہوئے۔

تاریخی مواد کی دستیابی میرے لیے کچھ حوصلہ افزا نہ تھی مواد قلیل تھا اور مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں میں اس کام کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکوں۔مگر جب میں نے کام شروع کیا، تو دورانِ تحقیق کچھ ایسی چیزیں دریافت ہوئیں جو میرے لیے تسلی اور تسکین کا باعث بن گئیں۔ مجھے بعض ایسی باتیں بھی معلوم ہوئیں جن سے لوگ قبل ازیں آشناس نہ تھے۔

حضرت شیخ سید احمد ولی قادری نے خود کسی طرح کی کوئی ذاتی تحریر نہیں چھوڑی۔ان کی یہ بے اعتنائی اور بے نیازی بھی میرے لیے خاصی پریشان کن ثابت ہوئی۔اگر میرے شیخ بھی دیگر صوفیہ اکرام کی روش اختیار فرماتے اور ملفوظات کی صورت میں کچھ نہ کچھ چھوڑ جاتے تو میرے لیے تحقیقی کام نسبتاً سہل اور زیادہ دلچسپی کا باعث ہوتا۔

حضرت شیخ سید احمد ولی قادری بغداد سے نکلے اور چوٹ دھیراں جو ملکوال (تحصیل ضلع منڈی بہاؤالدین) کے قرب میں واقع ہے آبسے۔شیخ سید احمد ولی قادری نے یہیں رشد وہدایت کا سلسلہ قائم کیا اور ملکوال میں ان کا مدفن ہے۔

حضرت شیخ سید احمد ولی کے اسلاف عربی النسل تھے۔ وہ سب کے سب علم وفضل کا مجسمہ تھے۔درس وتدریس اور تربیتِ عوام اِن کی زندگی کا اوڑنا بچھونا تھا۔وہ بڑے متورع، متقی اور راسخ العقیدہ لوگ تھے۔نفس کشی کے عادی تھے۔ولایت کے جس تحفہ کے ساتھ شیخ سید احمد ولی قادری کو نوازا گیا وہ ان کے عالیشان اسلاف کے عرفان ہی کا فیضان تھا اور سلسلہ قادریہ میں ان کی شمولیت اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔

Marfat.com

نغمات داوٗدی کی بے حد تلاش کی جس کا ذکر بدایونی نے منتخب التواریخ میں کیا لیکن افسوس دن رات کی تگ ودو کے باوجود کوشش مؤثر ثابت نہ ہوئی۔ حضرت شیخ سید احمد ولی قادری نے سولہویں صدی عیسوی میں پنجاب کے متعدد قبائل جن میں بلوچ، تارڑ، گوندل اور مرزا وغیرہ شامل ہیں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ اس کے اثرات آج بھی حق اور اہمیت کے حامل ہیں۔

شیخ سید احمد ولی قادری ایک با کمال بزرگ تھے جن سے مخدوم الملک عبد اللہ سلطان پوری بن شمس الدین انصاری جو اپنے وقت کے معروف عالم گزرے ہیں اور اپنے سرخ لباس کی وجہ سے مشائخین میں ممتاز تھے (منتخب اللباب ج ۲ ص ۲۵۲)، ان کی تصانیف میں منہاج الدین، عفیفتہ الانبیاء اور کشف الغمہ مشہور کتب ہیں۔ عربیت اور فقہ وغیرہ علوم وفنون جو کہ علمائے اسلام کے لیے لوازمات سے ہیں ان میں یگانہ تھے۔ شہنشاہ اکبر نے ان کو ''مخدوم الملک'' اور ہمایوں نے ''شیخ الاسلام'' کا خطاب دیا تھا، نے بھی سید احمد قادری سے ملاقات کی تھی۔ اور آپ کے اوصاف کا گرویدہ ہوا۔

آپ کے زمانے میں کسی بھی فاضل اور قریب العہد صاحب بلاغت نے آپ کے ملفوظات قلمبند کرنے کی طرف توجہ نہ دی۔ گویا حضرت شیخ سید احمد کی طرف سے اس کام کی اجازت نہ تھی اور نہ آپ اسے جائز سمجھتے تھے۔ حضرت افعال کے اخفا اور پوشیدگی کے بارے میں حد سے زیادہ کوشش فرماتے۔ بلکہ خانقاہ کے فقراء اور اس کے معارف آگاہ، درگاہ کے اہل رشد و ہدایت کو تاکید فرماتے کہ اگر کوئی بھی اجنبی آجائے جو تمھیں نہ جانتا ہو تو اسے یہ مت بتاؤ کہ تم فلاں کے دوست ہو، کیونکہ یہ بات بھی پیر فروشی اور خود نمائی کے ضمن میں آتی ہے۔ جو کوئی دنیاوی فائدے کی خواہش میں اپنے معنوی نام ونسبت کا اظہار کرتا ہے وہ گویا اسے معمولی سے نفع پر بیچ ڈالتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کی آبروے صحبت خاک وذلت میں مل جاتی ہے۔ اس

Marfat.com

بناء پر ولایت مآب اصحاب اس امر کو بڑی حد تک ملحوظ و محفوظ رکھ رہے تھے کہ کسی بھی صورت میں حضرت کا نام ظاہر نہ ہو۔ اگر ضرورت پڑ جاتی تو رمز و اشارہ کے انداز میں بلکہ جمل کے حساب سے بتاتے۔ پھر اس صورت میں بھلا مناقب کا تحریر کرنا کیونکر ممکن تھا۔ اور اس میں بیان احوال اور قیل و قال کی مجال کی کہاں گنجائش۔

یہ تو قاضی حافظ شکر اللہ جو حضرت کے اخلاف میں سے تھے، نے خود اپنے فیض دل میں یہ ارادہ کیا کہ وہ حضرت کے بارے میں کتاب مرتب کریں۔ جو کچھ بھی انہوں نے قصبہ سیدا (نزد پھالیہ) ضلع منڈی بہاؤالدین کے ایک عمر رسیدہ شخص شیخ یعقوب سے واقعات سماعت کئے، انہیں کتابت کی لڑی میں پرو کر ایک مجموعہ تیار کیا۔ صوفیہ میں اکثر بلند مرتبہ حضرات کا یہ خیال ہے کہ جس طرح پیغمبروں (علیہم السلام) پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنے معجزے اور نشانیاں ظاہر کریں، اسی طرح اولیاء پر یہ عائد ہوتا ہے کہ وہ کرامات اور خارق عادات کو مخفی رکھیں، تا کہ عوام الناس کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ یہ ہی وجہ ہے حضرت کی حیات میں کوئی بھی آپ کے ملفوظات اور سوانح کی تالیف میں کامیاب اور معمور نہ ہوا۔

اس روشن قول کے تقاضے کے مطابق کہ علم حقیقت ہے کوئی درس نہیں۔ یہ تو سینے کا درس ہے اور ضروری ہے کہ کتاب خانہ سینے میں ہو۔ خزینہ حقائق اور گنجینہء وقائق کو سینہ بہ سینہ ایک دوسرے کے سپرد کرتے رہے جس کے نتیجے میں یہ خزانہ دفتر کی صورت اختیار کر گیا۔ مدت ہو چلی کہ تحریر و تقریر کی لیاقت سے عاری ہونے کے باوجود حضرت شیخ سید احمد ولی کے مقامات دل پذیر کی تحریر کا سودا اس احقر کے ضمیر شکستہ سے سر اٹھا رہا تھا۔ لیکن زمانے کے علائق کی کثرت کے باعث جن کا ہجوم ارباب دانش سے مخفی و پوشیدہ نہیں ہے رکاوٹیں پیش آئیں۔ جن کے نتیجے میں اس صورت کے ظہور اور اس آراستگی کے میسر آنے کا معاملہ التوا میں پڑا رہا۔ کوئی

Marfat.com

بھی کام پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے دل جمعی کی ضرورت ہوتی ہے اور کوئی بھی پریشان دل کے ساتھ ایک گرہ تک نہیں کھول سکتا۔

ولی اللہ بننے کے لیے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مکمل رضا حاصل کرنا پڑتی ہے۔ اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خالصتاً اللہ تعالیٰ اس کے رسولؐ کا ہونا پڑتا ہے۔ ولی کا ہونا آسان نہیں۔ یہ بوریا نشین دنیا کی ہر نعمت کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ یہ ایسے فقیر ہوتے ہیں جن کی خانقاہوں میں بادشاہ فقط برہنہ پا حاضر ہوتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں سے حاجت مندوں کی جھولیاں مرادوں سے بھر دیتے ہیں۔ یہ اپنے لیے کچھ نہیں مانگتے ان کے ہاتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دوسروں کے لیے اٹھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو شکر کی ایسی کیفیت کو جانتے ہیں جو نعمتوں کو دوام بخشتی ہے۔ یہ شکر اور صبر جیسی نعمتوں سے بہرور ہوتے ہیں۔ یہ زندگی کی کسی منزل اور ماحول کی کسی کشمکش میں بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی شاہراہ سے ہٹنے نہیں دیتے۔ انہیں کوئی نعمت دی جاتی ہے تو اللہ کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہیں اور کوئی آزمائش آتی ہے تو صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صبر اور شکر کرنے والا بنائے۔

اس سلسلہ کے بانی غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی سے اِن کو والہانہ عقیدت تھی۔ شیخ سید احمد کے متعلق مشہور تھا کہ انہیں غوث الاعظم کے ساتھ ایسا توسل وتقرب کہ وہ خواب میں آ کر اِن کی رہنمائی فرماتے تھے اور اِن کی مشکلات کو حل کرتے تھے۔ شیخ احمد کو کشفِ باطن یعنی کشفِ قلوب کا ملکہ حاصل تھا۔ شیخ احمد کی اصل شہرت تو انکی درویشی اور کمالات معنوی کی وجہ سے ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کی تدوین کے دوران ان جملہ دشواریوں سے نبٹنے میں ان کرم فرماؤں نے میری بڑی حوصلہ افزائی فرمائی اور اعانت سے نوازا۔ پروفیسر اقبال مجددی صاحب، پروفیسر عارف نوشاہی، پیر طاہر حسین قادری آف منگانی شریف، کرنل الطاف محمود ہاشمی، پروفیسر جاوید سید (سربراہ شعبہ تاریخ، یونیورسٹی آف گجرات) میں ان حضرات کا بے حد ممنون ہوں۔ ان کے علاوہ محترمہ ڈاکٹر طاہرہ سید (جلالپور جٹاں)، محترم سید اظہر حسین شاہ (جلالپور جٹاں)، سید مسعود گیلانی، محمد عمر منگا گجرات، خلیفہ غلام محمد (اوچ شریف)، سید محمد عمر بن سید بشیر شاہ، ایڈیشنل سیشن جج لاہور، سید تنویر شاہ (اسلام آباد) کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے میری بیش قیمت رہنمائی کی۔ میں علامہ سعید زیدی کا بھی تہہ دل سے بہت مشکور ہوں جنہوں نے اس فارسی مخطوطے کا اردو ترجمہ کیا۔

اللہ بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ جب قارئین حضرت شیخ سید احمد ولیؒ کے پاکیزہ انفاس اور مقدس روح کے فیض سے مسرور و محظوظ ہوں تو سلسلہ تصنیف کے محرک اور اس کتاب (تذکرہ شیخ سید احمد ولیؒ) کی ترتیب و تدوین کے مہتمم کو اپنے گوشۂ خاطر سے فراموش نہ کریں۔
اور بارگاہِ ایزدی میں حرف دعا مہتمم کے لئے بھی بلند فرمائیں

ڈاکٹر سید رضوان شاہ گیلانی
نومبر ۱۸، ۲۰۱۵

Marfat.com

مقدمہ

سید شیخ احمد قادریؒ کے حالات متعارف تذکروں میں نہیں ملتے، آپ کے ایک نبیرہ حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ بن بندگی شیخ حامد نے آپ کے مناقب و کرامات پر ایک رسالہ لکھا تھا جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ آپ کے وصال کو اس وقت ایک سو ساٹھ سال گزر چکے ہیں ظاہر ہے کہ حضرت سے براہ راست ملنے والے تمام حضرات اس دنیا سے جا چکے ہونگے صرف ایک معمر بزرگ شیخ یعقوب (ساکن قصبہ سیدا (من مضافات جاگوتارڑاں) آپ کی دعا سے حیات اور سو سال کے تھے مصنف نے ان سے سید شیخ احمد قادری کے متعلق کچھ معلومات حاصل کیں اور بعض کرامات دیگر اصحاب سے سنی اور رسالہ مرتب کر دیا۔

مؤلف کے جد اعلیٰ بندگی شیخ حامد پرگنہ چیمہ چٹھہ (مضافات گجرات پنجاب) کے مفتی تھے مؤلف نے بتایا ہے کہ وہ سید شیخ احمد قادری کے نبیروں میں سے تھے (رسالہ مذکور ص ۴، ۲۶) اس لیے اس رسالہ میں درج روایات خاندانی اصحاب کی بیان کردہ ہیں اگرچہ مصروف زمانہ سے اس میں کئی تصرف ہو گئے ہوں گے، تاہم غنیمت ہے کہ انہوں نے مناقب کی طرز پر کچھ واقعات جمع کر لیے ورنہ آج یہ بھی نہ ملتے۔ اس رسالہ کی بنیاد پر ہم حضرت سید شیخ احمد قادری کے بارے میں چند امور کی تشریح یہاں کر رہے ہیں

Marfat.com

حضرت سید شیخ احمد قادری نے ۱۲ سال تک بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی کے مزار مبارک پر جاروب کشی کرتے رہے اور خانقاہ کے لیے لکڑیاں بھی لاتے رہے جس سے ان کے سر پر زخم ہو گئے (ص ۵) اسی دوران حضرت غوث اعظم کے مزار سے انہیں یہ اشارہ ملا کہ تمہیں پنجاب کی خلافت دی جاتی ہے، میرا عذر قبول نہ فرمایا تو میں وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس وقت پنجاب میں سلسلہ قادریہ کے مشہور بزرگ شیخ داؤد کرمانی (ف ۹۸۲ھ/ ۱۵۷۴ء) بقیہ حیات تھے۔ شیخ کا آستانہ شیر گڑھ میں تھا میں وہاں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد مجھے بیعت کر لیا (ص ۵) میں شیخ قاری عبد اللہ کی خدمت میں سوہدرہ بھی گیا لیکن انہیں دہلی جانا پڑا جس کے باعث میں ان کے ایک شاگرد کے ساتھ رہنے لگا۔

سید شیخ احمد قادری کا نکاح موضع چوٹ گوندلاں کے متقی شخص شیخ شمائل کی دختر سے ہو گیا جہاں آپ کی بہت سی کرامات کا ظہور ہوا تو وہاں کے امراء آپ کے معتقد ہو گئے مریدین کے اصرار پر آپ نے وہیں قیام کر لیا (ص ۱۱)۔

آپ کی زوجہ محترمہ کا نام بی بی سائرہ تھا جس کے بطن سے آپ کے ہاں ۳ تین فرزند تولد ہوئے (ص ۱۵)۔ علاقہ ملکوال کا چوہدری ملک ہست خان آپ کا معتقد ہو گیا یہاں تک کہ اس نے دنیا ترک کر کے آپ کے ساتھ اعتکاف کر لیا (ص ۱۵، ۱۶) وہاں کے چوہدریوں نے آپ کی اولاد کے لیے ملکوال میں حویلیاں تعمیر کروا دیں (ص ۱۶)

چوہدری ہست خان نے آپ سے درخواست کی کہ ملکوال میں بہت سی زمین ہے حکم ہو تو وہاں آپ کے لیے عمارت بنوادی جائے آپ خود وہاں تشریف لے گئے وہ جگہ آپ کو پسند آئی

Marfat.com

لیکن اپنے لیے اس کے سامنے والی زمین منتخب کی وہاں آپ کے خوانزادہ کے لیے ایک سو مکانات تعمیر کیے گئے، چوہدریوں کی استدعا پر آپ نے اپنے مزار کے لیے بھی مقام کی نشاندہی کر دی چنانچہ آپ قصبہ چوٹ سے ملکوال تشریف لے آئے یہ جگہ دس بیگھا تھی۔ یہیں آپ کی اولاد کے لیے مزارات ہیں (ص ۱۶)

سید شیخ احمد قادری کے تین فرزند صاحب استعداد تھے یعنی شیخ سید تاج محمود، شیخ سید محمد اور شیخ سید جلال، ان میں سے شیخ سید محمد پر تو حرمین شریفین کی محبت کا غلبہ تھا وہ حج کے لیے چلے گئے تو ان کے بڑے بھائی شیخ سید تاج محمود آپ کے جانشین ہوئے (ص ۱۹) جن کی اولاد میں رسالہ کی تحریر تک ''ریاست وسجادگی'' موجود تھی (ص ۱۹)

سید شیخ احمد قادری کے بہت سے خلفاء تھے ان میں سے شیخ نعمت اللہ گجر زیادہ معروف تھے، جن کا تعلق راولپنڈی لہتر اڑ پوٹھوہار سے تھا آپ کے وصال کے بعد وہ اپنے علاقہ میں چلے گئے جہاں انہیں قبول عام ہوا (ص ۲۰) ان کا مدفن آپ کے قدموں میں ملکوال میں ہے (ص ۲۳)

ان ایام میں گکھڑوں کا سردار جلال خان تھا وہ ایک موذی مرض میں مبتلا ہوا تو اس نے شیخ نعمت اللہ سے دعا کی درخواست کی وہ ان کی دعا سے صحت یاب ہوا تو اس نے وعدہ کیا کہ وہ سید شیخ احمد قادری کی اولاد کے لیے ہر سال ایک لاکھ روپیہ بھیجا کرے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا (ص ۲۱) جب اسے کامل صحت نصیب ہوئی تو اس نے ایک عراقی گھوڑا اور دیگر تحائف شیخ نعمت اللہ کو بھیجے (ص ۲۱) اسی جلال خان نے سید شیخ احمد قادری کا روضہ ملکوال میں تعمیر کروانا

۱۲۸۳۵۵
Marfat.com

شروع کیا ابھی چونہ گچ کا کام جاری تھا تو اس کی وفات ہوگئی جس سے کام رک گیا (ص ۲۱) اس روضہ کی تعمیر کے لیے جلال خان کا لکھا ہوا حکم نامہ ابھی تک آپ کی اولاد کے پاس ہے (ص ۲۲) یہ روضہ دریائے بہت (موجودہ دریائے جہلم) کے کنارے ہے (ص ۲۲)

گویا جلال خان کا سال وفات اس روضہ کا سال تعمیر ہے یعنی جلال خان بن محمد خان بن سلطان آدم نے ۱۰۲۹ ہجری بمطابق ۱۶۲۰ء کو اس مقبرہ کو تعمیر کیا (تذکرۃ الامراء مؤلفہ کیول رام ص ۱۲۲، ۱۲۳) بندگی شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھی سید شیخ احمد قادری کے مرشد تھے۔ موصوف بڑے عالم و عارف بزرگ تھے جن کے کئی خلفاء نامور ہوئے ان میں سے شیخ کمال، شیخ عبدالوہاب، شیخ ابو اسحاق مزنگ لاہوری اور شاہ ابو المعالی لاہوری (*) ان میں مؤخر الذکر سب سے زیادہ مشہور تھے جو کئی کتابوں کے مؤلف، شاعر اور بہت ہی فعال صوفی تھے موصوف فارسی کے شاعر تھے غربتی، مسلمی اور عارفی تخلص کرتے تھے ان کے فارسی دیوان کا قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ہے۔ انہوں نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدلقادر جیلانی کے مناقب پر ایک کتاب تحفۃ القادریہ کے نام سے لکھی تھی اور اپنے شیخ حضرت داؤد بندگی کے احوال پر بھی ایک اہم کتاب نغمات داؤدی کے نام سے تالیف کی تھی جس کے کسی خطی نسخے کے وجود کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے۔ معاصر مورخ عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ (ص ۱۸۸) میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

شیخ داؤد کرمانی کے احوال پر ایک اور کتاب مقامات داؤدی کے نام سے عبدالباقی جمجی قادری نے ۱۰۵۶ھ کو تالیف کی تھی جس کے قلمی نسخے عام ملتے ہیں (**) اس کے اردو ترجمے بھی

Marfat.com

طبع ہو چکے ہیں لیکن افسوس کے اس کے مؤلف نے شیخ داؤد کرمانی کے خلفاء میں سید شیخ احمد قادری کا ذکر نہیں کیا البتہ ایک شیخ احمد قادری کا نام لکھا ہے (مقامات ص ۲۵۵) لیکن ان کا سید شیخ احمد قادری (مدفون ملکوال) سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ تو ایک عرصہ تک ملک کے صدر رہے جو کہ ایک بہت بڑا عہدہ ہے ہمارے سید شیخ احمد قادری ملکوالی تو برسوں بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم کی درگاہ شریف کی خاکروبی کرتے رہے انہیں صدارت سے کیا مناسبت تھی؟ ہمیں گمان گزرا کہ ممکن ہے سید شیخ احمد قادری شیخ داؤد کرمانی کے خلیفۂ خاص و داماد شاہ ابو المعالی لاہوری کے حلقہ سے بھی تعلق رکھتے ہوں اور ان کی مجالس میں بھی جاتے رہے ہوں تو اس معاملے میں ہم نے ان کے ملفوظات کے ایک مجموعہ ہشت محفل (***) کی طرف رجوع کیا تو وہاں بھی سید شیخ احمد قادری نام کی شخصیت کا نام نہ ملا اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ وہ کم سن تھے۔ اس رسالہ سے بعض تاریخی نوعیت کا مواد بھی ملتا ہے۔

سید شیخ احمد قادری گجرات (پنجاب) کے موضع آدم ٹوپہ میں مقیم تھے کہ سپاہی آئے اور درویشوں سے جبراً رقم طلب کی (ص ۱۶ اصل مخطوطہ) اسی طرح شیخ لاہور میں تھے کہ ایک قصبہ کے رئیس کا غرباء سے زبردستی مال لینے کا علم ہوا (ص ۱۰) کہ ملکوال کے مسلمان اور خود خانقاہ کے سجادگان بھی ایک ہندو بنیہ دھیچہ سے قرض لیتے تھے (ص ۲۹، ۳۰)

سید شیخ احمد قادری کے نبیرہ سید شیخ عبد القادر کی سجادگی کے زمانہ میں حاکم بھیرہ کا ملکوال آ کر نرو غہ زمینوں کی پیمائش کروا کر خراج لینا، اس نے حضرت کی زمین کی ضبطی کے احکام بھی صادر کیے لیکن ایک کرامت کے ظہور سے وہ اس دست درازی سے باز آ گیا (ص ۲۵) سید شیخ احمد

Marfat.com

قادری نے اپنے زمانے کو "دور آخر کے زمان ابتر و ناخوشتر ومحدث عصیان وافر۔ مغل زبوں از دردی وزنا وریا" قرار دیا ہے (ص ۲۲، ۲۳)

کئی اکابر سید شیخ احمد قادری کی خدمت میں ملاقات کے لیے بھی آتے تھے ان میں سے مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری، (ف ۹۹۰ھ/ ۱۵۸۲ء) نے جب حاجی حامد (ساکن مضافات ملکوال) سے سید شیخ احمد قادری کے اوصاف سنے تو وہ اپنے قیام لاہور کے زمانہ میں آپ سے ملنے کے خواہشمند ہوئے، چنانچہ مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری شیخ سے مل کر بہت خوش ہوئے (ص ۱۷) مخدوم الملک عبد اللہ انصاری اکبر بادشاہ (۹۶۴-۱۰۱۴ھ /۱۵۵۶-۱۶۰۵ء) کے عہد کے سب سے مقتدر عالم، مفتی اور وزیر مذہبی امور تھے یہ واقع ان کی معزولی ومحضر نامہ کے اجراء ۹۸۷ھ/ ۱۵۷۹ء سے پہلے کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد تو اس قسم کے علماء معزول کردئے گئے تھے۔

سال وصال

حضرت شیخ احمد قادری کا سال ولادت تو دور کی بات ہے زیر نظر رسالہ میں آپ کا سال وصال تک نہیں لکھا گیا۔ مناقب کے ایک اندراج سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولف نے یہ رسالہ مناقب حضرت کے وصال کے ایک سو ساٹھ سال بعد ۱۱۲۳ھ کو مؤلف حضرت کے مزار شریف ملکوال گئے (*****) اب اگر اس مذکورہ سنہ میں سے یہ زمانہ یعنی ۱۱۲۳-۱۶۰=۹۶۳ رہ جاتے ہیں گویا یہی قیاسی سال وفات ہوسکتا ہے اور اگر آپ کی عمر مبارک سنت مطہرہ کے مطابق ۶۳ سال

Marfat.com

تصور کی جائے تو ولادت حدود ۹۰۰ھ قرار پائے گی۔ تاہم اس رسالہ مناقب و کرامات کو تنقید کا نشانہ بنانا درست نہیں ہے کیونکہ اس زمانہ میں صوفیاء کے تذکرے اسی اسلوب سے لکھے جاتے تھے عوام بھی صوفیاء کی محض کرامات سننے کے لیے تیار رہتے تھے انہیں بھلا سال و سنن سے کیا مناسبت۔ مؤلف نے اسی تقاضا کے تحت حضرت کی کرامات یکجا کردی ہیں تاہم اس خانوادہ کے ایک ہونہار جوان ڈاکٹر سید رضوان شاہ (علی ہسپتال جلالپور جٹاں، ضلع گجرات) جو حضرت کی اولاد سے ہیں اس امر جلیل کے در پئے ہیں امید ہے کہ انہیں مزید مواد ملے گا اور موصوف اس کام کو جاری رکھیں گے احباب سے علمی تعاون کی استدعا ہے۔

دار المورخین

پروفیسر محمد اقبال مجددی

۱۹۶ بی سبزہ زار، لاہور

۱۲۶ کتوبر ۲۰۱۵

(٭) عبدالباقی تبتی۔ مقامات داؤدی اردو ترجمہ از خواجہ حمید یزدانی ۵ ۲۳ — ۲۲۴

(٭٭) غلام سرور لاہوری، حدیقۃ الاولیاء ۳۶ — ۳۷

(٭٭٭) محمد باقر بن شاہ ابوالمعالی: ہشت محفل (ملفوظات شاہ ابوالمعالی مرتبہ ظہور الدین احمد لاہور ۱۹۸۰)

(٭٭٭٭) خواجہ کلاں: زاد المعاد ۱/ ۲۲ — ۲۶

(٭٭٭٭٭) یہ سنہ اس رسالہ کی جدید نقل میں درج ہوا ہے قدیم نسخہ جو ۱۳۰۲ کا مکتوبہ ہے اس میں یہ سنہ نہیں ہے تاہم مولف نے لکھا ہے بعد وفات حضرت شیخ صاحب یک صد و شصت سال مرور شدہ بود کہ عہد تخت نشینی و جہانداری بنام نامی بادشاہ دولت پناہ و مشروح صدر کہ فقیر بہ قصد زیارت مقبرہ۔۔۔ در موضع ملکوال رختم" ص ۴۰

یہاں نہ تو مولف نے سنہ دیا ہے اور نہ ہی بادشاہ کا نام لکھا ہے تاہم عبارت سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ اس مغل بادشاہ جہاندار شاہ (۱۱۲۳ — ۱۱۲۵ھ / ۱۷۱۱ — ۱۷۱۳ء) مراد ہے جبکہ جدید نقل میں وہاں سنہ و تاریخ ۱۹ ربیع الثانی ۱۱۲۳ھ دی گئی ہے ص ۴۲

Marfat.com

تقدیم

چھٹی صدی ہجری میں اسلام کا کلچر اپنی بنیادوں سے سرک گیا تھا۔ مسلم معاشرہ عقیدہ اور عمل کے تضاد میں مبتلا تھا۔ گمراہ عقل پرست کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کے بارے میں لوگوں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کر رہے تھے۔ ان حالات میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے مؤسس پیرانِ پیر حضرت سیدنا غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے مسلم سوسائٹی کو کفر و زندقہ سے بچانے اور اسلام کی اقدار کو بحال کرنے کیلئے اصلاحِ احوال کی زبردست جدوجہد شروع کی جس کے نتیجے میں ایک منظم تحریک کی صورت میں تمام مسلمان ممالک میں اسلامی مراکز قائم ہوئے جو بعد میں مسند ارشاد قادریہ کی صورت میں سرگرم عمل رہے۔ سیدنا غوثِ الاعظمؒ کی اس دینی اور اصلاحی تحریک نے اسلام کو حیاتِ نو بخشی اور آپ عالم اسلام میں ''محی الدین'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ سیدنا غوثِ الاعظمؒ ''مجتہد فی المذہب'' تھے۔ آپ نے مسلسل اصلاح وتربیت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کامیاب وموثر طریقہ بیعت اختیار فرمایا اور سلسلہ قادریہ کے ذریعے سے اسلام کو پھر سے مستحکم بنیادیں فراہم کردیں۔ امام ابنِ تیمیہؒ کا قول ہے ''حضرت غوثِ اعظمؒ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی ہے۔''(۱)

بعد ازاں آپ کی باعظمت اولاد و خلفاء اور وابستگانِ سلسلہ قادریہ نے تمام ممالکِ اسلامیہ میں دعوتِ الی اللہ اور تجدیدِ ایمان کا یہ سلسلہ جاری وساری رکھا الغرض لاہوتی گرج اور

Marfat.com

کڑک کے ساتھ اسلامی ایمانیات کے گھنگھور بادل جو بغداد کے باب الازاج سے اُٹھے وہ آج بھی مراکش سے چین تک کو سیراب کرتے چلے جارہے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے سیدنا غوثِ الاعظمؒ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں حضرت عون قطب شاہ علوی بغدادیؒ (المتوفیٰ ۵۵۲ ہجری) کو بھیجا جو آپ کے خلیفۂ مجاز اور ہند میں پہلے قادری مبلغ تھے۔(۲) پھر وقتاً فوقتاً کئی بزرگانِ قادریہ یہاں تشریف لاتے رہے مثلاً سید عرب بخاری بدایونی (المتوفیٰ، ۶۱۸ ہجری) (۳)، شیخ قطب الدین مدنی (المتوفیٰ، ۶۷۷ ہجری) (۴)، اور شاہ نعمت اللہ دکنی (المتوفیٰ، ۸۳۴ ہجری) (۵) وغیرہا۔ اِن بزرگوں نے سرزمین ہند پر سلسلہ قادریہ کو روشناس کروایا۔ لیکن بھرپور نشرو اشاعت اور مقامِ عروج اسے یہاں نویں صدی ہجری میں حاصل ہوا۔ جس کی تفصیل کچھ اسطرح ہے۔ برصغیر کی تاریخ میں نویں صدی ہجری اس لئے بھی اہم ہے کہ اس میں انتظامی وسیاسی عدم استحکام اور مذہبی وروحانی انتشار سے فکرونظر کے پُرانے رویوں میں تبدیلی شروع ہوگئی اور مسلم سوسائٹی میں نئی اقدار اور نئے رویوں نے جنم لینا شروع کردیا۔ ہندو اکثریتی مخلوط معاشرے کے اندر اسلام کے کلچر کو اپنے احیائے جدید کیلئے ایک منظم روحانی تحریک کی ضرورت تھی۔ ایسے عالم میں خالقِ کائنات نے عنایتِ خاص فرمائی اور اشاعتِ اسلام اور اصلاحِ احوال کیلئے سلسلہ قادریہ برصغیر میں بھرپور طریقہ سے متحرک ہوا۔ صاحبِ رُودِ کوثر لکھتے ہیں۔

''زمان، وسطیٰ کے ہندوستان میں مرکزی حکومت کی کمزوری کا آخری زمانہ مذہبی انتشار کا زمانہ بھی تھا۔ لیکن سیاسی استحکام اور علومِ اسلامی کی اشاعت کے ساتھ حالات سدھر گئے۔ اس اصلاح حالت میں ایک نئے صوفیانہ سلسلے سے بھی مدد ملی۔ جس نے شمالی ہندوستان، بالخصوص پنجاب اور سندھ میں بڑا اقتدار حاصل کیا اور جس کا اثر آج کسی دوسرے خانوادے کے اثر سے کم

Marfat.com

نہیں۔ یہ سلسلہ حضرت پیرانِ پیر غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے شروع ہوا جو 1165ء کے بغداد میں واصل بحق ہوئے اور انہی کے نام پر یہ سلسلہ قادریہ کہلاتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کا زور کم ہو گیا تھا"(۶)

کتاب المصطفیٰ والمرتضیٰ کے مصنف بھی اس حقیقت کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ شیخ الاسلام خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر کی اولاد اور خلفاء کے بعد سلسلہ چشتیہ کا زور کم ہو گیا تھا۔ سندھ، بہار شریف، بہاول پور، ملتان اور نواح میں سلسلہ عالیہ قادریہ اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کا حلقہ اثر پوری طرح چھا گیا۔ ان دونوں سلاسل کے اولیائے کرام نے ان علاقوں میں بڑا کام کیا۔ مگر اس عرصہ میں سلسلہ چشتیہ کی درگاہیں خاموش رہیں۔(۷)

برصغیر میں قادریہ سلسلہ کی اس اصلاحِ احوال کی تحریک کا سہرا، خانوادۂ غوث الاعظم کے ایک نامور چشم و چراغ حضرت بندگی سید محمد غوث گیلانی (المتوفی ۹۲۳ ہجری) کے سرِ انور پر سجا ہے۔ جو حلب (ملکِ شام) سے براستہ خراسان، لاہور و ملتان سے ہوتے ہوئے آخر اوچ میں اقامت پذیر ہوئے (۸) آپ کے ملفوظات شریفہ میں اقامتِ اوچ کی تاریخ ۱۱ شوال المکرم ۸۶۲ ہجری درج ہے۔(۹) اگرچہ آپ کی آمد سے قبل بھی کئی بزرگانِ قادریہ یہاں پر تشریف لا چکے تھے۔ اور سرزمین ہند پر سلسلہ قادریہ متعارف ہو چکا تھا مگر جو عروج حضرت بندگی سید غوث کے ورودِ مسعود سے ملا وہ پہلے نصیب نہ تھا۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے ہندوستان میں قادریت کی ایسی شمع روشن ہوئی جس کی روشنی سے دور دور تک اجالا پھیل گیا۔ مرزا محمد اختر دہلوی تذکرہ اولیائے برصغیر میں آپ کے فضائل و کمالات اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سید محمد غوث گیلانی اہل علم اور خدا ترس بزرگ تھے سخاوت اور بہادری ان کی ذات میں

Marfat.com

نمایاں تھی آپ نے باضابطہ مخلوق کی ہدایت کا اہم فریضہ انجام دیا۔ بڑے بڑے امراء اور علماء وفضلا، آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ سلطان سکندر لودھی نے بھی آپ سے بیعت کی۔ اس طرح عقیدت مندوں کا ایک لمبا تانتا بندھ گیا اور ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کا فیضان جاری ہوا۔ (۱۰) الغرض حضرت بندگی سید محمد غوث نے اپنے جد امجد حضور غوث الاعظمؒ کی مذہبی وروحانی تحریک کے ذریعے برصغیر میں اصلاح احوال کیلئے تصوف وعرفان کو اسلام کے زریں اصولوں کی نشر واشاعت کا ایک مرتبہ پھر قابل ذکر ذریعہ بنا دیا اور قادریہ سلسلہ کی دینی واصلاحی تحریک کے ذریعے اسلام کو برصغیر میں لازوال استحکام حاصل ہو گیا جس کے ثمرات بعد میں شمالی، مغربی ہندوستان میں ایک آزاد اسلامی ریاست ''پاکستان'' کی صورت میں ظاہر ہوئے۔

اکثر مؤرخین اور تذکرہ نگاروں نے اس حقیقت کا برملا اعتراف کیا ہے کہ سرزمین ہند میں قادریت کا فروغ حضرت بندگی سید محمد غوث کی ذات والا صفات سے ہوا۔ بعد ازاں آپ کی اولاد امجاد اور خلفائے سلسلہ نے مسلسل جدوجہد سے اسے مقام عروج تک پہنچایا لہٰذا فیضان قادریہ آج تک اس سرزمین پر عظمت وشان کے ساتھ جاری وساری ہے۔ آپ کے فرزند اکبر اور جانشین صادق حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانیؒ بھی اپنے عہد کے بڑے باکمال بزرگ ہوئے اُن کے فضائل وکمالات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''وے در ولایت وارث حقیقی حضرت غوث الثقلین است ودر کمالات تابع آں حضرت ولہذا اورا شیخ عبدلقادر ثانی ومخدوم ثانی گوینده ہر چند کہ آں حضرت ثانی ندارد و کدام درجہ عالی ترازاں باسد کہ کسے ملقب بایں لقب باشد'' (۱۱) (آپ حضرت غوث الثقلین کے حقیقی وارث وجانشین اور کمالات میں انہی کے تابع تھے۔ اس لیے آپ کو شیخ عبدالقادر ثانی اور مخدوم ثانی کہا جاتا ہے۔ آپ اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اسی اس لقب سے مشہور ہوئے)

Marfat.com

مؤرخین کی تصریحات کے مطابق حضرت مخدوم ثانی کے عہدِ سجادگی میں سلسلہء قادریہ کو نہ صرف پنجاب اور سندھ میں عروج حاصل تھا (۱۲) بلکہ صاحبِ حیات الامیر لکھتے ہیں۔ ''حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے عہد سجادگی میں سلسلہء قادریہ کی تبلیغ اور پھیلاؤ بیکانیر، مارواڑ، جیسلمیر، جے پور، جودھ پور اور اجمیر تک پہنچ چکا تھا۔'' (۱۳) ''عین التصوف'' میں ہے ''بہت سے کافروں نے آپ (حضرت مخدوم ثانی) کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور نافرمانوں نے توبہ کی'' (۱۴)

حضرت مخدوم ثانی کے دو فرزند تھے سید عبدالرزاق اور سید زین العابدین۔ مؤخرالذکر اپنے والدِ ماجد کی حیات میں ہی مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ میر علی شیر قانع ٹھٹوی اُن کا تعارف ان الفاظ میں رقم کرتے ہیں۔ ''بندگانِ (خدا) کی زینت اور اہلِ ارشاد کی تزئین شیخ زین العابدین'' (۱۵) جبکہ اول الذکر کے بارے شہزادہ محمد داراشکوہ کا بیان ہے ''شیخ زماں عبدالرزاق جو اپنے زمانہ کے بڑے عارفِ کامل گزرے ہیں'' (۱۶) قائداعظم محمد علی جناح کے آباؤ اجداد حضرت سید عبدالرزاق کے ہی دستِ مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ (۱۷)

حضرت مخدوم ثانی کے دو پوتے سید محمد غوث بالا پیر بن سید زین العابدین اور سید حامد گنج بخش کلاں بن سید عبدالرزاق اپنے عہد میں مرجع خلائق رہے، اور سلسلہ قادریہ کی اشاعت میں انہوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔

اول الذکر کے بارے مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں ''مشائخ قادریہ میں صاحبِ ارشاد بزرگ ہوئے ہیں۔ علم و فضل اور عبادت دریافت میں بے نظیر تھے۔ (۱۸) ''تاریخ ملتان'' میں ہے ''میر چاکر خاں اور ستگھرہ کے دوسرے سینکڑوں بلوچ کردار، مخدوم سید محمد غوث بالا پیر کے مرید تھے انہیں میر چاکر خاں منت سماجت کر کے ستگھرہ لے گئے تھے'' (۱۹)

Marfat.com

جبکہ ثانی الذکر کے بارے مفتی غلام سرور لاہوری کا بیان ہے " سلسلہ قادریہ میں اپنے زمانے کے ممتاز بزرگ تھے ۔ ایک خلق کثیر نے آپ کے علمی و روحانی فیوض و برکات سے استفادہ کیا۔ شاہان وقت بھی آپ کی عقیدت مندی کو باعثِ فخر و مباہات جانتے تھے" (۲۰)

حضرت سید حامد گنج بخش کلاں کے خلفاء میں سے آپ کے فرزند و جانشین حضرت سید موسیٰ پاک شہید اور حضرت سید داؤد بندگی کرمانی نہایت معروف ہوئے ۔ نہ صرف بعد کے مؤرخین بلکہ ان کے ہم عصروں نے بھی انکے فضائل و کمالات کا اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ حضرت موسیٰ پاک شہید عہد اکبری میں احیائے اسلام کے سرگرم ترجمان تھے ۔ آپ کچھ عرصہ بادشاہ کے دربار سے بھی وابستہ رہے ۔ ملا عبدالقادر بدایونی کا بیان ہے کہ مذہبی معاملات میں وہ بادشاہ کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے ۔ اگر وہ بادشاہ کے حضور میں ہوتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو دیوان خانہ میں خود اذان دے کر نماز باجماعت شروع کر دیتے تھے اور کسی کو ان کو روکنے کی جرأت نہ ہوتی تھی ۔ (۲۱) حالانکہ بقول بدایونی یہ وہ زمانہ تھا جب " دیوان شاہی میں اعلانیہ اذان و نماز کی پابندی تھی ۔" آپ کے وجود مسعود سے لوگوں کو دارالسلطنت میں روحانی تازگی اور استقامتِ دین نصیب ہوئی۔ " رُودِ کوثر" میں ہے "شیخ موسیٰ ایک عرصہ تک لشکر شاہی اور دارالسلطنت میں اسلام کا بول بالا کرتے رہے اور کئی شہر نشینوں کو اس بادیہ پیما کی بدولت روحانی تازگی اور استقامت نصیب ہوئی۔ (۲۲)

"تاریخ ملتان ذیشان" میں ہے "حضرت موسیٰ پاک شہید کا حلقہ مریدین کافی وسیع ہوا اور بلخ، بخارا، توران، ایران اور افغانستان ہندوستان تک پہنچ گیا" (۲۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی آپ کے تربیت یافتہ خلفاء میں سے تھے ۔ انہوں نے "زبدۃ الآثار" اور اخبار الاخیار میں نہایت والہانہ انداز میں آپ کا ذکر خیر کیا ہے ۔ ایک جگہ لکھتے ہیں

Marfat.com

آں نور کہ از مشرق جیلاں تابید
بس عالم و آدم ہمہ روشن گروید
زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر
از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

ترجمہ: وہ نور جو مشرقِ جیلان سے چمکا۔ اُسی نور نے دنیا کو اور انسانوں کو منور و تاباں کر دیا۔ اسی سے آخر مشرق اور مغرب روشن ہو گئے اور اسی سے اوچ اور ملتان کو بھی شہرہ آفاق ملا۔

(۲۴)

حضرت سید داؤد بندگی کرمانی (۹۸۲ ہجری) کے فضائل مناقب کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں "شیر شاہی و سلیم شاہی عہد کے اکابر اور اولیاء اللہ میں سے ایک بزرگ حضرت شیخ داؤد تھے۔ انہوں نے اپنی پاک نفسی اور قوتِ ربانی کے جذبہ سے ہزاروں لاکھوں طالبانِ حق کے دلوں کو کھینچ لیا۔ یہ اس عہد پر فتن و فساد کے ان مخصوص بزرگانِ حق میں سے ہیں جو مدت العمر اپنی بوریائے فقر پر قانع رہے۔ اور دنیائے فانی کی دلفریبیاں کبھی ان کی جمعیتِ خاطر کو پراگندہ نہ کرسکیں۔ منتخب التواریخ، اخبار الاخیاء، تذکرۃ الواصلین، طبقاتِ اکبری، روضۃ العلماء وغیرہ میں ان کے مفصل حالات درج ہیں اور سب یک زبان ہو کر لکھتے ہیں کہ اعلانِ حق اور امر بالمعروف میں تیغِ بے نیام تھے۔ اور کسی حال میں اپنے تئیں وعظ و نصیحت

Marfat.com

اور تذکیر وار شادِ حق سے معاف نہیں رکھتے تھے ۔علی الخصوص ان عالمانِ بے عمل اور صوفیانِ ریا کار سے سخت بیزار تھے جو حُبِ جاہ اور عشقِ مال ومتاع دنیوی میں سرگزشتہ و ہلاک ہو گئے اور ادعاءِ علم ومشیخت کو اپنی دکان آرائی اور دُنیا طلبی کا وسیلہ بنالیا۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ جن علماء نے بادشاہوں اور امیروں کو اپنا قبلہ وکعبہ بنالیا ہے ان سے وہ مکھی ہزار درجہ افضل ہے جو نجاست پر بیٹھتی ہے۔" (۲۵)

ملا عبدالقادر بدایونی آپ سے ملاقات وزیارت کا تذکرہ ان الفاظ میں قلمبند کرتے ہیں "میں نے حضرت کے جمال مبارک میں ایسا حُسن پایا کہ کسی صاحب حسن کو اس سے نسبت نہیں دی جا سکتی ۔ گفتگو کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے آپ کے دانتوں سے نور برستا ہوا معلوم ہوتا تھا۔جس سے دل کی تاریکی چھٹ جاتی تھی ۔ میں وہاں چند دن مقیم رہا۔اس دوران میں کوئی دن ایسا نہیں جاتا تھا جس میں کہ سو، سو، پچاس ، پچاس ہندو اپنے گھرانوں سمیت آ کر اسلام قبول نہ کرتے ہوں۔آپ کی شخصیت کی وجہ سے مجھے تو اس شہر کے درودیوار، شجر وحجر تک تسبیح و ذکر کرتے معلوم ہوتے تھے ۔(۲۶) حضرت سید داؤد بندگی کرمانی اپنے عہد کے مرجع خلائق بزرگ تھے، آپ کے وجود شریف سے ہزاروں لوگ نسبت قادریہ سے فیض یاب ہوئے آپ کے خلفاء ومتوسلین میں کئی نامور اصحابِ طریقت لوگ ہوئے ہیں۔سب سے زیادہ شہرت آپ کے بھتیجے اور جانشین حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری کو میسر آئی ۔مُلا عبدالقادر بدایونی آپ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں "شیخ داؤد کے بھتیجے، داماد اور جانشین ہیں ۔ احوال و مقامات میں نہایت تیز رس اور بلند پائیگاہ ہیں ۔ اپنے ہم عصروں میں ممتاز بلکہ بزرگوں سے بھی آگے ہیں ۔ اپنے پیر کی محبت میں انہوں نے خود کو بالکل ہی مٹا دیا اور ہمیشہ پیر کی اتباع میں مصروف رہے" (۲۷)

Marfat.com

آپ قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ ایک فارسی دیوان اور نثر میں کئی رسائل یادگار چھوڑے قادریہ سلسلہ کی نشر و اشاعت کیلئے انہوں نے مسلسل اور ان تھک کوششیں کی تھیں۔ ہمہ وقت ارشاد و تلقین میں مصروف رہتے تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو آپ سے بڑی عقیدت تھی۔ شرح فتوح الغیب کے خاتمہ پر آپ کا ذکر کرتے ہوئے اسطرح لکھتے ہیں۔ ''شیر بیشہ جلالت، سرہنگِ دیوان قدرت بارگاہِ قادریہ سے عاشق صادق اسد الدین حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری کا پیغام پہنچا جس میں مقامِ جہد و یقین کے متعلق دیگر اشارات بھی تھے جن کا یہاں ذکر نہیں کرسکتا اور کتاب ''فتوح الغیب شریف'' کا ترجمہ اور شرح کرنے کا حکم تھا کہ تمام کام چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جانے کی تاکید تھی۔ حضرت شاہ ابوالمعالی جو کچھ فرمائیں میرے اعتقاد میں وہ بلا واسطہ یا بالواسطہ حضرت غوث الاعظمؒ تک منتہی ہوتا ہے کیونکہ آپ میرے نزدیک صاحبِ حال، حضرت غوث الاعظمؒ کے جمال باکمال کے عاشق ہیں'' (۲۸)

شاہ ابوالمعالی اپنے عہد کے واقعی نابغہء روزگار شخصیت تھے، حضرت سید داؤد کرمانی کے دیگر خلفاء میں سے شیخ کمال، شیخ عبدالوہاب، شیخ ابواسحاق، شیخ احمد، شیخ مبارک، شیخ بہاؤ الدین، شیخ عمر، شیخ خضر، شیخ عبداللہ اور شیخ رکن الدین کھوکھر کا ذکر ''مقاماتِ داؤدی'' میں ملتا ہے۔ اِن میں سے بعض کے احوال بھی درج ہیں۔ بقیہ کے اسماء پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ تحریر ہے ''شیخ احمد چیچہر (چھجر ؟) جسے محبت و ارادت میں اکثر خلفا پر سبقت حاصل تھی'' (۲۹) اغلب گمان ہے صاحب تذکرہ یہی بزرگ ہیں۔ حضرت شیخ سید احمد قادری کے تفصیلی حالات ہمیں صرف اسی مخطوطہ سے دستیاب ہوئے ہیں جو حافظ شکر اللہ نے آپ کے احوال و مناقب پر قلمبند فرمایا ہے۔ حضرت اپنے عہد کے مرجعٔ خلائق بزرگ تھے ہزار ہا لوگ آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہو کر منزل مراد کو پہنچے۔ کئی غیر مسلم آپ کی نگاہِ ولایت

Marfat.com

سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔آپ کے سن وصال کا اندازہ مصنف کتاب حافظ شکر اللہ کے اس بیان سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ رسالہ آپ کے وصال سے ایک سو ساٹھ سال بعد ۱۱۲۳ ہجری میں تحریر کیا گیا۔اس لحاظ سے آپ کا سنِ وصال ۹۶۳ ہجری قرار پاتا ہے۔آپ کے حالات و کرامات کا واحد ماخذ تا حال یہی رسالہ ہے۔آپ کی اولادِ امجاد میں سے میرے مخلص کرم فرما محترم ڈاکٹر سید رضوان شاہ صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس نایاب رسالہ کو نہ صرف دریافت کیا بلکہ اس کا فارسی سے اردو ترجمہ بھی کروایا۔اور اب اشاعت کے مراحل میں ہے۔ اللہ کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور انکی توفیقات عالیہ میں مزید برکتیں ہوں۔حقیقت یہ ہے اگر محترم ڈاکٹر صاحب اس سلسلہ میں سعی بلیغ نہ فرماتے تو حضرت کے حالات ہمیشہ پردۂ اخفاء میں رہتے۔

۱۔ تاریخ دعوت وعزیمت (جلد اول) ۲۵۸
مصنف مولانا ابوالحسن علی ندوی

۲۔ انوار ایسادت فی آثار السعادت، ۲۲۰ (بحوالہ تاریخ مخزن ہند، فصل پنجم،
مصنف منشی ہنومان برشاد کائستھ قنوجی

۳۔ مردانِ خدا، ۱۳۵، مصنف ضیاء علی (بحوالہ کشف الغطا فی اصحاب الصفا،
مصنف مُلا عبدالقادر بدایونی)

۴۔ علماء العرب فی شبهة القارہ، ۳۵،
مصنف شیخ ابراہیم السامرائی، مطبوعہ بغداد ۱۹۸۶ء

۵۔ خزینۃ الاصفیاء (جلد اول۔مخزن قادریہ) ۱۸۹،
مصنف مفتی غلام سرور لاہوری مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور

۶۔ رُود کوثر، ۶۳،
مصنف شیخ محمد اکرام، مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور

Marfat.com

۷۔ المصطفیٰ والمرتضیٰ المعروف تذکرہ چشتیہ، شمیسہ، ۴۷۴۔
مصنف سید ذاکر حسین شاہ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
۸۔ عین التصوف (خطی)
مصنف حضرت سید مجتبیٰ گیلانی نبیرہ حضرت شاہ چراغ لاہوریؒ
۹۔ سفینۃ الاولیاء، ۱۰۰،
مصنف شہزادہ محمد داراشکوہ۔ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی
۱۰۔ حدیقۃ الاولیاء، ۲۸،
مصنف مفتی غلام سرور لاہوری۔ مطبوعہ تصوف فاؤنڈیشن لاہور
۱۱۔ بحر العجمان، ۱۷۹،
مصنف سید محبوب حسین گیلانی مطبوعہ بجنور ۱۳۳۶ھ
۱۲۔ ملفوظاتِ غوثیہ (خطی) ۶،
مرتب۔ سید جمال الدین احمد قادری۔ مملوکہ کتابخانہ ابن کرم
خانقاہ منگانی شریف ضلع جھنگ
۱۳۔ تذکرہ اولیائے برصغیر (پاک و ہند) ۱۶۔۴۱۵۔
مصنف مرزا محمد اختر دہلوی۔ مطبوعہ ملک اینڈ کمپنی رحمان مارکیٹ لاہور
۱۴۔ اخبار الاخیار (فارسی) ۱۹۴ (مطبع محمدی دہلی ۱۲۸۳ ہجری)
۱۵۔ تاریخ ملتان (جلد دوم) ۴۶
مصنف، مولانا نور احمد خاں فریدی، مطبوعہ۔ قصر الادب، رائیٹرز کالونی ملتان ۱۹۸۳ء
۱۶۔ جدید تاریخ اوچ شریف (حصہ اول) ۲۳۴۔
مصنف علامہ دین محمد عباسی، مطبوعہ۔ ادارہ معارف اولیاء اوچ شریف
ضلع بہاول پور
۱۷۔ حیات الامیر (جلد اول) ۹۴،
مصنف پیر سید افضال حسین شاہ، مطبوعہ ادارہ صوت ہادی شیخو شریف ضلع
اوکاڑہ ۲۰۰۶ء

Marfat.com

۱۸۔ عین التصوف (خطی)

مصنف حضرت سید مجتبیٰ گیلانی۔ مملوکہ کتابخانہ ابن کرم خانقاہ منگانی شریف ضلع جھنگ

۱۹۔ تحفہ الکرام، ۳۶۶۔

مصنف میر علی شیر قانع ٹھٹوی

۲۰۔ سفینۃ الاولیاء ۱۰۱،

مصنف شہزادہ محمد دارالشکوہ۔ مطبوعہ نفیس اکیڈمی۔ کراچی ۱۹۸۶ء

۲۱۔ بے تیغ سپاہی۔ ۵۵،

مصنف نواب صدیق علی خان

۲۲۔ خزینۃ الاصفیاء (جلد اول) ۱۹۸،

مصنف مفتی غلام سرور لاہوری

۲۳۔ تاریخ ملتان (جلد دوم) ۵۲،

مصنف مولانا نور احمد خاں فریدی

۲۴۔ خزینۃ الاصفیاء، (جلد اول) ۲۰۱۔

مصنف مفتی غلام سرور لاہوری

۲۵۔ منتخب التواریخ، ۶۱۳

مصنف ملا عبدالقادر بدایونی، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۲۶۔ رُود کوثر۔ ۳۵۰

مصنف شیخ محمد اکرام۔ مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۲ء

۲۷۔ تاریخ ملتان ذیشان، ۱۹۹،

مصنف منشی عبدالرحمن۔ مطبوعہ عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ ۱۹۸۵ء

۲۸۔ تاریخ ملتان (جلد دوم) ۱۱۳

مصنف۔ مولانا نور احمد خاں فریدی

۲۹۔ تذکرہ، ۳۸۔۳۷،

مصنف مولانا ابوالکلام آزاد مطبوعہ جواد برادر۔ گنپت روڈ لاہور

Marfat.com

۳۰۔ منتخب التواریخ، ۵۸۰،
مصنف ملا عبدالقادر بدایونی
۳۱۔ منتخب التواریخ، ۶۱۸،
مصنف ملا عبدالقادر بدایونی
۳۲۔ شرح فتوح الغیب، ۸۹۴،
تصنیف، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ صُفہ اکیڈمی لاہور ۲۰۰۰ء
۳۳۔ مقامات داؤدی، ۱۸۶،
مصنف۔ عبدالباقی بن جان محمد، مطبوعہ مکتبہ جدید پریس لاہور ۲۰۰۳ء

پیر محمد طاہر حسین قادری
قادریہ آرگنائزیشن
خانقاہ منگانی شریف، ضلع جھنگ

Marfat.com

شیخ احمد ملکوالی کا تذکرہ

تین چار سال پہلے کی بات ہے، ایک جواں سال، جنھوں نے اپنا نام ڈاکٹر سید رضوان شاہ اور وطن ملکوال (ضلع منڈی بہاؤالدین) بتایا، مجھے فون کیا اور ایک پرانے بزرگ شیخ احمد ملکوالی کے بارے میں استفسار کیا کہ ان کے حالات کہاں سے ملیں گے؟ میں نے لاعلمی ظاہر کی۔ پھر خود ہی کہا کہ ان کے پاس اس بزرگ کے حالات پر ایک فارسی قلمی رسالہ موجود ہے۔ میں نے اشتیاق ظاہر کیا کہ مجھے بھی دکھائیے۔ چنانچہ، چندروز کے بعد، پُرساں پُرساں وہ میرے مکان (اسلام آباد) پر پہنچ گئے۔ ان کے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے جوان کے بقول اسی قلمی رسالے کا عکس تھا۔ میں نے پوچھا اصل نسخہ کہاں ہے؟ بتایا کہ ان کے خاندان کے ایک فرد سید لطیف شاہ بن سید محمد شفیع شاہ کے پاس، ملکوال میں ہے۔ میں نے کہا کاغذات چھوڑ جائیے، پڑھ کر کچھ عرض کروں گا۔

سید لطیف کے مملوکہ نسخے کے ترقیمہ کی عبارت یہ ہے:

"تمام شد عبارت متضمن مناقب و کرامات شیخ حاجی احمد ملکوالیہ، رحمۃ اللہ علیہ، از دست فقیر پر تقصیر جلال الدین ساکن موضع چھموں۔"

اس ترقیمہ کے حاشیے پر ایک اور یادداشت تحریر ہے جو جلدسازی کے دوران کٹائی میں، قدرے ضائع ہوگئی ہے۔ جو عبارت باقی بچی ہے، اس طرح ہے:

Marfat.com

" واین کتاب مستطاب، برای پاس خاطر کامل اکمل... مکمّل حضرت شیخ محمد مزمّل، از جلال الدین نقل کنانیده،خود فرصت تحریری نبود ۔ امّا حرف به حرف به چشم خود دیدم و صحیح نمودم ۔و نیز کاغذ مرسولۂ حضرت، نهایت باریک و ضعیف بود و خود کاغذ قوی خرج کردم ۔قبول فرمایند و به عاجز یاد و شاد فرمایند۔ و اگر در خوشخطی و ...کاغذ قصوری است، معاف فرمایند۔الراقم فقیر قطب الدین بھلڑ واله بتاریخ سیوم ربیع الاول ۱۳۳[؟۱]"

اس تاریخ کے دائیں طرف والے تین عدد موجود ہیں، چوتھا کٹ چکا ہے۔

اس یادداشت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت شیخ محمد مزمل نے قطب الدین بلہڑ والہ سے اس تذکرہ کی ایک نقل تیار کرنے کے لیے کہا۔لیکن قطب الدین عدیم الفرصتی کی وجہ سے خود نقل تیار نہ کرسکا بلکہ جلال الدین نامی کاتب سے نقل تیار کروائی۔ شیخ مزمل نے اس نسخہ کی کتابت کے لیے جو کاغذ قطب الدین کو فراہم کیا تھا وہ نہایت باریک اور کمزور تھا، چنانچہ قطب الدین نے اپنی گرہ سے کتابت کے لیے موٹا کاغذ استعمال کیا اور نسخہ شیخ کو پیش کردیا۔ ساتھ ہی شیخ سے بدخطی اور کاغذ کی کوتاہی کی معذرت چاہی۔قطب الدین نے اس یادداشت میں ایک اور بات بھی لکھی ہے۔وہ یہ کہ اس نے جلال الدین کے کتابت کردہ نسخے کا، منقول عنہ نسخے سے حرف بحرف تقابل کیا ہے اور درستی کی ہے۔ چنانچہ قطب الدین کا یہ اہتمام مجھے اپنے پیش نظر نسخے میں جابجا نظر آتا ہے۔قطب الدین نے نہ صرف قلم سے چھوٹ جانے والی عبارتوں یا الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور سہو القلم کی درستی کی ہے، بلکہ بعض عبارتوں یا نکات کی وضاحت بھی کی ہے۔جیسا کہ

Marfat.com

نسخے کے صفحات ۱۶، ۲۴، ۲۷، ۳۴، ۳۵ پر دیکھا جاسکتا ہے۔اس یادداشت سے ایک اور بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ۱۱۳۳ھ میں اس تذکرہ کا مادر نسخہ موجود تھا لیکن اب اس نسخے کی موجودگی کا علم نہیں ہے۔جلال الدین کا کتابت کردہ نسخہ اب ناقص حالت میں پایا جاتا ہے۔یہ صفحہ شمار ۳ سے شروع ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مقدمے کا وہ حصہ مفقود ہے جس میں مصنف کا نام ہوسکتا تھا۔نیز صفحات ۲۵، ۲۶، ۴۱ بھی غائب ہیں۔

ڈاکٹر رضوان نے کچھ روز بعد مجھے اس تذکرہ کی ایک دوسری نقل بھی فراہم کی جو جلال الدین کے کتابت کردہ نسخے سے ۵ ذی الحجہ ۱۳۶۹ ہجری مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۵۰ء کو تیار ہوئی۔ اس کا کاتب عباس احمد ہے اور اسے پیر کرم الٰہی سجادہ نشین دربار حاجی شیخ احمد، کوٹلی سیداں، ملکوال نے تیار کروایا ہے۔ڈاکٹر رضوان شاہ کے اہتمام سے شائع ہونے والی زیر نظر کتاب کی بنیاد یہی نسخے ہیں۔

۱۹۵۰ء میں تیار ہونے والی نقل، مکمل ہے اور اس میں وہ صفحات بھی شامل ہیں جو جلال الدین کے کتابت کردہ نسخے میں اب نہیں ہیں۔اس کے مقدمے میں مصنف کا نام "شُکر اللہ بن نعمت اللہ بن افضل الفضلا و افقه الفقها بندگی شیخ حامد مفتی پرگنه چیمه چٹھه متعلقه صوبه لاهور" (ص ۲)۔اس نسخے کے ص ۴۲ پر ایک روایت بعد میں داخلِ متن کی گئی ہے جو اس رسالہ کے مصنف ـ شکر اللہ ـ سے متعلق ہے۔روایت یہ ہے:

" مناقب دیگر من جامع کمالات نقلاً من لسانی الثانی و فی الحقیقة منه : که چون جامع این اخبار حافظ شکر الله درینجا یعنی به موضع خود رسیدند، اتفاقاً به روز پنجشنبه، به تاریخ

Marfat.com

نوزدهم ربیع الثانی ۱۱۳۳ محمد امین زمیندار که ازمشاهیر مردمان واز مقربان حافظ شکر اللہ بود. فوت شد و حافظ شکر اللہ بر جنازۂ او رفت۔"

ترجمہ: جب ان واقعات کے جامع حافظ شکر اللہ یہاں یعنی اپنے گاؤں پہنچے تو اتفاق سے بروز جمعرات، ۱۹ ربیع الثانی ۱۱۳۳ کو محمد امین زمیندار جو مشہور لوگوں اور حافظ شکر اللہ کے مقربوں میں سے تھا، فوت ہو گیا اور حافظ شکر اللہ اس کے جنازہ پر گئے۔

اس واقعہ کے متصل ہی حافظ شکر اللہ کی وفات کا واقعہ بھی درج ہوا ہے جو ایک دن بعد، بروز جمعہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۱۳۳ھ کو پیش آیا۔ (ص ۴۲)

حافظ شکر اللہ کے واقعۂ وفات سے ایک بات مسلم ہے کہ یہ رسالہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۱۳۳ھ سے پہلے کی تالیف ہے۔

مولف اپنے آپ کو صاحبِ تذکرہ کا "نبیرہ" (پوتا/ پڑپوتا) بتاتے ہیں:

"این احقر ہر چند در نظر مردم، نسبتِ نبیر گی به آنجناب ارشاد مآب دارد۔" (ص ۳) [لوگوں کی نظروں میں ہر چند یہ احقر آنجناب ارشاد مآب کا پوتا ہے۔]

"قاضی عزیز اللہ مرحوم نسبت نبیر گی-چون بندۂ راقم السطور-به جناب مشیخت مآب داشت۔" (ص ۳۲) [قاضی عزیز اللہ مرحوم بھی راقم السطور کی طرح جناب مشیخت مآب کے پوتے تھے۔]

"رجوع قلب به خدمت فیض درجت جدّ بزرگوار من یعنی شیخ

Marfat.com

صاحب آورد"(ص ۳۲)؛[اس نے اپنے قلب کو میرے فیض درجت جدّ بزرگوار شیخ صاحب کی طرف متوجہ کیا۔]

۔"جامع این اخبار گوید کہ بعد وفات حضرت شیخ صاحب یک صد و شصت سال مرور شدہ بود کہ در عہد تخت نشینی و جہانداری بہ نام نامی پادشاہ معدلت پناہ و مشروح صدر [؟] فقیر بہ قصد زیارت مقبرۂ منور و ملاقات برادران کہ بہ آن خاندان قرابت داشتم، بہ موضع ملکوال رفتم۔"(ص ۴۰)[ان واقعات کا جامع کہتا ہے کہ حضرت شیخ کی وفات کو ۱۶۰ سال گذر چکے تھے کہ یہ فقیر مذکورہ بالا (؟) عادل بادشاہ کی تخت نشینی اور حکمرانی کے زمانے میں، شیخ کے مقبرے کی زیارت کرنے اور شیخ کے خاندان سے قرابت رکھنے کی وجہ سے اپنے بھائیوں سے ملاقات کرنے ملکوال گیا۔]

مندرجہ بالا تمام اقتباسات سے دو باتیں واضح ہیں، ایک مصنف کا صاحبِ تذکرہ کی اولاد سے ہونا اور دوسرا یہ کہ وہ خود ملکوال کی بجائے کہیں اور رہتے تھے۔

مولف نے یہاں یہ اطلاع بھی دی ہے کہ وہ صاحبِ تذکرہ کی وفات سے ایک سو ساٹھ سال بعد اپنے جدّ کی قبر کی زیارت کرنے ملکوال گئے۔ اس تذکرہ کے مؤلف، حافظ شکر اللہ مفتی بُچہ چٹھہ کی وفات ۱۱۳۳ھ میں ہوئی۔ اگر اس رسالہ کی تالیف کا سال، ان کی زندگی کا آخری سال قرار دیا جائے تو اس حساب سے شیخ احمد ملکوالی کا سال وفات [۱۱۳۳ــ=۱۶۰] ۹۷۳ھ (مطابق ۱۵۶۶ ــ ۱۵۶۵ عیسوی) بنتا ہے۔ افسوس ہے کہ مؤلف نے اپنی زیارت کا سال صراحت سے نہیں لکھا، محض اپنے عہد کے بادشاہ کے القابات درج کیے ہیں اور لفظ "مشروح صدر" لکھنے کا جواز جب تھا اگر اس سے پہلے مصنف نے بادشاہ کا صراحت سے ذکر کیا ہوتا۔

Marfat.com

پیش نظر رسالہ شیخ حاجی احمد ،مدفون ملک وال، ضلع منڈی بہاء الدین ، پنجاب، پاکستان کے مناقب اور کرامات پر مبنی ہے۔ان شیخ کا نام رسالے میں کہیں "شیخ احمد" اور کہیں "شیخ حامد" درج ہوا ہے، جیسے:

"قطب زمانه، حاجی حرمین الشریفین، شیخ المشایخ حضرت شیخ حاجی احمد نور الله مضجعه" (ص ۳)؛

شیخ حامد (ص ٦)؛

اوصاف حضرت شیخ صاحب حاجی حامد (۲۰)؛

"شخص از اولاد حاجی حامد است۔" (ص ۳۷)

معلوم ہوتا ہے شیخ دو ناموں سے معروف اور متعارف تھے۔ اگر "شیخ حامد" نام پیش نظر رکھا جائے تو ان کے بارے میں ایک شہادت، پنجاب کے اسی علاقے میں موجود روحانی اور علمی خاندان، نوشاہیہ کے تذکروں میں بھی موجود ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شیخ حامد ملکوالی، سر سلسلۂ نوشاہیہ، حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش (۹۵۹ - ۱۰٦۴ھ) کے نہ صرف معاصر تھے بلکہ رشتہ دار بھی تھے۔ میرزا احمد بیگ لاہوری **احوال و مقامات نوشہ گنج بخش** (سنہ تصنیف ۱۱۰۷ھ) میں رقم طراز ہیں:

"از زبان صاحبزادهٔ والا گوهر منقول است که در موضع ملکوال حضرت شیخ حامد، یکی از بزرگان وقت خود بودند، وصال ایشان شده بود، و چهار پسر از ایشان مانده، اگرچه فاضل بودند لیکن به چاشنی فقر آشنا نبودند۔ اتفاقاً نسبت کسی از خویشان حضرت شاه به خانهٔ عبدالقادر -پسر کلان شیخ معز الیه- شده بود و به آن تکلیف

Marfat.com

نمودند که به طوی، حضرت شاه را هم همراه بیارند۔حضرت قبول نمودند۔۔۔همراه تشریف بردند۔"(ص ۴۳)

یعنی صاحبزادہ محمد ہاشم دریادل بن حضرت نوشہ سے منقول ہے کہ ملکوال میں اپنے وقت کے ایک بزرگ، حضرت شیخ حامد رہتے تھے جن کا وصال ہو چکا تھا اور ان کے چار بیٹے تھے۔ اگرچہ سب بیٹے فاضل (صاحب علم) تھے لیکن فقر کی چاشنی سے نا آشنا تھے۔ اتفاق سے حضرت نوشہ کے رشتہ داروں میں سے کسی کا رشتہ، شیخ حامد کے بڑے بیٹے عبدالقادر کے گھر طے پایا تھا۔ اس وجہ سے ان لوگوں نے اصرار کیا کہ شادی پر حضرت نوشہ بھی ملکوال آئیں۔ حضرت نوشہ نے یہ بات مان لی اور [بارات کے] ساتھ تشریف لے گئے۔

یہی واقعہ حافظ محمد حیات نوشاہی (وفات ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۶۹ء) نے تذکرۂ نوشاہیہ، ص ۵۷ پر لکھا ہے۔

پیش نظر رسالے میں عبدالقادر کا نام شیخ احمد/ شیخ حامد کے پوتے کے طور پر درج ہوا ہے (ص ۲۹) لیکن ہمیں میرزا احمد بیگ کی روایت کو ترجیح دینا چاہیے کیونکہ وہ اقدم ہے۔ شیخ حامد کے بیٹوں کو فقر کی چاشنی سے نا آشنا اس لیے لکھا ہے کہ انھوں نے اس شادی کے موقع پر خود حضرت نوشہ اور ان کے ساتھ آئے ان کے ایک مرید کے وجد و حال کا تمسخر اڑایا تھا جو ان کی فقر سے نا آشنائی کی دلیل ہے۔ پورا واقعہ جزئیات کے ساتھ میرزا احمد بیگ اور حافظ محمد حیات کے ہاں موجود ہے۔

شیخ احمد یا حامد ملکوالی کے خاندان کے ساتھ، خاندان نوشاہیہ کی قرابت آگے چل کر بھی قائم رہی۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے پوتے حافظ جمال اللہ بن حافظ محمد برخوردار نوشاہی (وفات: ۱۱۴۲ھ/ ۱۷۲۹ء) حافظ شکر اللہ — مصنف رسالہ — کے داماد تھے۔ جیسا کہ میرزا احمد بیگ

Marfat.com

لاہوری حافظ جمال اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں:

"نسبت ایشان [یعنی جمال اللہ نوشاهی] در خانۂ حافظ شکر اللہ مفتی بُچه چٹهه مقرر شد۔فضایل پناه محمد صدیق برادر مفتی مذکور ایشان را همراه خود بردند۔" (ص ۷۲)

یعنی جمال اللہ نوشاہی کا رشتہ حافظ شکر اللہ مفتی بچہ چٹھہ کے گھر طے ہوا اور مفتی صاحب کے بھائی فضایل پناہ محمد صدیق، جمال اللہ نوشاہی کو اپنے ساتھ بچہ چٹھہ لے گئے۔

یہی واقعہ جمال اللہ نوشاہی کے فرزند حافظ محمد حیات نوشاہی نے تذکرۂ نوشاہیہ (ص ۱۴۱) میں بھی نقل کیا ہے۔زیر بحث رسالہ میں بھی حافظ شکر اللہ کے بھائی محمد صدیق کا نام درج ہوا ہے (ص ۴۲۔۴۳) اس طرح نوشاہی اور ملکوالی ماخذ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔

پیش نظر رسالے میں بتایا گیا ہے کہ شیخ احمد ابتدائی عمر میں بارہ سال بغداد میں شیخ عبد القادر گیلانی کے مزار کے جاروب کش رہے اور لنگر خانہ کے لیے ایندھن سر پر ڈھو کر لاتے رہے۔تب ایک غیبی آواز سے انھیں پنجاب میں خلافتِ قادریہ سونپی گئی لیکن شیخ احمد نے کہا کہ وہ بارِ خلافت اٹھانے کی ہمت نہیں رکھتے۔چنانچہ یہ خلافت شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھی (وفات ۹۸۲ھ) کو دے دی گئی۔اس سے بھی قیاس کرنا چاہیے کہ شیخ احمد اور شیخ داؤد کا زمانۂ حیات ایک ہے۔

شیخ احمد، "افضل الفضلا شیخ مخدوم الملک" کے معاصر تھے جو لاہور میں شہرت رکھتے تھے اور شیخ احمد سے ملاقات کے لیے آئے تھے (ص ۲۰)۔پروفیسر محمد اقبال مجددی نے پیش نظر رسالہ پر مقدمہ لکھتے ہوئے اس شخصیت کو اکبر کے وزیر امور مذہبی مخدوم الملک عبد اللہ سلطان پوری (وفات ۹۹۰ھ) پر منطبق کیا ہے۔اس قرینے سے بھی شیخ احمد ملکوالی کا زمانۂ حیات

Marfat.com

دسویں صدی ہجری متعین ہوتا ہے۔

شیخ احمد کی وفات موضع چوٹ گوندلاں میں ہوئی لیکن نعش ملکوال میں لائی گئی اور انھیں اس جگہ دفن کیا گیا جو انھوں نے اپنی زندگی ہی میں مقرر کردی تھی (ص ۲۷)۔

زیرنظر رسالے کی روایت کے مطابق شیخ احمد نے بی بی سائرہ دختر شیخ سمائل/ شیخ شمائل سے نکاح کیا جن کے بطن سے تین بیٹے محمود، محمد، جلال پیدا ہوئے۔ محمود کا نام تاج محمود یا پیر محمود بھی لکھا گیا ہے اور وہی اپنے والد کے جانشین ہوئے (ص ۲۳)۔ شیخ احمد کے دو نبیرے (پوتے) بھی تھے۔ ایک کا نام شیخ عبد الغنی (ص ۲۷) اور دوسرے کا نام شیخ عبدالقادر تھا (ص ۲۹)۔ جیسا کہ ذکر ہوا، میرزا احمد بیگ لاہوری نے عبدالقادر کو شیخ احمد/ حامد کا بیٹا لکھا ہے۔

شیخ احمد کی ساری اولاد کوٹلی حضرت شیخ حاجی حامد میں سکونت رکھتی تھی جو ملکوال سے ملحق ایک نئی آبادی تھی اور اس میں سو گھر آباد تھے (ص ۲۰)۔ شیخ احمد کی اولاد کے ذریعۂ معاش کے بارے میں رسالے کے مصنف نے دل چسپ بات لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے اور ان کی گذران محض نذر و نیاز پر ہے۔ کچھ لوگوں نے زمین داری اور کاشت کاری کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ ان لوگوں سے کبھی چوری، زنا، ریا جیسا کوئی بُرا فعل سرزد نہیں ہوا۔ شیخ کی اولاد میں کلام اللہ کے بہت سے حفاظ اور طالب علم ہوئے ہیں (ص ۲۸)۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ احمد کا خاندان علما اور متقیوں کا خاندان تھا۔ مرزا احمد بیگ نے بھی اس کی شہادت دی ہے شیخ احمد کے بیٹے عالم فاضل تھے، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

اس مختصر تذکرے کی ایک ذیلی افادیت یہ ہے کہ اس میں کئی مقامی لوگوں اور مقامی

Marfat.com

بستیوں کے نام آگئے ہیں جو پنجاب، بالخصوص اضلاع منڈی بہاؤالدین و گجرات کی عمرانی تاریخ کے لیے مفید ہو سکتے ہیں۔

افراد میں سے : ہست خان بھکر رئیس ملکوال (ص ۱۸)، نعمت اللہ گجر پوٹھوہاری، جلال خان، قاضی عبدالوہاب قاضی پوٹھوہار (ص ۳۴)، قاضی عبدالعزیز قاضی پرگنہ پنڈی شاہ چراغ (ص ۳۲)

بستیوں میں سے : آدم ٹوپہ عملہ پرگنہ گجرات (ص ۷)، بار گوندلاں (ص ۱۳)، پنڈی شاہ چراغ (۳۴)، جا گوتارڑاں (ص ۴، اس بستی کا نام خاندان نوشاہیہ کے تذکروں میں بھی موجود ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش نے قرآن مجید کی قرأت وہاں کے ایک قاری استاد سے سیکھی تھی)، چاہ لاکھہ (ص ۱۳)، چوٹ گوندلاں پرگنہ بھرہ [بھیرہ کا قدیم املا] (ص ۱۳)، سودھرا (ص ۹)، ملکوال عملہ پرگنہ بھرہ (ص ۱۸)

زیر نظر رسالہ کو اگر اصول تذکرہ نویسی پر پرکھا جائے تو یہ ایک کمزور تالیف ہے، کیوں کہ اس میں مولف نے تاریخوں کا قطعاً کوئی التزام نہیں رکھا اور نہ ہی صاحب تذکرہ کے ذاتی حالات پر زیادہ توجہ دی ہے۔ مصنف کا مقصد شیخ احمد کے مناقب اور کرامات بیان کرنا تھا جو اُس دور میں قارئین کے لیے ایک پرکشش موضوع تھا۔ مصنف نے اس رسالے میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ سب سماعی ہے۔ ان سماعی روایتوں کے ایک راوی شیخ یعقوب ساکن جا گوتارڑاں ہیں، جن کی عمر سو سال تھی اور وہ شیخ احمد کی خدمت میں شرف یاب ہو چکے تھے۔ دیگر روایات کے راوی کچھ دوسرے معتبر لوگ ہیں (ص ۴)۔ مؤلف کا دعویٰ ہے کہ اس نے ان روایات کی تحقیق کی ہے۔ اصول روایت کی رو سے یہاں کچھ سوالات اٹھتے ہیں۔ اگر شیخ احمد کا سال وفات ۹۷۳ ھ قرار دیا جائے اور یہ قیاس کیا جائے کہ شیخ یعقوب بیس سال کی عمر میں شیخ احمد کی وفات کے

Marfat.com

سال ۹۷۳ھ میں ان کیخدمت میں گئے تھے تو شیخ یعقوب کی ولادت ۱۰۵۳ھ کے لگ بھگ ہوئی ہوگی اوران کی سو سال عمر ۱۱۵۲ھ میں ہوتی ہے جب کہ اس رسالے کے مصنف حافظ شکر اللہ کی وفات ۱۱۳۳ھ میں بتائی گئی ہے۔زمانے کا یہ بُعد اور عدم تطابق بہت سے شکوک پیدا کرتا ہے۔یہی ہمارے ہاں تذکرہ نویسی کی کمزوریاں ہیں کہ ان میں درج بعض روایات نہ اصول روایت پر اور نہ اصول درایت پر پورا اترتی ہیں۔

اس تذکرہ کے ناشر سید رضوان شاہ، پیشے کے اعتبار سے میڈیکل ڈاکٹر ہیں یعنی ان کا تعلق علم الابدان سے ہے۔لیکن انھیں علم الانسان سے بھی دل چسپی ہے۔وہ اپنے خاندان اور پنجاب کے ایک گم نام شیخ طریقت کا زندگی نامہ ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہوئے ہیں اوراس فارسی تذکرے کو اردو میں منتقل کروا کر علمی مقدموں کے ساتھ شائع کیا ہے۔ان کا یہ قدم نہ صرف ان کے خاندان کے لیے، بلکہ پورے پنجاب کے لیے مستحسن ہے۔میں ان کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

عارف نوشاہی

ادارۂ معارف نوشاہیہ

۶۹ ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد

arifnaushahi@gmail.com

۱۹ مئی ۲۰۱۶ء

Marfat.com

مآخذ:

احمد بیگ لاہوری، میرزا: احوال و مقامات نوشہ گنج بخش، بہ تصحیح و مقابلہ و مقدمہ عارف نوشاہی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۱ء

شکر اللہ، حافظ: مناقب و کرامات شیخ احمد ملکوالی، قلمی، مکتوبہ جلال الدین و عباس احمد، مملوکہ سید لطیف شاہ بن سید محمد شفیع شاہ، ملکوال؛ اسی کی عکسی نقول راقم السطور کے پاس ہیں۔

محمد حیات نوشاہی: تذکرۂ نوشاہیہ، تصحیح و تدوین، مقدمہ و تعلیقات عارف نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء

Marfat.com

باب اول

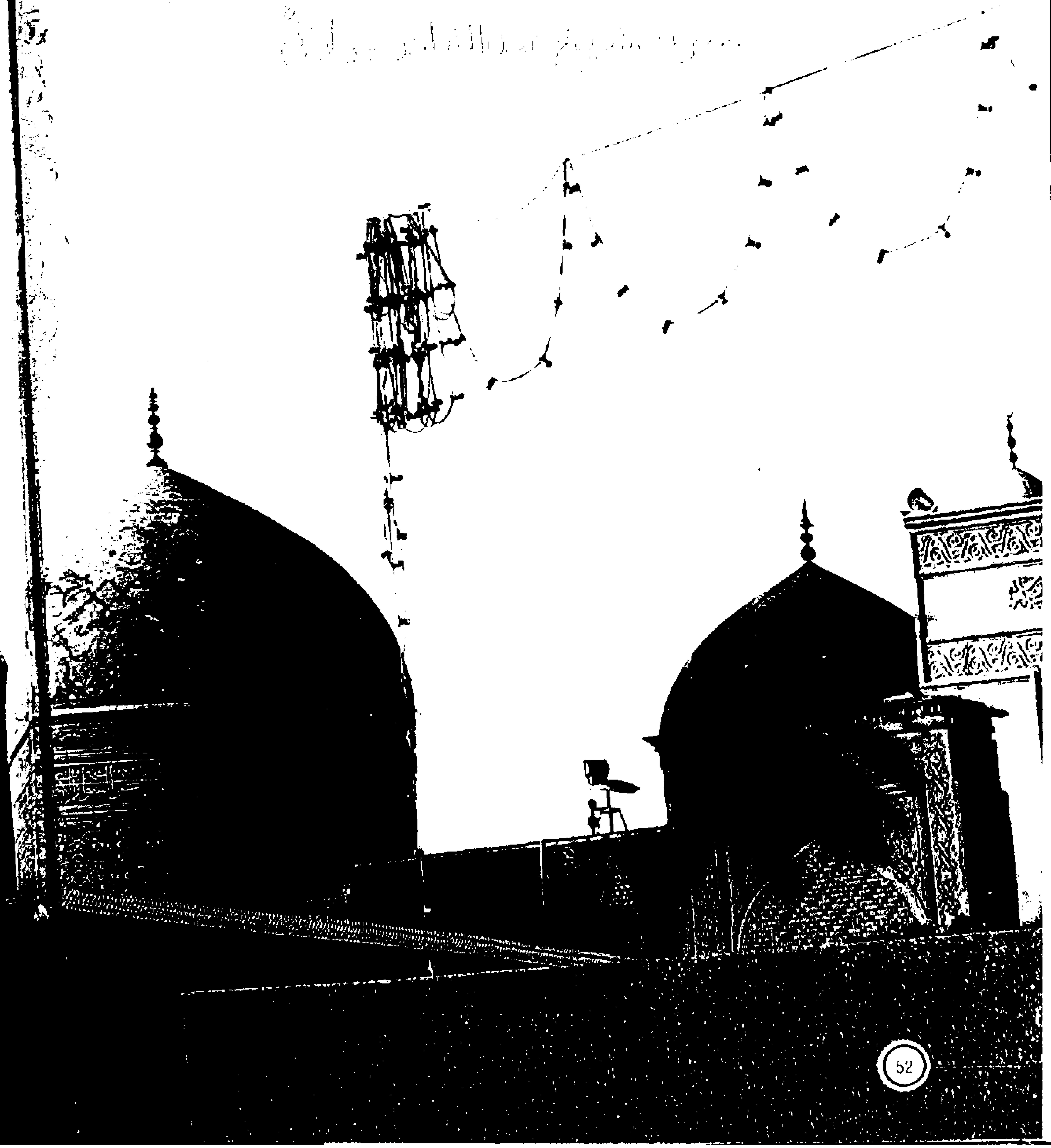

Marfat.com

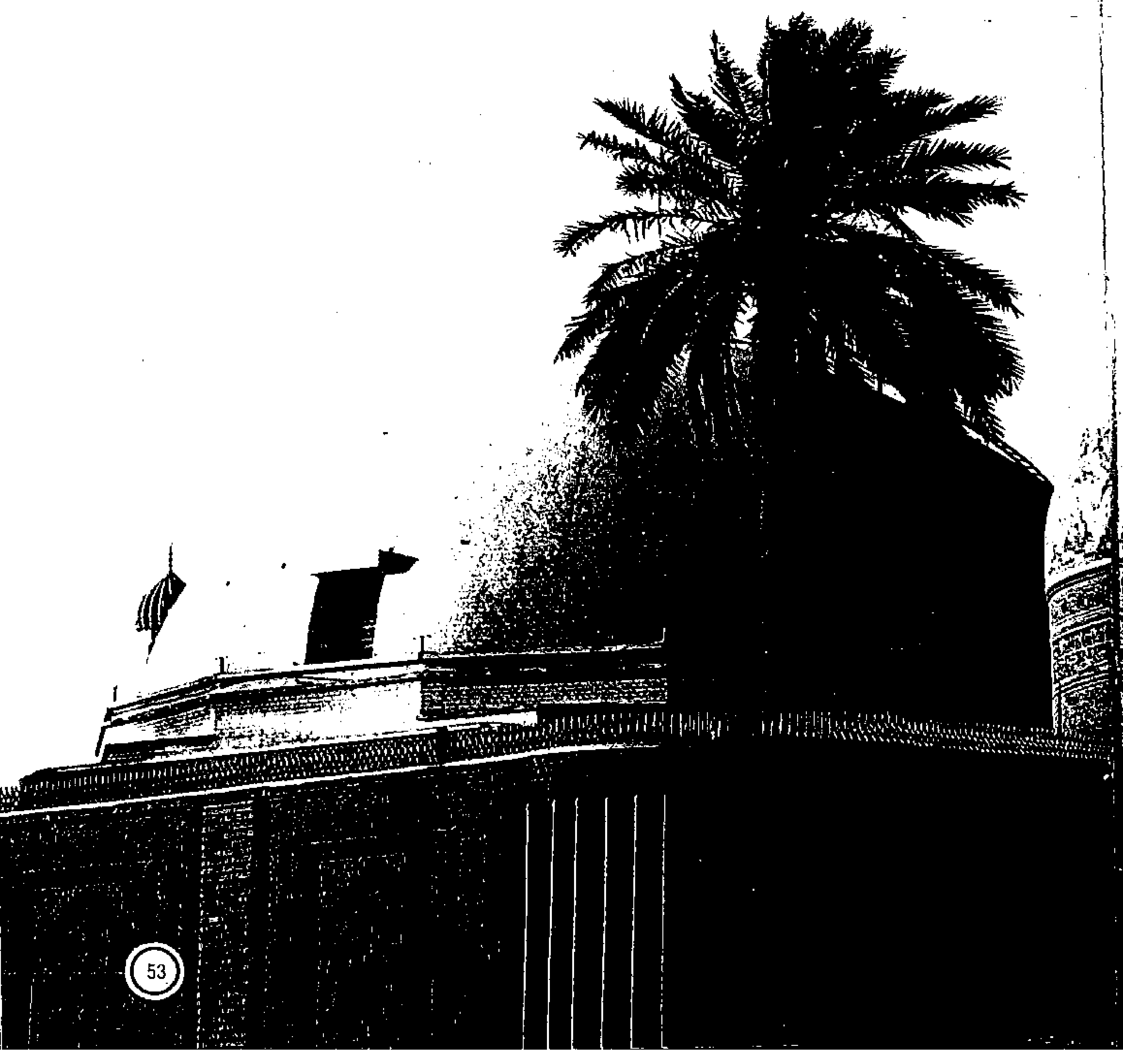

Marfat.com

واہ! کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

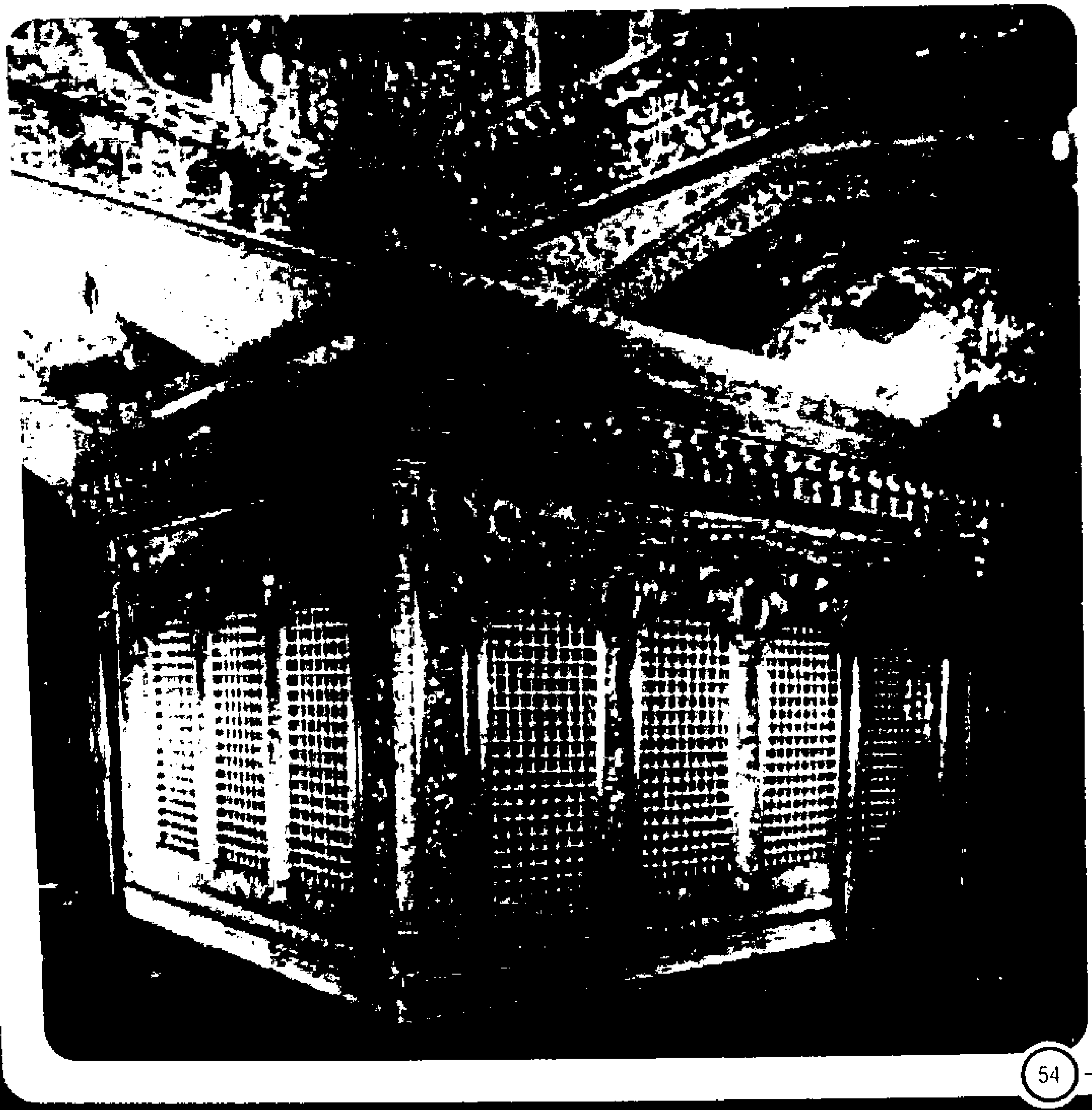

Marfat.com

سلاسل تصوف میں یہ سلسلہ ایک انفرادی شان کا حامل ہے۔ یہ سلسلہ محبوب سبحانی، قطب ربانی عارفِ صمدانی، شہنا زلامکانی پیران پیر غوث اعظم دستگیر سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

طبرستان جسے اب گیلان کہتے ہیں جھیل کس کے بحیرہ اخضر کے مغربی کنارے پر ایران کا ایک صوبہ ہے۔ اس میں ایک خاص علاقہ گیلان یا جیلان کے نام سے مشہور ہے اس مقام پر حسنی سادات کا وہ خاندان بستا تھا۔ جس کے ایک درخشاں محل سے اس نور کا ظہور ہوا جس سے تمام عالم منور ہو گیا۔

(مراۃ الاسرار مصنف شیخ عبدالرحمن چشتی صابری سے) غوث الاعظم سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ گیلان سے تھے اسی وجہ سے بعض لوگ آپ کو گیلانی کہتے ہیں لیکن آپ کا مسکن قصبہ جیال تھا اور تاریخ یافعی میں لکھا ہے کہ اس قصبہ کا نام جیل تھا جو نہایت پر فیض مقام ہے۔ یہ قصبہ کوہ جودی کے دامن میں واقع ہے جودی وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت نوحؑ کی کشتی جا ٹھہری

Marfat.com

تھی چنانچہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ"

''اور کشتی نوح نے جودی پر قرار پکڑا''

جبل یا جیال بغداد سے ہفت روز مسافت ہے اسی نسبت سے آپ کو جیل یا جیلان کہتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نوراللہ کے مرقدہ کے متبین بیعت وخلافت میں قادری سلسلہ سے معروف ہوئے۔ ہندوستان میں یہ سلسلہ تصوف بہت مقبول ہوا۔ سلسلہ قادریہ کی ایک خصوصیات یہ رہی ہے کہ اس سلسلہ کے فروغ میں سب سے زیادہ حصہ ان اکابرامت کا ہے جو نسباً بھی صاحب سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ کی والدہ سیدہ ام الخیر فاطمہ بڑی جلیل القدر بزرگ تھیں۔ آپ حضرت شیخ ابوعبداللہ سومعی کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت سید ابی صالح محمد بن سید موسیٰ بڑے جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ کے مرشد شیخ ابوالحسن مخزومی تھے۔ جو اپنے وقت کے مشہور عارف باللہ اور قطب الاقطاب تھے اور شیخ ابوالحسن ان کے خلیفہ اول تھے۔

حضور سیدنا غوث اعظم خود ایک عظیم شان کے مالک اور مادرزاد ولی ہیں۔ آپ کی ولادت ۴۷۰ھ میں ہوئی۔ آپ کا مقام ولادت قصبہ جیلان ہے۔ آپ حسنی وحسینی سید ہیں۔

آپ کا نام عبدالقادر اور لقب محی الدین ہے۔ اہتمام شریعت کا حال یہ تھا کہ آپ ماہِ رمضان میں شیرخواری کے زمانہ میں بھی دن کے وقت والدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔ حضرت غوث اعظمؓ پر ابتداء ہی سے حفاظتِ الٰہیہ کا پہرہ تھا۔ فرماتے ہیں ''جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو

Marfat.com

مجھے غیبی آواز سنائی دیتی، 'اے برکت والے میری طرف آ'، تو میں بھاگ کر اپنی والدہ کی آغوش میں پناہ لیتا۔ میں آج بھی خلوت میں وہ آواز سنتا ہوں''۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ ''آپ کو ولایت کا علم کب ہوا؟'' فرمایا، ''اس وقت جب میں دس برس کا تھا۔ گھر سے روانہ ہوتا تو فرشتے میرے اردگرد چلتے۔ جب میں مدرسہ میں پہنچتا تو میں سنتا کہ فرشتے بچوں کو کہہ رہے ہیں، 'اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کی جگہ دو''۔ اور بھی بہت سے آپ کے فضائل ومحامد اور مناقب مختلف کتب میں موجود ہیں۔ ان سب میں اہم آپ کا یہ فرمان عالیشان ہے کہ

''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ''

ترجمہ: ''میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے''

یہ فرمان گرامی آپ کی زبان مبارک سے وارد ہوتے ہی تمام اولیاء واصفیاء جہاں پر جس مقام اور جس حال میں تھے، ان سب کی گردنیں آپ کے سامنے خم ہوگئیں۔ اس فرمان کی مزید تشریح کے لیے مطالعہ فرمائیے کتاب ''قدم الشیخ عبد القادر علی رقاب الاولیاء الاکابر'' مصنفہ استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ ممتاز احمد صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ۔

آقائے نامدار، نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کے بعد سب سے زیادہ کتب آپ کی حیات اور فضائل ومناقب پر تحریر کی گئی ہیں۔

آپ کی مجلس وعظ کا کیا کہنا کہ بیک وقت ستر ستر ہزار آدمی آپ کی محفل وعظ وارشاد میں حاضر ہرتے اور سب کو یکساں آواز سنائی دیتی جبکہ اس دور میں سپیکر وغیرہ کا تو تصور بھی نہ تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو براہ راست فیضان بارگاہ نبوت ﷺ سے حاصل ہوتا تھا، بلکہ

Marfat.com

بسا اوقات آپ کی محفل ارشاد میں خود آپ کے جد امجد تاجدار کائنات حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہوتے اور اس مجلس کو شرف بخشتے ۔ جیسا کہ حضرت سیدی علی ہیتیؒ کے واقعہ سے ظاہر ہے یہ واقعات آپ کی سیرت کی کتابوں میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں ۔

اس سلسلہ کی بنیاد سچائی پر ہے جیسا کہ حضرت شیخ محمد بن قائد آوانی فرماتے ہیں کہ ''میں نے سیدی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے پوچھا کہ آپ کی ولایت کا دارومدار کس چیز پر ہے؟'' تو آپ نے فرمایا، ''میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا''۔

آپ کے خلفاء اور ان خلفاء کے خلفاء نے عراق، شام اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں اس سلسلہ کی خوب اشاعت کی۔

حضرت کا وصال بغداد میں ۱۹ ربیع الثانی ۵۶۱ ہجری میں ہوا۔ مزار مبارک مرجع خلائق اور زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

(حوالہ) معدن شفا صفحہ نمبر ۲۳۲، ۲۳۳ مصنف : فتح محمد علوی سیالوی

Marfat.com

باب دوئم

احوال ومقامات

شیخ داؤد کرمانی قادری

Marfat.com

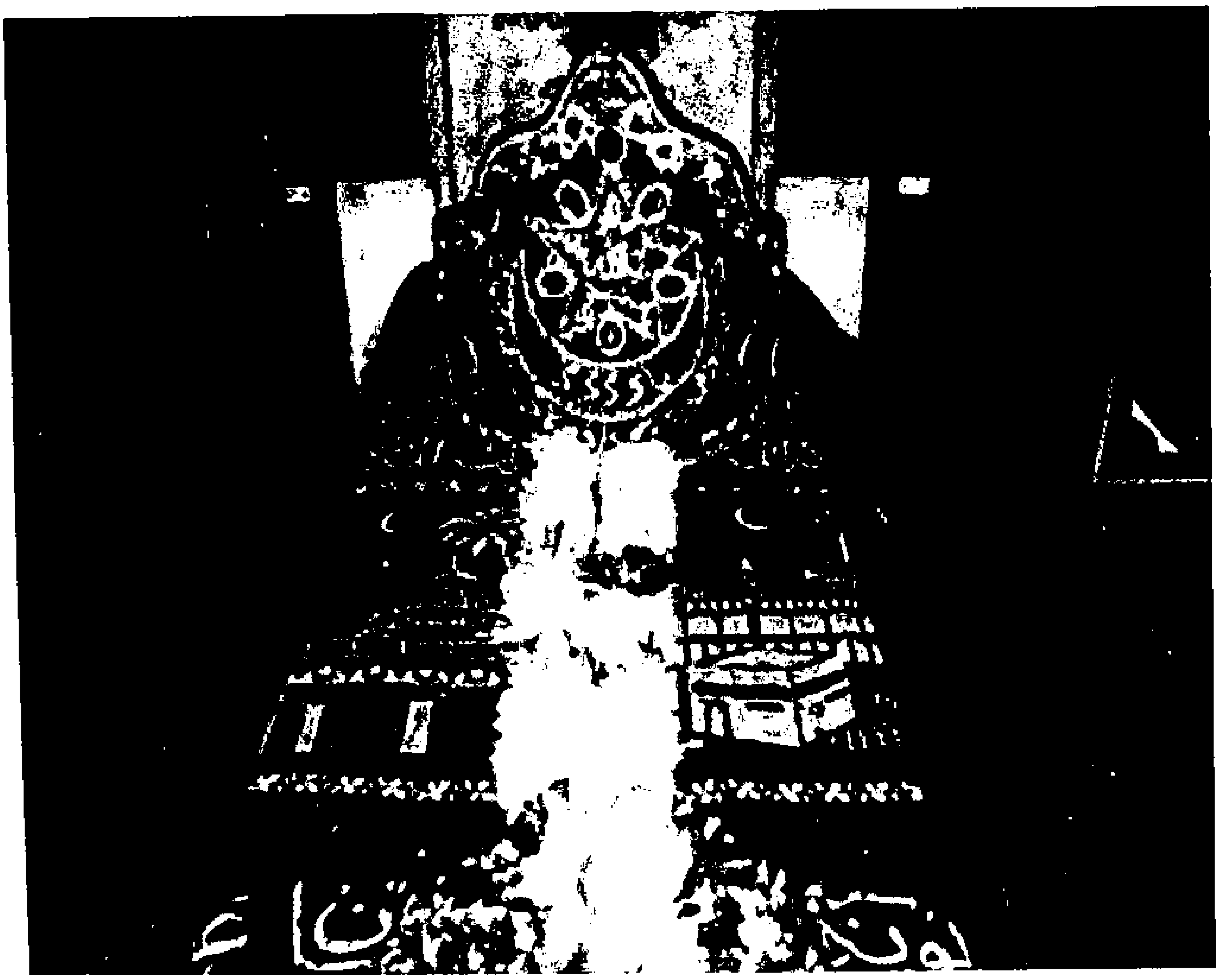

Marfat.com

شیخ داؤد کے آباؤاجداد سامی النسل عرب تھے۔ یہ حضرات ارباب علم وفضل، متقی اور راسخ العقیدہ تھے۔خود حضرت شیخ داؤد کے بقول اِن حضرات میں اگر بعض عالم تھے تو بعض عارف بھی۔ اِن کی زندگی توکل وقناعت اور نفس کشی میں بسر ہوئی۔(۱)

حضرت شیخ داؤد کے پانچویں جد سید تقی الدین احمد، دیارعرب سے کرمان تشریف لائے اوریہیں آباد ہوگئے۔ اِن کے بعد اِن کے بیٹے حضرت صفی الدین آدم جانشین مقرر ہوئے۔جوہر خاص وعام کی توجہ کا مرکز بنے۔تصوف پر اُن کی کتاب ''روضتہ الاثمار وجواھر الاسرار'' کرمان میں بہت معروف ہوئی۔(۲)

حضرت صفی الدین آدم کے بعداُن کے بیٹے میر سید فیض اللہ جانشین بنے۔میر سید فیض اللہ کے ایک ہی بیٹے تھے جنکا نام سید محمد اور لقب ''مبارک'' تھا۔۷۹۸ء میں جب شاہِ کرمان میران شاہ کرمان کوترکمانوں سےشکست ہوئی توترکمانوں نے کرمان میں بہت لوٹ مار کی۔جس کے باعث وہاں کے خاص وعام کو ہجرت کرنا پڑی۔اس سانحے میں سید میر فیض اللہ اور سید محمد مبارک بھی ہجرت کر کے ہندوستان تشریف لے آئے اور نواحِ ملتان میں سکونت اختیار کر لی۔(۳)

حضرت سید محمد مبارک کے تین بیٹے تھے

۱۔سید فتح اللہ

۲۔سید محمد ہارون

۳۔سید الہ داد

Marfat.com

ان فتح اللہ کے آگے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی (۵)

(۱) سید رحمت اللہ (۲) حضرت شیخ سید داؤد اور خوند بی بی (۶)

ولادت

حضرت سید محمد مبارک اپنی بہو (والدہ شیخ داؤد) کی عزت وتکریم کرتے۔ باقی دونوں بہوؤں نے جب اس بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

''میں اِس کی تعظیم وتکریم کیوں نہ کروں کہ اس کا شکم دنیا کو منور کرنے والے ایک ایسے آفتاب کی جائے طلوع ہے جس کے نور سے ہمارا خاندان دنیا میں قیامت تک منور ومفتخر رہے گا''۔(۷)

آپ ۲۷ رمضان المبارک ۹۱۹ھ/ ۱۵۱۴ء (۸) کو بمقام سیت پور میں پیدا ہوئے۔(۹)

شجرۂ نسب

شیخ سید داؤد ابن سید فتح اللہ ابن سید محمد مبارک ابن سید فیض اللہ ابن سید صفی الدین آدم ابن سید تقی الدین احمد ابن سید عبدالمجید ابن سید عبدالحفیظ ابن سید عبدالرشید ابن سید ابوالقائم ابن سید ابوالمکارم ابن سید ابوالمحاسن ابن سید ابول الفیض ابن سید ابوالفضل ابن سید عبدالباقی ابن ابوالمعالی محمد ابن سید ابوالواہب ابن سید ابوالحیات ابن سید محمد ابن سید محمد ماہ ابن سید شاہ محمد میر ابن سید مسعود ابن سید محمود ابن سید ابوالاحد ابن سید داؤد ابن سید ابوابراہیم ابن سید محمد اعرجی ابن سید موسیٰ مبرقع ابن امام محمد تقی ابن امام علی موسیٰ رضا۔(۱۰)

Marfat.com

ابتدائی حالات وحصولِ علم

شیخ کے والد حضرت کی پیدائش سے چھ ماہ قبل ہی وفات پا گئے تھے۔(۱۱) لٰہذا آپ کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری آپکی والدہ محترمہ (۱۲) اور برادر اکبر شیخ رحمت اللہ کے کاندھوں پر آن پڑی۔ ابھی حضرت کی عمر چند ہی سال تھی کہ سلطان حسین نے ملتان کا محاصرہ کرلیا۔ حالات کو ناموافق دیکھتے ہوئے آپکی والدہ نے اپنے دونوں بیٹوں اور بیٹی کے ہمراہ ستگھرا کی طرف ہجرت کا قصد کیا اور میر چاکر بلوچ کے ڈیرے میں جا کر سکونت اختیار کی۔ (۱۳) یہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد حضرت شیخ حصولِ علم کی طرف متوجہ ہوئے۔

شیخ داؤد بچپن سے ہی کھیل کود سے دور رہتے۔ اگر کبھی تفریح کی خاطر کھیلنے جاتے تو حیران رہ جاتے تھے اور کہتے کہ مجھے ان لڑکوں کے چہرے نوچے ہوئے ان کے جسم خون آلود اور کھال ادھڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ بعض مجھے یوں دیکھائی دیتے ہیں جیسے اُن کے سر نہیں ہیں۔ (۱۴)

حضرت شیخ داؤد نے مختلف علماء سے علم حاصل کیا۔ ستگھرا ہجرت کے بعد حصولِ علم کی غرض سے شہر دیپالپور میں تشریف لائے اور یہاں اپنے وقت کے معروف عالم شیخ بایزید کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور چھ ماہ تک شہر دیپالپور میں تحصیلِ علم میں مشغول رہے۔ لیکن وہاں جمعیت خاطر کی کوئی صورت نہ بنی۔ (۱۵) پھر ایک عزیز کی ترغیب پر بصیر پور تشریف لے گئے اور حفظِ قرآن میں مشغول ہوئے۔ بصیر پور کے لوگ حضرت شیخ اور انکے برادرِ اکبر شیخ رحمت اللہ سے بہت متاثر ہوئے (۱۶) اور خصوصی اہمیت دینے لگے۔ یہاں سے حضرت شیخ داؤد لاہور مزید حصولِ علم کی غرض سے چلے گئے۔

لاہور میں جس کسی کو کسی علم میں ماہر دیکھتے اس سے وہ علم حاصل کرتے چنانچہ جو علوم

Marfat.com

اہلِ ایران سے مخصوص ہیں وہ میر محمد باقر سے حاصل کیے، اور کچھ دوسرے ایرانی علماء سے کشاف اوراحمد صغیر پڑھی۔(۱۷) لاہور میں اس زمانے کے مشور فقیہ ملا سید موسیٰ تھے۔حضرت شیخ مسائل دین کی باریکیوں کے حل اور مجتہدین کے مقاصد کی تنقیح کے لیے اُن کے گھر جایا کرتے تھے۔(۱۸)

لاہور میں ہی حضرت شیخ کے ایک اور استاد ملا محمد اسماعیل اچہ تھے جو مولانا جامی کے شاگرد تھے(۱۹) حضرت شیخ بچپن ہی میں شرح اصفہانی ایسی اچھی طرح پڑھتے کہ آپ کے ہم سبق آپ کی جودتِ طبع اور صفائے ذہن سے محوِ حیرت ہوتے۔مولانا اسماعیل اچہ کہا کرتے تھے کہ ''جس طرح ہم مولانا جامی کے دیدار پر فخر کرتے ہیں اسی طرح عنقریب یہ جوان ایسا مرتبہ پائے گا کہ لوگ تیمن وتبرک کی خاطر اس کا دیدار کریں گئے اور اِس کے انفاسِ شریفہ سے فائدہ اُٹھائیں گئے۔(۲۰)

اسباب رجوع الیٰ اللہ

ایک مرتبہ ایک اہل تشیع عالم ایران سے آیا اور حاکمِ لاہور سے کہا کہ کوئی عالم میرے ساتھ مناظرہ کرے۔چنانچہ لاہور کے علماء کے علاوہ حضرت شیخ کے استاد شیخ بایزید دیپالپوری کو بھی طلب کرنے کا فرمان جاری ہوا۔شیخ بایزید حاکمِ لاہور کے دربار پہنچے اور اُسی ملا سے موضوع دریافت کیا، اس نے کہا ''اصولِ فقہ''۔حاکمِ لاہور نے مناظرے کی تیاری کے لیے چار روز دیئے۔شیخ بایزید نے اپنی جائے قیام پر پہنچتے ہی حضرت شیخ کو بلایا اور اپنا نسخہ شرح اصفہانی حضرت کے حوالے کیا کہ مطالعہ کر کے میری جانب سے آپ بحث میں حصہ لیں۔نہ چاہتے ہوئے بھی حضرت نے کتاب لی اور باغ میں جا کر مطالعہ میں مصروف ہوگئے کہ عصر کے وقت اچانک

Marfat.com

ایک مجذوب حضرت کے پاس سے گزرا اور حضرت شیخ کو کتاب میں مستغرق دیکھ کر بولا "سبحان اللہ این جوان بر ایچہ خلقت شدہ وبغفلت چہ شیوہ پیش گرفتہ میگردو" ترجمہ : سبحان اللہ! یہ جوان پیدا کس لیے ہوا اور غفلت کی بناء پر کس کام کو اختیار کئے ہوئے ہے۔

یہ سن کر حضرت شیخ کے اندر آگ لگ گئی۔ شام کو جب شیخ بایزید نے پوچھا کہ خوب تیاری کر لی تو کہا نہیں بلکہ پہلے جو کچھ ذہن میں تھا وہ بھی نہیں رہا۔ پھر انہیں سارا واقعہ سنایا اور زاروقطار رونے لگ گئے۔ (۲۱)

حقیقت میں حضرت شیخ داؤد کا دل دورانِ طالب علمی ہی دنیا واہلِ دنیا سے متنفر ہو چکا تھا۔ خود فرماتے ہیں کہ بصیر پور کے قریب ندی تھی اور اُس کے گرداگرد قبرستان تھا۔ میں وہاں رات کو جایا کرتا اور لوگوں کے جنازے کفن میں لپٹے ہوئے دیکھتا۔ جس سے میرے دل کو دکھ پہنچتا۔ یہ حالت دیکھ کر میرا دل دنیا اور اہلِ دنیا سے سرد اور افسردہ ہوتا چلا گیا۔ (۲۲)

عبادت وریاضت

حضرت شیخ داؤد نے بچپن ہی سے طریقہ زہد وعبادت اختیار کر لیا تھا۔ (۲۳) مگر مجذوب والے واقعہ کے بعد حضرت شیخ مکمل طور پر عبادت وریاضت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور آپ نے سلوک میں بے انتہاء مجاہدے اور ریاضتیں کیں۔ (۲۴) شام سے صبح تک عبادت میں مصروف رہتے۔ رات کو کبھی نہ سوتے تھے اور عبادت کا یہ حال تھا کہ تمام رات کبھی قیام، کبھی رکوع، کبھی سجود اور کبھی قعدہ میں گزر جاتی۔ (۲۵) حضرت کے اصحاب میں سے کسی نے عرض کیا کہ طویل راتیں آپ ایک ہی حالت میں کس طرح بسر کرتے ہیں تو حضرت نے فرمایا "رات کی قدر اِس سے کمتر ہے کہ اس میں ایک قیام اور ایک رکوع دلی خواہش کے مطابق ادا کیا جا سکے۔ کاش کہ

Marfat.com

ازل کو ابد سے ملا دیں اور پھر اِس سے طویل دامن رات بنائیں۔ شاید اِس میں دلی مراد کے مطابق قیام اور رکوع میسر آئے۔(۲۶)

حضرت اکثر غلبہِ حال سے بے خود ہو کر اِس جگہ جہاں اب شیر گڑھ ہے پہلے جنگل تھا اور جنگلی جانوروں سے بھرا ہوا تھا۔ درندوں اور جنگلی جانوروں کے خوف سے کوئی بھی اِس جنگل میں نہیں جاتا تھا۔ ننگے سر و پا نکل جاتے اور کئی کئی دن وہاں گزارتے۔(۲۷)

حضرت شیخ عرصہ دراز موہنوال کے صحرا میں بحالتِ سکر ننگے پاؤں گھومتے رہے(۲۸) اکثر اوقات چھ چھ ماہ طے کہ روزے رکھتے(۲۹) اور افطار جو ساک کے بیجوں سے کرتے۔ اگر یہ میسر نہ ہوتے تو ایک ہرنی آتی اور دودھ دے کر چلی جاتی جس کو نوش فرماتے۔(۳۰) باوجود غلبہِ حالت کے جب بھی نماز کا وقت آتا حضرت شیخ نماز فرض اور سنتیں ادا فرماتے اور پھر حضرت پر وہی حالت طاری ہو جاتی۔(۳۱) حضرت شیخ کے اندر عشقِ الٰہی کی اتنی آگ لگی تھی کہ بعض اوقات حضرت کی آہ سے ہی پودے اور گھاس جل جاتی تھی۔(۳۲) کبھی کبھار حضرت پاک پتن بابا فرید کے مزار پر حاضری دیتے اور انکے فیض سے مستفیض ہوتے۔(۳۳)

سبقت

حضرت شیخ داؤد نے روحانی فیض بطریق اویسی حضور غوث الثقلین سے حاصل کیا۔(۳۴) غوثِ اعظم سے ایسی باطنی مناسبت پیدا ہوگئی کہ عالمِ مراقبہ میں جو کچھ سوال کرتے اس کا جواب آپ کو مل جاتا۔(۳۵) ایک مرتبہ حضرت شیخ لاہور سے نکلے اور چند چلے کاٹنے کے بعد بغداد کا رخ کیا۔ خود فرماتے ہیں کہ ابھی میں ملتان بھی نہ پہنچا تھا کہ شیخ بہاؤالدین زکریا کی روح حاضر ہوئی اور مجھے واپسی کا کہا۔ اسی اثناء میں حضور غوث الثقلین ظاہر ہوئے اور انہوں نے فرمایا ''بابا

Marfat.com

نیت تو قبول افتاد۔احتیاج نیست کہ رنج راہ وتصدیع منازل بکشے من خود ہر ساعت ہمراہ توام ودر باطن کار تو بحکم حق تعالیٰ ساختہ ام وبحسب تحقیق نسبت انابت بظاہر باید(۳۶) کہ ہمیں جا بفرزند یمخدوم شیخ حامد بیعت کن۔ وفرقہ ومقراض بگیر"

ترجمہ: بابا تیری نیت قبول ہوگئی۔ضرورت نہیں ہے کہ تو راستے اور منزلوں کی صعوبتیں اُٹھائے۔میں ہر ساعت تیرے ساتھ ہوں اور حق تعالیٰ کے حکم سے میں نے (تیرے باطن کا) کام بنا دیا ہے اور ظاہر کے لیے چاہئے کہ تو میرے بیٹے مخدوم شیخ حامد (گیلانی) کی بیعت کر اور خرقہ ومقراض لے لے"

چنانچہ اسی وقت ملتان کے راستے سے لوٹتے ہوئے ستگھرا آیا اور حضرت مخدوم حامد گیلانی کی خدمت میں پہنچا اور کہا کہ مجھے مرید کرلیں اور مقراض (۳۷) وخرقہ جلد عنایت فرمائیں تو حضرت مخدوم حامد نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا "ہم تمھاری محبت کے بہت ہی مشتاق تھے (عظیم مشتاق صحبتِ شما بودیم) تھوڑی دیر آرام کرلو مضطرب کس لیے ہو تو شیخ داؤد نے کہا تو من بحکم حضرت غوث الثقلین پیش شما آمد" میں تو غوث الثقلین کے حکم سے آپ کے پاس آیا ہوں۔خود ہی نہیں کہہ رہا جو مجھے جستجو ہو۔"واینک حضرت غوثِ اعظم بر سر شما استادہ اند بہ بینید" یہ دیکھو آپ کے سر کے اوپر حضور غوثِ اعظم کھڑے ہیں حضرت نے اپنی آنکھوں سے حضور غوثِ اعظم کو دیکھا اور بہت ہی مسرور اور شادماں ہوئے اور اٹھ کر مقراض اور پیراہن لائے اور حضرت شیخ کو عنایت فرمایا۔(۳۸)

قیامِ خانقاہ

حضرت شیخ داؤد نے ابتدائے سلوک کے تقریباً 20 سال گمنامی اور خلوت میں

Marfat.com

گزارے (۳۹) حضرت غوث الاعظم نے آپکو حکم دیا کہ اب اپنے لیے کوئی جگہ اور خانقاہ مقرر کرا ور لوگوں کی رشد وہدایت کی طرف متوجہ ہو۔ پہلے پہل آپ نے تامل کیا۔ پھر دوبارہ حکم ہوا اور وہ جگہ جہاں اب آپ کا دربار ہے مقرر ہوئی۔ (۴۰) تو آپ نے خانقاہ اور مسجد تعمیر کروائی اور سلسلہ قادریہ کو رواج دیا۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں "اِس جگہ جہاں مسجد و خانقا تعمیر ہوئی ہے ماضی میں یہاں بہت بڑا بت خانہ تھا اور دنیا بھر کے بت پرست پوجا کے لیے آیا کرتے تھے۔ خدا کی قدرت کبھی تو بت خانہ میں کعبہ تعمیر کردے اور کبھی کعبے میں بت آراستہ کردے۔ (۴۱)

عوام کی اصلاح

حضرت شیخ داؤد کرمانی بہت پابندِ شریعت تھے اور کوئی امر خلافِ حدیث شریف آپ سے صادر نہ ہوتا۔ (۴۲) تحصیلِ علم کے بعد اوامر ونواہی کے احکام کی تبلیغ اور بندگانِ خدا کی خیر خواہی کے کام انجام دینے کی خاطر تمام دن شہر میں پھرتے اور جہاں کہیں ڈھول ڈھمکا اور لہو ولعب کے اسباب تیز آلات نشہ دیکھتے اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے۔ حضرت شیخ کی تبلیغ واصلاح اتنی بابرکت اور پراثر ہوتی کہ جیسے ایک مرتبہ بُرے کاموں سے منع فرماتے وہ پھر کبھی ان کاموں کے قریب نہ پھٹکتا۔ حضرت کا احتساب اس حد تک پہنچ گیا کہ ارباب جاہ ومرتبہ بھی حضرت شیخ سے بچ نہ پاتے۔ (۴۳)

بدایونی جب حضرت شیخ سے ملاقات کرنے انکے پاس حاضر ہوا تو واپسی کے متعلق لکھتا ہے کہ حضرت نے مجھے ایک کلاہ مبارک عنایت کی اور حکم دیا کہ "میری جانب سے اپنے گھر میں نیابت کرو۔ میرا طریق یہی ہے۔ پھر آپ نے میرے متعلقین کے لیے اپنے گھر سے ایک دوپٹہ

Marfat.com

اور رومال منگا کر عنایت کیا۔(۴۴) اِس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے مولوی محمد شفیع لکھتے ہیں ''قوم کی اصلاح کا آغاز افراد اور اُن کے گھرانوں کی اصلاح سے ہوتا ہے۔ فرد اپنے گھر میں اپنے شیخ کا نائب ہو کر اصلاح کو جاری کرے تو اِس سے بہتر تدبیر اصلاحِ قوم کی تصور میں بھی نہیں آسکتی۔(۴۵) غوثی شطاری لکھتا ہے

''آپ کا دم موثر تھا اور نفس میں قوتِ آخذہ تھی۔ بہت سے تسی القلب سیاہ باطن لوگ آپکی رہنمائی کی بدولت نفسانیت کے تیرہ وتاریک مکان سے نکل کر روحانی نور آباد میں پہنچ گئے اور بہت سے سعید استعداد والے اصحاب آپکی ملازمت میں رہ کر سفلی منازل سے علوی مقامات کو ترقی کر گئے۔(۴۶)

شیخ قطب عالم (جو اس زمانے کے مشہور چشتی بزرگ تھے) فرمایا کرتے تھے کہ جب میں حضرت کے پاس گیا تو آپ کو جذبہ عشق اور غلبہِ حق کی حالت میں وعظ ونصحیت کرتے پایا۔ ایک بار میرے دل میں خیال آیا کہ آپ طریقہ مہدویہ کے پیروکار ہیں۔ حضرت نے فوراً سر اٹھا کر فرمایا ''فرقہ مہدویہ ایک گمراہ فرقہ ہے اور ان کے سلسلے کو رسول اکرم ﷺ سے کوئی نسبت حاصل نہیں'' اس کے بعد فرمایا کہ ذکر کا ادنیٰ درجہ سماعِ نفس ہے۔(۴۷)

کثرتِ ہجوم

حضرت شیخ داؤد خلوت پسند تھے۔ کثرتِ ہجوم کو ناپسند کرتے تھے۔ اکثر وبیشتر کثرتِ ہجوم کے باعث مجلس سے اُٹھ کر جنگلوں اور صحراؤں میں نکل جاتے۔ حالت غیر ہو جاتی اور کئی کئی دن وہاں بسر کرتے۔(۴۸) بعض اوقات لوگوں کو مختلف طریقوں سے اپنے سے دور کرنے کی کوشش کرتے اِس کے باوجود حضرت شیخ کے پاس اِس قدر مخلوقِ خدا کا ہجوم ہو جاتا کہ خلقت شہر میں نہ

Marfat.com

سماتی۔ کثرتِ ہجوم کے باعث بعض اوقات حضرت کو شہر سے باہر چوبارے میں منتقل ہونا پڑتا کہ خلقت شہر میں نہ سماتی تھی۔ (۴۹)

تبلیغِ اسلام، ہندوؤں کو مسلمان کرنا

حضرت شیخ داؤد کے وعظ و تبلیغ سے ہزاروں لوگ مسلمان ہوتے۔ لیکن خود حضرت کے اپنے دعوے کے مطابق جو قبائل جزوی یا کلی طور پر آپ کے مرید ہوئے اور حضرت ہی کی وساطت سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے اُن میں ورک، چھٹے، تارڑ، ہنجرا، دھوتار، چیمے، وڑائچ، گرہائے، مان، سانسی، باجوئے، بسرا، گھمن، کاہلوں، گرہائے، ساہی، سندھو، ہان، اراڑ، ھتیانے، کولاہ کے مجھیانے، مردانے بلوچ اور بعض دوسرے قبائل شامل ہیں۔ (۵۰) اِس کی تصدیق بدایونی کی اِس بات سے بھی ہوتی ہے کہ وہ لکھتا ہے

"میں وہاں (حضرت شیخ داؤد کے پاس) چند دن مقیم رہا۔ اِس دوران کوئی دن ایسا نہیں جاتا تھا جس میں کہ سوسو پچاس پچاس ہندو اپنے گھرانوں سمیت آ کر اسلام قبول نہ کرتے ہوں۔ آپ کی شخصیت کی وجہ سے مجھے تو اِس شہر کے در و دیوار شجر و حجر تک تسبیح و ذکر کرتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ (۵۱)

مخالفت، گوالیار طلبی

شیخ داؤد کے وقت سلیم شاہ سوری کی حکومت قائم تھی اور ملا مخدوم الملک عبد اللہ سلطان پوری ردِ بدعت کا درہ ہاتھ میں لیے مصروفِ کار تھے۔ (۵۲) حاسدوں نے حسد کی بناء پر آپ سے غلط

Marfat.com

باتیں منسوب کیں۔جس پر سلیم شاہ نے گوالیار سے حضرت کی طلبی کے لیے فرمان جاری کیا۔حضرت تنہا ایک دوخادموں کے (۵۳) ساتھ گوالیار تشریف لے گئے۔سلیم شاہ نے گوالیار سے نکل کر نہایت عزت واحترام کے ساتھ آپ سے ملاقات کی۔ یہ دیکھ کر فتنہ پروروں کے ہوش اڑ گئے اور وہ اِدھر اُدھر کھسک گئے۔مخدوم الملک نے کہا ''یہ جھوٹ بولنے والے آدمی نہیں'' کچھ گفتگو کے بعد حضرت نے دریافت کیا ''ہم فقراء کو طلب کرنے کا آخر سبب کیا تھا'' مخدوم الملک نے کہا ''ہم نے سنا تھا کہ آپ کے مرید ذکر کرتے وقت یا داؤد یا داؤد کا نعرہ لگاتے ہیں'' حضرت نے جواب دیا'' یہ سننے والے کی غلط فہمی ہے۔میرے مرید یا ودودُ یا ودودُ کا ذکر کرتے ہیں'' مخدوم الملک کے ساتھ حضرت کی ایک دن اور ایک رات نشست رہی۔آپ نے اُسے حقائق ومعارف کی باتیں بتائیں اور چند نصیحتیں کیں۔وہ نہایت متاثر ہوا اور آپ کو پورے اعزاز واکرام کے ساتھ رخصت کیا۔(۵۴)

ایک مرتبہ شہر دیپالپور کے علماء آپ کے خلاف اکٹھے ہو گئے۔حضرت دیپالپور میں جمعہ کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔جب آپ بغرضِ نماز دیپالپور میں پہنچے تو بعد نمازِ جمعہ تمام علماء اکٹھے ہوگئے جن میں آپ کے استاد زادے شیخ احمد بن بایزید بھی شامل تھے اور آپ سے مختلف اختلافی مسائل فقہ پر گفتگو کرنی شروع کردی۔حضرت نے اُن سب کے ایسے تسلی بخش جواب دیئے کہ وہ سب حیران وپریشان ایک دوسرے کو دیکھنے لگ گئے۔(۵۵)

پرگنہ بھوج کا جاگیردار میر سید علی اکثر وبیشتر حضرت کے خادموں سے الجھتا رہتا تھا۔ایک مرتبہ خراسان سے کچھ قلندر سیاحت کی غرض سے ہندوستان آئے میر مذکور نے اُنکی خوب دل جوئی مہمانداری کی اور حضرت کے خلاف انہیں خوب للکارا اور کہا اگر حضرت کے قتل کا سامان ہوجائے تو یہ خاندانِ حضرت علی کے محبین پر قیامت تک بہت بڑا احسان ہوگا۔قلندر میر کی

Marfat.com

باتوں میں آ گئے اور مسلح ہو کر شہر کے باہر گھاٹ لگا کر بیٹھ گئے۔حضرت، شاہ ابوالمعالی لاہوری کے ساتھ گھر سے نکلے اور شہر سے باہر چوبارے میں جا کر مراقبہ میں بیٹھ گئے۔قلندر حملہ کرنے کی غرض سے جوں ہی قریب آئے حضرت کی ہیبت سے لرز اُٹھے۔حضرت شیخ نے شاہ ابوالمعالی سے فرمایا ''درویشوں کو درگاہ میں لے جا اور انکی طبیعت کے موافق انہیں کھانا پیش کرو اور دوسری چیزیں بھی جو اِن کے لیے ضروری ہیں۔کیونکہ یہ ہمارے مہمان ہیں۔رات بسر کر کے صبح سویرے شرمساری کی وجہ سے چلے گئے۔(۵۶)

دریادلی وسخاوت

ایک مرتبہ بے شمار مخلوق جمع ہو گئی اور مریدین قطار باندھے حضرت کے دیدار کے لیے کھڑے تھے اور نقد وجنس کی صورت میں حضرت کے سامنے نذرانوں کے انبار لگے تھے۔اِسی اثناء میں حضرت کے ذہین میں یہ بات ڈالی گئی کہ تو اِس دنیا کی دولت اور فانی مال کی طرف متوجہ ومشغول ہو کر شیفتہ ومغرور ہو گیا اور مشاہدہِ الٰہی سے محروم ہو گیا ہے۔حضرت فوراً جوش میں آ گئے اور بہت مضطرب ہوئے۔حجام کو بلوایا اور آدھا سر منڈوا دیا پھر فرمایا شہر کے لڑکوں کو جمع کرو تا کہ وہ میری اِس حالت کا مذاق اڑائیں اور تذلیل کا ایسا سامان کریں کہ کسی دیوانے کے ساتھ بھی ایسا نہ کیا گیا ہو۔شاید اِس غفلت کی پلیدی کا کفارہ ادا اور رعونت کے وبال کا تدراک ہو سکے اور ایسا ہی کیا گیا۔(۵۷)

نقد وجنس وغیرہ جو کچھ بھی نذر نیاز کے طور پر آتا متولی کے سپرد کر دیا جاتا تا کہ وہ لنگر خانہ اور یتیموں مسکینوں کی ضروریات پر خرچ کر لے۔جمعہ کے دن خود دولتخانہ آتے اور وہاں جو کچھ بھی نقدی وجنس اور کپڑا وغیرہ ہوتا اسے لوٹ لینے کا حکم دیتے اور کوئی چیز بھی پیچھے نہ رہنے

Marfat.com

دیتے۔ اگر کبھی متولی موجود نہ ہوتا اور لنگر خانہ کی چابی بھی پاس نہ ہوتی تو قفل ساز کو بلا کر قفل تڑواتے اور تمام نقد وجنس حتیٰ کہ جڑی بوٹیاں اور دوائیں تک لٹا دیتے۔ ایک قطعہ زمین خرید کر اس میں دو چرخیوں والا کنواں بنا دیا تھا۔ جہاں سے مجاور اور مسافر پانی پیتے اور اِس کنویں سے متعلق زمین کو پورے اہتمام سے کاشت کرتے۔ کسانوں کو ہل چلانے اور بیج بونے کے طریقے خود سیکھاتے اور کاشت کرنے، فصل کاٹنے اور فصل اُٹھانے کے مواقع پر حضرت ہر صورت خود موجود ہوتے اور وہاں جس قدر غلہ پیدا ہوتا وہ سب کا سب مستحقین، عزیزوں اور سفید پوش عیال داروں میں تقسیم کر دیتے۔ اِس میں سے کبھی ایک دانہ بھی خانقاہ، گھر اور لنگر میں نہ بھیجتے۔(۵۸)

اگر کبھی حضرت اچانک کسی عذر سے یا کسی ارادے سے اندر جاتے اور نذر و نیاز آجاتی تو اسے مسواک کی لکڑی یا عصاء سے الگ الگ کر کے ہر مستحق کو دے دیتے۔ اپنے ہاتھ سے اُسے قطعاً نہ چھوتے۔ اگر سو اشرفی یا ہزار تنکہ اور روپیہ نذر کے طور پر پہنچتا تو اس میں سے کبھی ایک تنکہ بھی اپنے بال بچوں کو نہ دیتے تمام رقم مستحقین صلہ رحم اور رہ نشین مساکین میں بانٹ دیتے یا پھر لنگر کے متولی کے پاس بھیج دیتے تاکہ وہ اسے لنگر خانے کے مصرف میں لے آئے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نقدی وغیرہ اپنے فرزندوں کے ہاتھ میں دی ہو۔ وہاں جب کوئی پھلی یا تازہ میوہ وغیرہ آتا تو وہ اولاد کو بھی دیتے تھے۔(۵۹)

ایک روز حضرت شیخ داؤد نے اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا کہ آج رات میں نے عبادت میں لذت نہیں پائی اور کما حقہ حضوری اور جمعیت میسر نہیں آئی۔ نہیں معلوم اِس کا سبب کیا ہے۔ ممکن ہے اِس کمرے میں دنیا کی کوئی متاع پڑی ہو۔ جب تلاش کی گئی اور مصلّے کو جھاڑا گیا تو ایک تنکہ ملا۔ جو تقسیم کرتے وقت کہیں چھپا رہ گیا تھا۔ جب حضرت کو وہ سکہ دیکھایا گیا تو

Marfat.com

فرمانے لگے ''رات اِس کی وجہ سے میں ''صفائے وقت'' سے محروم رہا ہوں۔ اپنے ذہن میں یہ نہ تھا لیکن پھر بھی اس کی نحوست کی تاثیر اِس قدر سرایت کر گئی۔(۶۰) حضرت شیخ کی دریادلی وسخاوت کو بدایونی اپنے الفاظ میں اِس طرح بیان کرتا ہے

''حضرت نہایت ایثار پیشہ اور فیاض دست تھے۔ ہر سال ایک بار (۶۱) یا دو بار اپنا سارا نقد و مال جو ہدیوں اور نذرانوں میں جمع ہو جاتا تھا راہِ خدا میں لٹا دیتے تھے۔ اپنی بیوی کے ساتھ اپنے سکونتی حجرہ میں اِس حال میں رہتے تھے کہ بجز مٹی کے پیالے اور پرانے بوریے کے کچھ اور باقی نہ رہتا تھا۔ جب بھی ان کے پاس روپیہ جمع ہو جاتا اِسی طرح خیرات کر دیتے (۶۲)۔

لنگر

حضرت شیخ داؤد کے لنگر خانے سے کثیر مخلوق فائدہ اُٹھاتی تھی دریادلی اور کشادہ دستی کے باوجود حضرت غوث اعظم کے یومِ ولادت اور عرس کے موقع پر حضرت کی خانقاہ کے لنگر سے تقریباً ایک لاکھ زائرین کیا خاص اور کیا عام سبھی کو کھانے پینے کی اشیاء دی جاتی تھیں۔(۶۳) لنگر خانے پر ہر کسی کو اس کی حیثیت و مراتب کے مطابق لنگر دیا جاتا تھا۔ کسی کو چاول اور گوشت تو کسی کو دال اور روٹی اور کسی کو جوار کا دلیہ، کسی کے پوچھنے پر اس حکمت کو حضرت نے بیان کرتے ہوئے فرمایا اے عزیز! مجھ پر اللہ کی سنت جاری ہے۔ مخلوق کے ہر طبقے کی قسمت اور اسکا رزق الگ الگ ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی بخششیں وعطاء کے خوان سے ہر بندے کو اس کے احوال واوضاع کے مطابق رزق عطا کرتا ہے۔ سواھلِ تمیز کے لیے لازم ہے کہ کھانا مہمان کی وضع کے مناسب اور اس کی غذا و خوراک کے موافق پیش کیا جائے۔ اگر ایسا کھانا نہ دیا جائے تو ذرا سوچو

Marfat.com

کہ تمھیں جو کی خشک روٹی دی جائے تو تم کھا نہ سکو گئے اور نہ وہ تمھارے خلق سے نیچے اترے گی۔جس کے نتیجے میں تم پیٹھ پیچھے میزبان کی مذمت کرو گئے اور یوں گہنگار ہو گئے اور اگر عوام الناس کو چرب وشیریں اور لذیز کھانے کھلائیں جائیں جوانہوں نے زندگی بھر نہ کھائے ہوں تو اِس قسم کے نفیس کھانوں کی آرزو اُنھیں اذیت وتکلیف میں مبتلا رکھے گئی۔(۶۴)

ایک روز کھانا کھاتے وقت حضرت نے دیکھا کہ دستر خوان پر پیچھے ایک شخص تنہا کھانا کھا رہا ہے۔معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ اس کا تعلق گوّیوں کی جماعت سے ہے اور کوئی شخص اس کے پاس حقارت کے باعث نہیں بیٹھا۔حضرت نے اسے مخاطب کر کے فرمایا" اے عبداللہ! یہ لوگ تیرے ساتھ کھانا کھانے کو اچھا نہیں سمجھتے تو اپنے برتن اُٹھا اور میرے پاس آجا ہم دونوں مل کر کھاتے ہیں"۔(۶۵) مہمانوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتے وقت حضرت دستر خوان خود بچھاتے اور ہر کسی کو اس کی کفایت کے مطابق کھانا دیتے۔چنانچہ ہر شخص کو دو "نیم آثاری" روٹیاں اور سالن کی ایک قاب دو آدمیوں کے سامنے رکھتے تھے۔(۶۶)

خوراک

آخری ایام میں حضرت شیخ داؤد کے کھانے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک " آثارِ اکبری" کے وزن کے برابر گندم کی چار روٹیاں خمیر کر کے پکائی جاتیں پھر انہیں دیسی گھی لگا کر مٹی کی الگنی میں پیش کیا جاتا۔ان میں سے ایک حاضرین کو عطا کر دیتے، دو روٹیاں اصحاب کو بھجوا دیتے اور چوتھی کا ایک حصہ بلی کے آگے ڈال دیتے۔تین حصے خربوزے کے موسم میں دو تین میٹھی پھانکوں کے ساتھ کھا لیتے وگرنہ گوشت کے شوربے میں ڈبو کر اور نرم کر کے تناول فرماتے۔(۶۷)

Marfat.com

حلیہ مبارک

حضرت کا بدن چھریرا، قد معتدل تھا۔ اعضاء متناسب، رنگ گندمی، گھنے آبرو تھے۔ ریش مبارک کسی حد تک سرخی مائل تھی۔ (۶۸) بقول بدایونی میں نے حضرت کے جمال میں ایسا حسن پایا کہ کسی صاحبِ حسن کو اِس سے نسبت نہیں دی جاسکتی۔ گفتگو کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے آپ کے دانتوں سے نور برستا معلوم ہوتا تھا۔ جس سے دل کی تاریکی چھٹ جاتی تھی۔ (۶۹) حضرت شیخ عبد السلام (۷۰) فرماتے ہیں "میں اپنے چچا اور دیگر عزیزوں کے ہمراہ دار السلطنت کی طرف جا رہا تھا۔ ہمارا پہلا پڑاؤ حضرت کی خانقاہ میں ہوا۔ حضرت مہمان نوازی کی رسم کے مطابق میرے چچا سے ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ اِس وقت میری عمر تیرہ برس سے زیادہ نہ تھی۔ میں تو حضرت کے بے مثال جمال میں کھو گیا خاص طور پر حضرت کے اُٹھتے وقت اور جوتا پہنتے وقت میں نے نظریں پاؤں پر جما دیں جو لطافت اور نزاکت میں نے خدت کی ایڑی میں دیکھی ویسی کسی صاحبِ حسن و جمال کے رخساروں میں اب تک نہیں دیکھی۔ (۷۱)

خصائص

حضرت اپنی مجلس میں ایسے حیران و پریشان گھبرائے ہوئے بیٹھتے تھے کہ گویا کوئی چیز گم ہوگئی ہے۔ کبھی فرماتے عراق کی جانب سے جو ہوا آتی ہے نفحہ نفحاتِ الٰہی سے اس کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ اکثر جانب عراق بوجہ عشقِ غوثِ اعظم متوجہ و منتظر رہتے۔ (۷۲)
حضرت بحث و مباحثہ کو ناپسند کرتے تھے اور وقت کا ضیاع سمجھتے تھے حتیٰ الامکان اس سے بچتے تھے۔ (۷۳) حضرت فصوص الحکم کا درس دیتے تھے۔ ایک مرتبہ درس میں شریک جماعت علماء

Marfat.com

میں ایک عالم نے کہا فقہاء متفقہ طور پر اس کتاب کے منکر ہیں لیکن آپ کی بدیع بیان زبان ہے۔ جو کچھ بیان ہوا وہ تو اصولِ دین اور مایہ حق و یقین تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ "اِس عمدہ کتاب کو کسی نے اس طرح سمجھا تو اِس نے اِس طرح (۷۴) جانا۔ حقیقت میں انکار اور اعتراف ہر کسی کے اپنے فہم و شعور کی بنا پر ہے۔ وگرنہ یہ کتاب تمام معارف کی اصل اور حقائق کی بنیاد ہے۔(۷۵)

حضرت کی عادت تھی کہ حضرت متکبر اور جابر کی طرف کبھی توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔(۷۶)

شب بیداری

حضرت کی عادت تھی کہ آدھی رات کے وقت خانقاہ کی طرف تشریف لے جاتے اور اکثر صوفیاء کے حجروں کے دروازے پر کان لگاتے تا کہ اُن کا شغل معلوم ہو۔ جس کسی کو بھی اس وقت سویا ہوا پاتے اُسے سخت ڈانٹ ڈپٹ کر جگا دیتے اور فرماتے "اے مردہ دلو! تم اپنے اوپر لباسِ صوفیاء کا اور نام طالب خدا کا رکھے ہوئے ہو اور اِس وقت خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے ہو" اگر کوئی مہمان ہوتا تو نرمی و محبت سے بیدار کرتے اور فرماتے "اے دوست! اگر تمھاری یہ رات بھی گھر کی رات کی مانند خواب و غفلت میں گزرے تو پھر یہاں آنے سے کیا حاصل ہوگا؟ اگر تمھیں ہر شب بیداری اور ذکر کی توفیق میسر نہیں آتی تو سال میں جو دو ایک راتیں یہاں آتے ہو وہی ذکر و تسبیح میں بسر کرلو کہ آخرت کا توشہ ہی بن جائے۔(۷۷)

Marfat.com

حضرت کی شادی

حضرت کی شادی حضرت کے ماموں محمد حاجی کی صاحبزادی سے ہوئی۔ حضرت اپنی کیفیات کی وجہ سے شادی کروانا نہیں چاہتے تھے مگر حضرت کی والدہ نے آپکو ڈانٹ ڈپٹ کر شادی کروائی۔ حضرت اکثر فرماتے تھے کہ اگر یہ عارفہ میری منکوحہ نہ ہوتی تو میں اس ملک میں نہ ٹھہرتا بلکہ بغداد میں گوشہ نشین ہو گیا ہوتا۔ (۷۸)

حضرت کی اولاد میں ایک بیٹا ''عبد اللہ'' اور تین بیٹیاں تھیں۔ حضرت نے اپنی تینوں بیٹیاں اپنے بھتیجوں سے بیاہیں (۷۹)۔

خلفاء

حضرت کے خلفاء کی تعداد پچاس سے ساٹھ تھی۔ (۸۰) جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

شاہ ابو المعالی لاہوری، شیخ کمال، شیخ عبد الوھاب، شیخ ابو اسحاق لاہوری۔

ترویج سلسلہ قادریہ

حضرت شیخ داؤد کرمانی کی ذاتی شخصیت اور انفرادی کارنمایاں کے ذریعے سلسلہ قادریہ کی کافی ترقی و ترویج ہوئی اور یہ سلسلہ پنجاب سے دہلی و آگرہ تک پھیل گیا۔ (۸۱)

وصال

حضرت کا وصال جمعتہ المبارک جمادی الاول ۹۸۲ء / ستمبر ۱۵۷۳ء (۸۲) کو بعمر تریسٹھ

Marfat.com

۶۳ سال (۸۳) کو ہوا۔ آپکا روضہ شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ میں مرجع خلائق ہے۔

سجادہ نشین

حضرت کے وصال کے بعد آپکے خلیفہ، (۸۴) داماد اور بھتیجے شاہ ابوالمعالی لاہوری سجادہ نشین مقرر ہوئے اور ۲۹ (۸۵) سال مسندِ سجادہ پر رونق افروز رہے پھر امورِ سجادہ حضرت کے فرزند عبداللہ کے سپرد کر کے لاہور (۸۶) تشریف لے گئے۔

محمد عمر منگا، گجرات

کا یہ مقالہ مجلہ تصفیہ کاکوری لکھنو (بھارت) شمارہ ۱، ۲۰
جنوری تا دسمبر ۲۰۱۵ سے لیا گیا ہے۔

حوالہ وحواشی

(۱) عبدالباقی بن جان محمد، مقاماتِ داؤدی، اردو ترجمہ خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد۔ ص ۵A
(۲) عبدالباقی بن جان محمد، مقاماتِ داؤدی (قلمی)۔ ص ۱۱A
(۳) ایضاً ص ۱۳A
(۴) ایضاً ص ۲۵A
(۵) والدمحترم حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری۔
(۶) عبدالباقی بن جان محمد : مقاماتِ داودی (قلمی)۔ ص ۲۶A
(۷) ایضاً ص ۲۸ B
(۸) ایضاً ص ۳۰A
(۹) بدایونی، عبدالقادر، منتخب التواریخ...اردو ترجمہ... محمود احمد فاروقی، لاہور۔ ص ۵۷۷
(۱۰) غلام سرور مفتی لاہوری : خزینۃ الاصفیاء، ۱/ ۱۲۹
(۱۱) دھلوی، مرزا محمد اختر : تذکرہ اولیاء برصغیر پاک وہند، لاہور۔ ص ۴۶۳A

Marfat.com

(۱۲) دورِ جدید کے تمام مورخین نے بدایونی کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت شیخ داؤد کی والدہ بھی حضرت شیخ کے بچپن میں ہی انتقال فرما گئیں تھیں۔ مگر حضرت شیخ کے حالات پر دستیاب قدیم قلمی نسخے مقاماتِ داودی سے اس بات کی نفی ہوتی ہے۔ مقاماتِ داودی سے ہمیں نہ صرف آپکی شادی بلکہ حضرت کی صاحبزادی کی چار سال کی عمر تک حضرت کی والدہ کے حیات ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

مقاماتِ داودی کے مترجم خواجہ حمید یزدانی نے کتاب کے ترجمہ سے پہلے جو شیخ کے حالات پر چند اوراق لکھے ہیں۔ اس میں حضرت کے والدہ کے متعلق اس طرح لکھتے ہیں ''ملا بدایونی اور عبدالباقی صاحبِ مقاماتِ داودی کے مطابق شیخ داؤد کے والد ان کی ولادت سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ اُن کی والدہ بھی پیدائش کے جلد ہی بعد وفات پا گئیں۔ (ص ٦) باعثِ حیرت ہے کہ محترم مترجم جنہوں نے مکمل کتاب کا ترجمہ کیا ہے کتاب میں کئی جگہوں پر حضرت شیخ کے اپنی والدہ کے ساتھ بات چیت، تعلقات اور واقعات جن کا اُنہوں نے خود ترجمہ کیا ہے، نظر ہی نہ آئے؟ مثال کے لیے مقاماتِ داودی کے ترجمہ کے تین صفحات (٦٣، ٧١، ٨٧) ہی کافی ہیں۔ محترم مترجم اپنے ہی ترجمہ کیے ہوئے ان تین صفحات کو غور سے پڑھ لیں۔ حقیقت خود بخود منکشف ہو جائے گی۔

(۱۳) عبدالباقی بن جان محمد : مقاماتِ داودی (قلمی) ص ٣٥A

(۱۴) بدایونی، ص ٥٧٧

(۱۵) عبدالباقی بن جان محمد : مقاماتِ داودی (قلمی) ص ٣٦A

(۱٦) ایضاً ص ٣٦B

(۱۷) ایضاً ص ٣٨B

(۱۸) ایضاً ص ٣٩A

(۱۹) شفیع، مولوی محمد: مقالاتِ شفیع مرتب احمد ربانی لاہور، ج ٢ ص ١٣٥

(۲۰) ایضاً ص ١٣٦A

(۲۱) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) ص ٤٠A

(۲۲) ایضاً ص ٣٧A

(۲۳) چشتی، مولوی احمد علی: قصرِ عارفان، حصہ دوم، لاہور ص ٢٦٦

(۲۴) دھلوی، شیخ عبدالحق : اخبار الاخیار، لاہور ص ٢٠٧

(۲۵) لاہوری، مفتی غلام سرور سہروردی: حدیقۃ الاولیاء، لاہور ص ٣٦

(۲٦) عبدالباقی بن جان محمد، مقاماتِ داودی، ....اردو ترجمہ... خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد۔ ص ٩٧

Marfat.com

(۲۷) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) A۵۰

(۲۸) ایضاً ص ۵۵ B

(۲۹) ایضاً ص A۶۹

(۳۰) ایضاً ص ۵۷ B

(۳۱) ایضاً ص ۴۹ B

(۳۲) ایضاً ص A۵۷

(۳۳) ()Bilgrami,F.Z : History of the Qadri order in India,DelhiP.g100

(۳۴) قادری، داراشکوہ: سفینۃ الاولیاء،...اردو ترجمہ... محمد علی لطفی، کراچی ص ۲۴۲

(۳۵) بدایونی، ص ۵۷۸

(۳۶) اِس جگہ بدایونی کے الفاظ یہ ہیں ''محبت نگاہداشت سلسلہ''

(۳۷) بدایونی کے الفاظ یہ ہیں ''سجادہ، عصا، شجرہ خلافت، گھوڑا، پالکی اور دوسرے لوازماتِ پیشوائی میرے حوالے کردو'' ص ۵۷۸

(۳۸) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی (قلمی) ص ۶۴B

(۳۹) Bilgrami,F.Z : P.g 100

(۴۰) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی (قلمی) ص ۶۵A

(۴۱) ایضاً ص ۶۹A

(۴۲) اکرام، شیخ محمد: رودِ کوثر، لاہور ص ۶۸

(۴۳) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی (قلمی) ،ص ۴۸A

(۴۴) بدایونی، ص ۵۸۰

(۴۵) شفیع، ۲۰، ۱۴۱/

(۴۶) شطاری، محمد غوثی: اذکار ابرار...اردو ترجمہ...گلزار ابرار، فضل احمد جیوری، ص ۲۰۷

(۴۷) دھلوی، شیخ عبدالحق: اخبار الاخیار، لاہور ص ۲۰۷

(۴۸) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی (قلمی) ص ۷۴A

(۴۹) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی...اردو ترجمہ...خواجہ حمید یزدانی۔ ریناله خورد (قلمی) ص ۲۱۹A

(۵۰) ایضاً ص ۹

Marfat.com

(۵۱) بدایونی،ص ۵۸۰

(۵۲) اکرام،ص ۶۷

(۵۳) مقاماتِ داؤدی مترجم کے مطابق گوالیار طلبی کے وقت حضرت کے ساتھ دو ہزار مسلح سوار حفاظت کی غرض سے جانے کو تیار تھے اور حاکمِ دیپالپور نے بھی اپنے آدمی ساتھ روانہ کرنے کی پیشکش کی مگر حضرت نے سب کو واپس روانہ فرما دیا اور خود دو خادموں کے ساتھ تن تنہا گوالیار کو روانہ ہوئے۔

(۵۴) بدایونی،ص ۵۷۸

(۵۵) سوال وجواب کے لیے دیکھیے: مقاماتِ داؤدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔۔خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد ص ۱۸۸

(۵۶) ایضاً ص ۱۷۵

(۵۷) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی (قلمی) ص 74A

(۵۸) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔۔خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد ص 210A

(۵۹) ایضاً ص ۲۱۳

(۶۰) ایضاً ص ۲۱۴

(۶۱) صاحبِ مقاماتِ داؤدی نے ہر جمعہ کو لکھا ہے۔ جو اوپر گزر گیا ہے ان دونوں بیانوں میں اس طرح تطبیق ہو سکتی ہے کہ جب بدایونی حضرت کے پاس گیا تھا تب حضرت ہر چھ ماہ بعد مال تقسیم کرتے ہوں اور بعد میں مدت چھ ماہ سے کم ہو کر ایک ہفتہ تک آ گئی ہو۔ جیسے کہ صوفیاء کا معمول رہا ہے کہ کوئی ایک سال کا سال جمع کر کے باقی تقسیم کر دیتے ہیں تو بعض چھ ماہ، بعض ایک ماہ اور بعض ایک ہفتے کا لنگر رکھ کر باقی سب تقسیم کر دیتے ہیں۔

(۶۲) بدایونی۔لاہور ص ۵۷۹

(۶۳) ایضاً

(۶۴) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔۔خواجہ حمید یزدانی۔ رینالہ خورد ص ۱۳۷

(۶۵) ایضاً ص ۲۰۹

(۶۶) ایضاً

(۶۷) ایضاً ص ۲۱۰

(۶۸) ایضاً ص ۶۴

(۶۹) بدایونی، ص ۵۷۸

(۷۰) شیخ عبدالسلام دیپالپوری اپنے وقت کے معروف عالم اور صاحبِ روحانیت بزرگ تھے اور صاحبِ مقاماتِ داؤدی

Marfat.com

کے استاد تھے۔

(۷۱) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) ص ۵۶A

(۷۲) خویشگی عبداللہ: معارج الولایت (قلمی) ص ۵۵۰A

(۷۳) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داؤدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔خواجہ حمید یزدانی۔ریناله خورد صفحات ۶۲،۱۵۵

(۷۴) جس دلنشین انداز میں حضرت نے درس دیا، اس درس پر علامہ صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے سوال کیا تھا۔

(۷۵) عبدالباقی بن جان محمد :مقاماتِ داؤدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔خواجہ حمید یزدانی۔ریناله خورد ص ۱۹۷

(۷۶) ایضاً ص ۱۴۰

(۷۷) ایضاً ص ۲۰۷

(۷۸) ایضاً ص ۴۱

(۷۹) ایضاً ص ۲۱۴

(۸۰) بدایونی، ص ۵۸۷

(۸۱) S.A.A.Rizvi : A History A in India, Lahore.(P.g 63)

(۸۲) عبدالباقی بن جان محمد :مقاماتِ داؤدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔خواجہ حمید یزدانی۔ریناله خورد ص ۲۲۱A

(۸۴) ایضاً ص ۲۱۹

(۸۵) حضرت شیخ داؤد کی بیٹی بی بی عصمت خاتون کی شادی آپ سے ہوئی تھی۔

(۸۶) شفیع، ج ۲/ ۱۴۴

(۸۷) ایضاً ص ۱۴۵ کے مطابق شاہ ابوالمعالی ۱۰۱۱ھ بعمر ۵۱ سال میں لاہور کو روانہ ہوئے۔

مآخذ

مخطوطات:

۱۔ عبدالباقی بن جان محمد قادری :مقاماتِ داؤدی ۱۰۵۶ املوکہ پروفیسر محمد اقبال مجددی۔

۲۔ عبدی، عبداللہ خویشگی قصوری :معارج الولایت ۱۰۹۴ء ذخیرہ آذر ۲۵۔H، دانشگاہ

مطبوعات فارسی:

۱۔ لاہوری، مفتی غلام سرور، خزینۃ الاصفیاء، ہرات، انصاری کتب خانہ، س ن، جلد ا

۲۔ دھلوی، شیخ عبدالحق :اخبار الاخیار، لاہور، النوریہ الرضویہ پبلیشنگ کمپنی، ۲۰۰۹ء

Marfat.com

مطبوعاتِ اردو:

۱۔ بدایونی، عبدالقادر: منتخب التواریخ اردو ترجمہ محمود احمد فاروقی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔(س۔ن)

۲۔ اکرام، شیخ محمد: رودِ کوثر، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور ۲۰۰۵ء

۳۔ شطاری، محمد غوثی: اذکارِ ابرار اردو ترجمہ گلزارِ ابرار مکتبہ سلطان عالمگیر ۱۴۲۷ھ

۴۔ عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی اردو ترجمہ خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد ۱۹۹۰ء

۵۔ غلام سرور مفتی لاہوری: حدیقۃ الاولیاء، تصوف فاؤنڈیشن لاہور ۲۰۰۰ء

۶۔ داراشکوہ، قادری: سفینۃ الاولیاء اردو ترجمہ محمد علی لطفی، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۶ء

۷۔ دھلوی، مرزا محمد اختر: تذکرہ اولیائے برصغیر پاک و ہند، مشتاق بک کارنر لاہور، (س۔ن)

۸۔ شفیع، مولوی محمد: مقالاتِ مولوی محمد شفیع جلد دوم مرتب احمد ربانی مجلس ترقی و ادب لاہور ۱۹۷۲ء

۹۔ احمد علی، مولوی چشتی، قصرِ عارفان اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۸۸ء

English Books

(1)Rizvi; S.A Abbas:A history of sutism in India, Vol 11,sohail academi Lahore.

(2) Bilgrami:F.Z; History of the Qadri order in Indin, Idarah-i- Adabuyat Delli,Dehli,200

Marfat.com

باب سوئم

ملکوال کی تاریخ

Marfat.com

ملکوال کھوکھر ملکوں اور اعوان ملکوں نے بسایا تھا جو کہ ایک ہی والد عون قطب شاہ کی اولاد تھے جن کا مزار قندھار افغانستان میں ہے۔عون قطب شاہ، صلاح الدین ایوبی کی فوج کے جنرل تھے۔اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ملک وال شہران کے دور یا پھر کچھ عرصے بعد آباد ہوا تھا۔

ایک زمانے میں زمین کی ملکیت کے لیے راجہ ہونا ضروری ہوا کرتا تھا جس کے کی وجہ سے کھوکھروں کی اکثریت نے اپنے ساتھ راجہ لکھنا شروع کر دیا۔ملک وال کے راجگان میں آج بھی کافی زیادہ کھوکھر راجپوت ہیں۔

ملکوں یعنی اعوان اور کھوکھروں میں کافی زیادہ قتل و غارت ہوا کرتی تھی۔حضرت سید شیخ احمد ولی نے اعوان ملکوں کو ملک وال چھوڑ کر مغرب کی طرف سفر کا حکم دیا۔

اعوان جب جھاوریاں کے قریب ایک گاؤں بکھر پہنچے تو بکھر گاؤں میں مکانات، مال مویشی اور فصلیں تیار دیکھیں مگر گاؤں میں ایک بھی آدمی موجود نہ تھا۔سو اعوان ملکوں نے اسی گاؤں میں ڈیرے ڈال دیے (صدری روایت)

Marfat.com

نقشہ ٹاؤن کمیٹی ملکوال ۱۹۸۵

Marfat.com

منڈی بہاؤالدین کی حدود بندی

دریائے جہلم (شمال) تحصیل ملکوال (مغرب) پھالیہ (جنوب) ضلع گجرات (مشرق)

منڈی بہاؤالدین کا رقبہ 2673 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ تین تحصیلوں پر مشتمل ہے۔

۱۔منڈی بہاؤالدین ۲۔ پھالیہ ۳۔ملکوال

اوراس میں ۶۵ یونین کونسلز ہیں۔

ملکوال : ملکوال پاکستان کے ضلع منڈی بہاؤالدین کی ایک تحصیل ہے۔ اور یہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے تقریباً ۲۲۵ کلومیٹر جنوب مشرق کی جانب اور یہ ضلعی ہیڈ کوارٹر منڈی بہاؤالدین سے تقریباً ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ملکوال کی آب وہوا گرم ہے اور موسم گرما میں جب شدید گرمی پڑتی ہے تو اس کا درجہ حرارت 40 °C تک چلا جاتا ہے۔ اور دسمبر جنوری میں اس کا درجہ حرارت 2 °C تک پہنچ جاتا ہے۔ملکوال ریلوے جنکشن کی وجہ سے

Marfat.com

معروف ہے اور یہاں پر 2002 سے پہلے ایس۔پی۔ایس اور ایس۔جی۔ایس کلاس کے انجن برصغیر کے آخری وقت میں انجن کے پرستار لگاتار تمام دنیا سے یہاں پر آیا کرتے تھے۔

ملکوال کو ایک چھوٹے قصبہ کا درجہ 1924 میں دیا گیا اور 1928 میں ٹاؤن کمیٹی میں شامل کر دیا گیا۔اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت اسے ٹی۔ایم۔اے کا درجہ دیا گیا۔

(وکی پیڈیا، فری انسائیکلو پیڈیا، جولائی 2012)

دریائے جہلم اور چناب کے درمیان واقع ضلع منڈی بہاؤالدین پنجاب کے زرخیز اضلاع میں سے ہے بیشتر لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی ہے تاہم سمندر پار پاکستانیوں کی بہت بڑی تعداد بھی لوگوں کے انفرادی، معاشی حالات بہتر بنانے میں معاون ہے بار کے علاقے میں کنو بڑے پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے جس کی ملک بھر میں بڑی مانگ ہے دو شوگر ملوں کے علاوہ یہاں دیگر قابل ذکر انڈسٹری نہیں ہے۔چھوٹے یونٹوں میں فرنیچر سازی اور ٹیکسٹائل کے آلات بنائے جاتے ہیں مشرق میں دریائے جہلم اسے ضلع جہلم سے جدا کرتا ہے تو جنوب میں چناب اس کے اور ضلع گوجرانوالہ کے درمیان آجاتا ہے۔منڈی بہاؤالدین کو 1506 میں بہاؤالدین گوندل نے موجودہ چک نمبر 51 کے قریب بسایا تھا اس وقت اس کا نام پنڈی بہاؤالدین تھا۔اس کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر یہاں باہر سے لوگ آباد ہونے لگے اور کچھ عرصہ بعد یہ بڑا کاروباری مرکز بن گیا یہاں قائم ہونے والی غلہ منڈی کی وجہ سے اسے منڈی بہاؤالدین کہا جانے لگا اسے 1993 میں ضلع کا درجہ دیا گیا۔

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن منڈی بہاؤالدین (اگست 2014)

Marfat.com

ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل ہے اور یہ منڈی بہاؤالدین سے تقریباً 25 سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے تحصیل فارسی زبان کا لفظ ہے جو کسی چیز کے حاصل کرنے کے معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ لفظ مغلوں کے دور سے استعمال ہوتا آرہا ہے کیونکہ یہ محکمہ سرکار کے لیے لوگوں سے مالیہ وغیرہ حاصل کرتا ہے اس لیے اسے تحصیل دفتر کہا گیا ہے۔ ملکوال کا علاقہ پہلے ضلع شاہ پور تحصیل بھیرہ میں شامل تھا بعد میں اسے ضلع شاہ پور سے الگ کر کے ضلع گجرات میں شامل کر دیا گیا اور آج کل یہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں شامل ہے۔

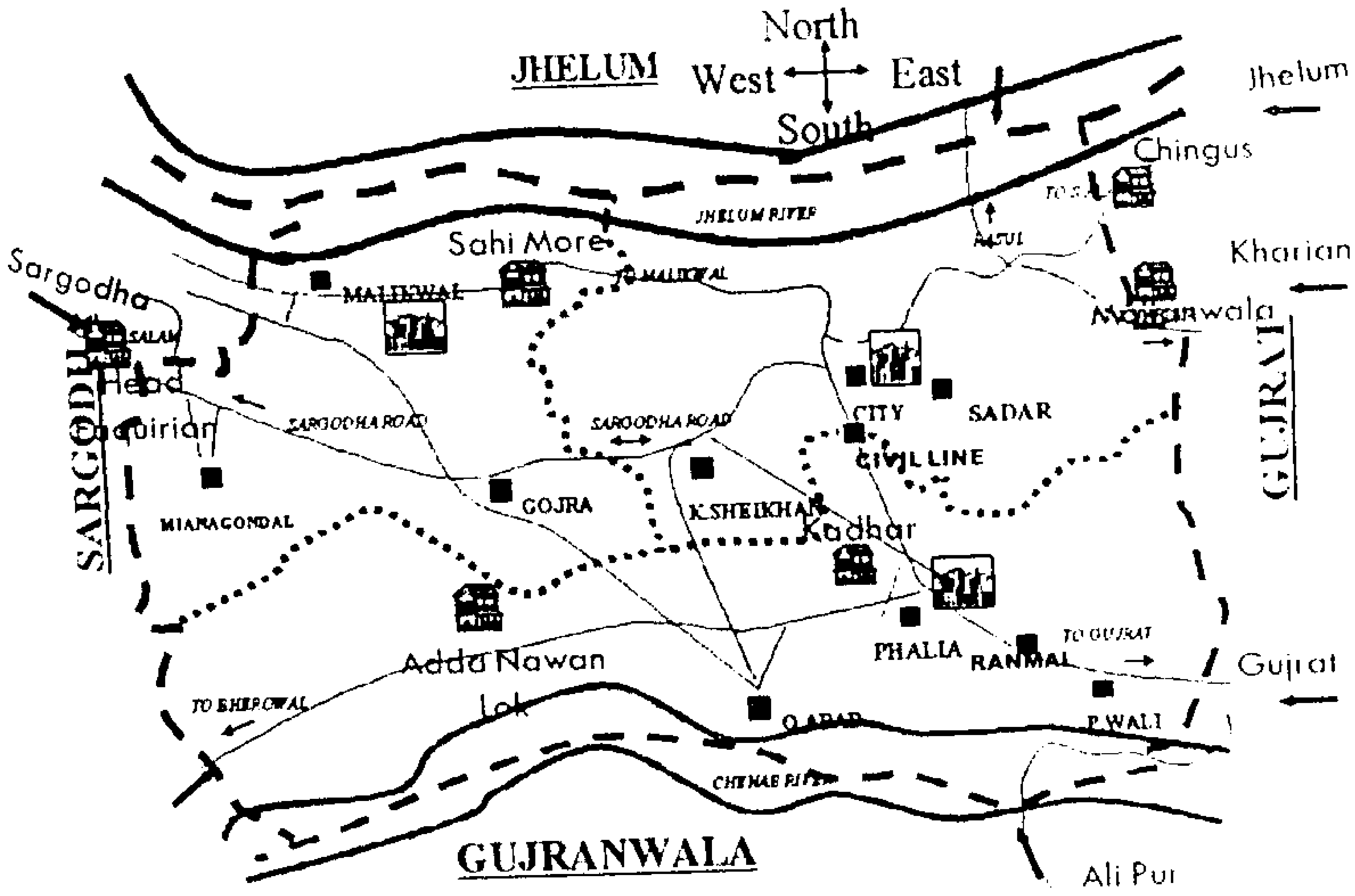

نقشہ ضلع منڈی بہاؤالدین

Marfat.com

ملکوال کی سرزمین پر ایک بزرگ ہستی ولیء کامل سید شیخ احمد قادریؒ کا مزار اقدس ہے حاجی سید احمد ولیؒ جب بغداد سے تشریف لائے تو اس وقت یہ علاقہ جاہلیت اور گھٹاٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا آپ نے اپنے پیرومرشد شیخ داؤد بندگی کے حکم سے یہاں پر قدم رنجہ فرمایا اور یہاں پر اسلام کی تدریج کا بیڑا اٹھایا آپ یہاں سب سے پہلے چوٹ دھیراں (سابقہ نام چوٹ وال) جو کہ ملکوال سے 8 سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور ایک گھنے جنگل پر محیط تھا تشریف لائے اور بہت زیادہ لوگوں کو راہ ہدایت دکھلائی۔ ملک ہست خان بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تارک دنیا ہو کر ہر وقت آپ کی خدمت میں رہنے لگا۔ ملک ہست خان آپ کا ایک معتقد مرید تھا اور آپ کو چوٹ دھیراں سے ملکوال کی سرزمین پر لانے والا بھی ملک ہست خان ہی تھا آج کل جس جگہ پر روضہ اقدس موجود ہے ملک ہست خان کی ہی تھی اور اس نے تمام زمین آپ کے نام کر دی۔

ملک ہست خان نے آپ کی اولاد کے لیے تقریباً 100 کے قریب گھر تعمیر کئے جہاں پر آپ کی اولاد صدیوں سے آج بھی آباد ہے۔ حاجی سید شیخ احمد قادریؒ کے مزار اقدس کو آپ کی خدمات کی وجہ سے اور اپنے پیرومرشد سے لگاؤ کی وجہ سے پیر دستگیر کا روضہ بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے

Flood Management Report Teh. Malkwal
July, 2013 (P-1)

Marfat.com

بھیرہ کی تاریخ

تاریخی شہر بھیرہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع سرگودھا میں دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر سلسلہ نمک کے نزدیک واقع ہے جو قیام پاکستان سے قبل ضلع شاہ پور میں واقع تھا یہ شہر لاہور ، اسلام آباد موٹر وے کے درمیان واقع ہے اور بھیرہ انٹر چینج سے جڑا ہوا ہے۔ اس کی آبادی 50,000 نفوس پر مشتمل ہے اس کی گلیاں اور بازار بہت تنگ ہیں بھیرہ شہر کے ارد گرد ایک سرکلر روڈ ہے موجودہ بھیرہ 1540 میں تعمیر ہوا۔

بھیرہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے اور یہ دو لفظوں کا مرکب ہے 'بھے' اور 'ہرا' (جس کا مطلب ہے ڈر اور خوف سے پاک) یعنی ایسی جگہ یا مقام جہاں انسان کو ہر قسم کے خوف اور خدشات سے محفوظ ہو۔ دوسرے لفظوں میں اسے دارالامن کہا جا سکتا ہے۔ یہ شہر زمانہ قدیم میں دشمن کے حملوں سے محفوظ سمجھا جاتا تھا اس لیے اس کا نام بھیرہ رکھا گیا (تاریخ بھیرہ)

قدیم بھیرہ دریائے جہلم کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔ جدید بھیرہ دریا کے بائیں

Marfat.com

کنارے پر ہے۔قدیم شہر میں فقط کھنڈرات کے ڈھیر ہیں یہاں کی گلیاں اور بازار دریائے جہلم کے دوسرے کنارے سے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔بھیرہ،ہڑپہ اور موہنجوداڑو سے زیادہ قدیم ہے 1300 سال قبل بہت سے مسلم صوفیا بھیرہ سے گذرے جو پورے ایشیا میں مشہور تھے۔پہلے تاجر اور علماء یہاں آئے اور پھر غزنی،غوری،ایبک،بابر،احمد شاہ ابدالی راجوں اور مرہٹوں پر حملے کے لیے یہاں سے گزرے۔یہ قدیم شہر 1545ء میں پٹھان فوجوں کے جھگڑوں کی وجہ سے تباہ ہو گیا اور پھر جہلم کے بائیں کونے پر تعمیر ہوا۔نیا شہر بنانے والا شیر شاہ سوری تھا جب اس نے پرانے شہر کا دورہ کیا تو تباہ حال علاقے دیکھ کر بہت افسردہ ہوا اس نے دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر ڈیرہ جمایا اور قائم شاہ کے جھونپڑے کے نزدیک اس نے پہلی عمارت تعمیر کی اس نے نئے شہر میں شاہی جامع مسجد تعمیر کی۔مغلیہ دور میں بھیرہ کو عظیم رتبہ حاصل تھا اس قصبے (بھیرہ کو اس وقت تباہی کا سامنا کرنا پڑا جب شیر شاہ سوری نے 1540-1545 ہمایوں کو شکست دی اور پھر پٹھان فوجوں نے اپنا انتقام اس مغل قصبہ بھیرہ سے لیا۔

(ازماخوذ وکی پیڈیا،انسائیکلوپیڈیا و تاریخ بھیرہ از ابو شاہین فاروقی)

Marfat.com

ہرن پور پل چک نظام (وکٹوریہ پل) 1933 میں بنائی گئی اور یہ ملکوال سے 5 کلومیٹر چک نظام گاؤں کے قریب ہے اور اس کو پاکستان ریلوے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ملکوال اور ہرن پور کے درمیان دریائے جہلم پر واقع ہے اور یہ چار اضلاع منڈی بہاؤ الدین، جہلم، گجرات اور سرگودھا کو ملانے کا واحد ذریعہ ہے۔ انگریزوں کے دور میں بنے اس پل کے اطراف تین فٹ لکڑی کے چوڑے تختے لگائے گئے۔

ملکوال کی سرزمین سید شیخ احمد کا مسکن ہے اور آج بھی وہاں کے لوگوں کے لیے فیض کا سرچشمہ ہے جن میں کبھی خشکی کے آثار پیدا نہیں ہوئے۔ یہاں دور افتادہ گاؤں سے لوگ حضور کے مزار پر انوار پر حاضری دینا فخر سمجھتے ہیں صرف اس لیے کے یہاں سے ان کو وہ فیض حاصل ہوتا ہے جس میں ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں جس سے ان کی روحوں کو سکون میسر آتا ہے۔

وکی پیڈیا فری انسائیکلو پیڈیا

Marfat.com

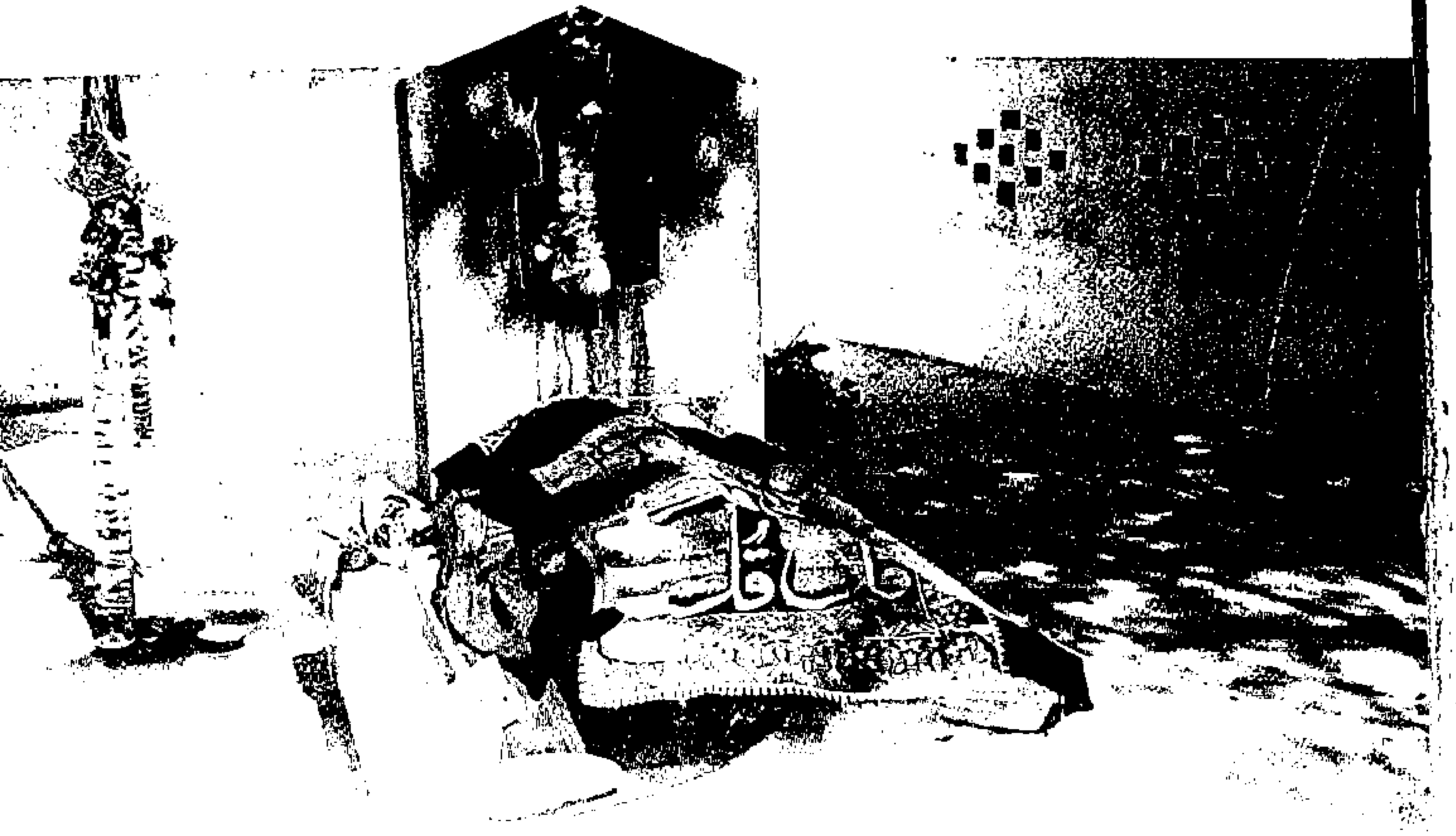

ملک ہست خان

سلسلہ کوہ نمک میں دریائے سوہان کے علاقے میں ایک پہاڑ موجود ہے، جسے تاریخ نے کوہ جود کا نام دیا۔ یہاں دو قومیں جودہ اور جنجوعہ آباد تھیں۔ کوہ جود کی مالک یہی دو قومیں تھیں۔ یہاں بڑے سردار کو 'رائے' اور اس کے بھائیوں کو 'ملک' کہا جاتا تھا۔ قوم جنجوعہ کا حاکم ملک ہست نامی ایک شخص تھا جو کہ گرجاک کا خوبصورت شہزادہ، نہایت خوب رو، زور جواں اور بائیس سال کا عالی ہمت انسان تھا۔

تاریخ میں ظہیر الدین بابر کی ملک ہست سے ملاقات ثابت ہے اور یہ ہی ملک ہست شیخ سید احمد قادری کا مرید تھا۔

بحوالہ تزک بابری صفحہ نمبر ۱۵۲

وقائع بابر صفحہ نمبر ۱۹۵، ۱۹۶

تاریخ جنجوعہ صفحہ نمبر ۸۵

Marfat.com

ملکوال اور مقبرہ شیخ احمدؒ

یہ قصبہ دریائے جہلم کے بائیں کنارے کے ساتھ چلتی ہوئی قدیم سڑک کے کنارے پر واقع ہے جو کہ ضلع گجرات کے مغربی کنارے پر ہے اس قصبہ کا دیہاتی کردار ہے اور یہ زرعی میدانوں سے گھرا ہوا ہے ایک مقامی روایت کے مطابق کہا جاتا ہے کہ ۱۲۷۳ھ میں ملک گکھڑ نے اس کی بنیاد رکھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بھیرہ جاتے ہوئے شیر شاہ سوری ملکوال میں سے گزرا اور اس سفر کے دوران اس نے بادشاہ پور میں ایک سرائے بھی بنوائی۔

سید شیخ احمد کا مقبرہ اور مسجد اس قصبے میں فن تعمیر کے اعتبار سے سب سے زیادہ دلچسپ جگہ ہے یہ مرکز پرانے ملکوال کے شمال جنوب کی طرف واقع ہے یہ یادگار جنوب کی طرف ایک قبرستان اور باقی تین اطراف سے زرعی میدانوں سے گھری ہوئی ہے اس قبرستان میں چند کھجور کے درخت بھی ہیں جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس ولی اللہ ۱۰ شعبان ۹۰۱ھ میں وصال فرمایا۔ یہ مسجد کسی وقت بہت نازک یادگار تھی۔ رنگ آمیز تصاویر سے سجی ہوئی

Marfat.com

چھتیں اور لکڑی کا باریک کھدائی والا کام مل کر اس اعلیٰ درجے کے ڈیزائن اور تفصیل میں اضافہ کرتے ہیں۔

عبادت گاہ کی چھت کو باریک ترین جزیات کے ساتھ دوبارہ تعمیر کیا جا چکا ہے لیکن برآمدے آج بھی روایتی خوبصورت چھت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ دروازے اعلیٰ درجے کی لکڑی پر کھدائی کو شاندار حالت میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔

یہ مقبرہ ہشت پہلو رکھتا ہے جس کی باہر والی طرف ۱۷ فٹ ۶ انچ کی ہے اور اندر کی طرف یہ مربع شکل کا ہے جس کی ایک طرف 10x10 کی پیمائش ہے مقبرے کی ہر طرف یادگار محرابیں ہیں۔ ہر متبادل طرف ایک کھلتی ہوئی محراب ہے جو مقبرے کے کمرے کی طرف جاتی ہے۔ مرکزی محراب ۷ فٹ ۶ انچ چوڑی اور ۱۰ فٹ اونچی ہیں۔

چار چھوٹے محرابی راستے ۳ فٹ ۶ انچ کھلے ہیں یہ مربع دوبارہ ایک ہشت پہلو (آٹھ کونے) ترچھی ڈاٹ بناتا ہے۔ جو کہ دیوار کے اندر موٹائی میں گہری ہے۔ جو کہ اس کے اوپر گنبد کو سہارا دیتی ہے اندرونی حصہ کو فریسکو تصاویر سے سجایا گیا تھا جو ابھی بھی باقی ہیں۔ تاہم اس کا کچھ حصہ سنگ مرمر سے مرمت کیا گیا ہے آج کل محکمہ اوقاف مقبرہ کا انتظام سنبھالتا ہے اور سالانہ عرس منعقد ہوتا ہے۔ ایک مقامی روایت کے مطابق گکھڑ خاندان کا ایک شخص جزام میں مبتلا تھا اور اسے کہا گیا تھا کہ اس ولی اللہ کے مزار پر جائے اور ساتھ والے چشمے سے غسل کرے وہ زیارت کے لیے وہاں گیا اور ایک رات اسے خواب میں ولی اللہ ملے جنہوں نے اسے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ اور چلو اور اس نے ایسا ہی کیا اور اس نے اپنے آپ کو مکمل صحتیاب پایا۔

Marfat.com

Marfat.com

اس صحتیابی کے بعد گکھڑ خاندان نے موجودہ مقبرے کو قبر پر تعمیر کروایا۔ اس چشمہ کی جگہ اب ایک کنواں نے لے لی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مقبرہ بھیرہ سے ایک سرنگ کے ذریعے منسلک ہے۔

بحوالہ Pivot of the Punjab (Abdul Rehman)
Page No. 164, 165, 166

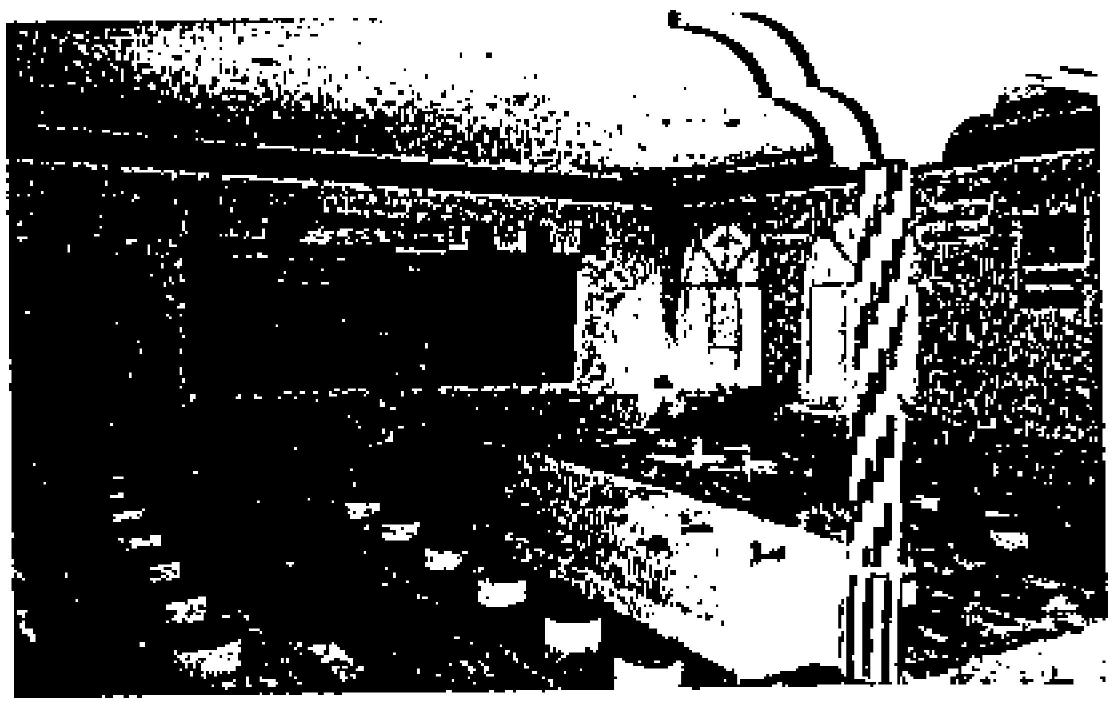

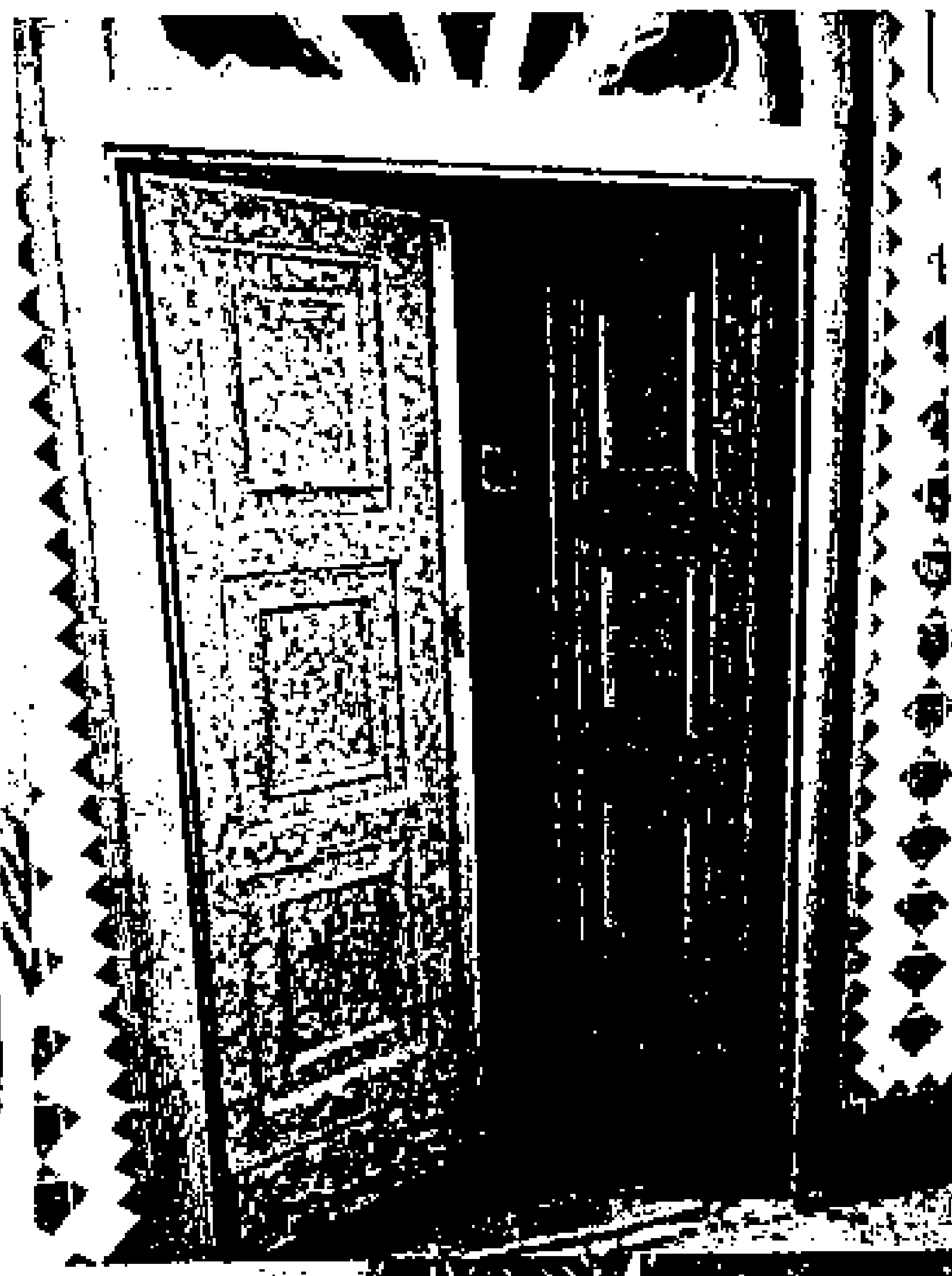

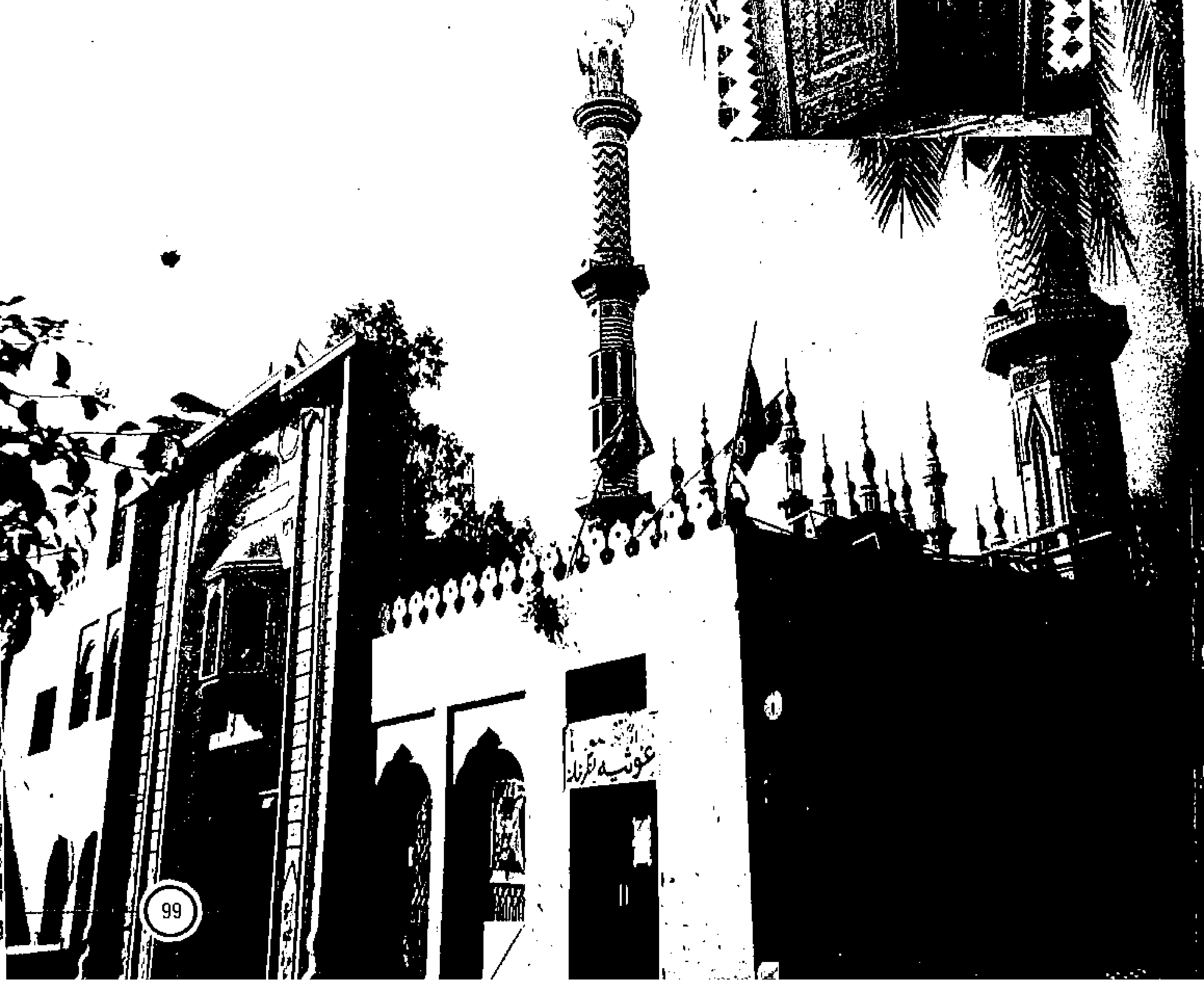

Marfat.com

باب

اولاد و اخلاف
شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

Marfat.com

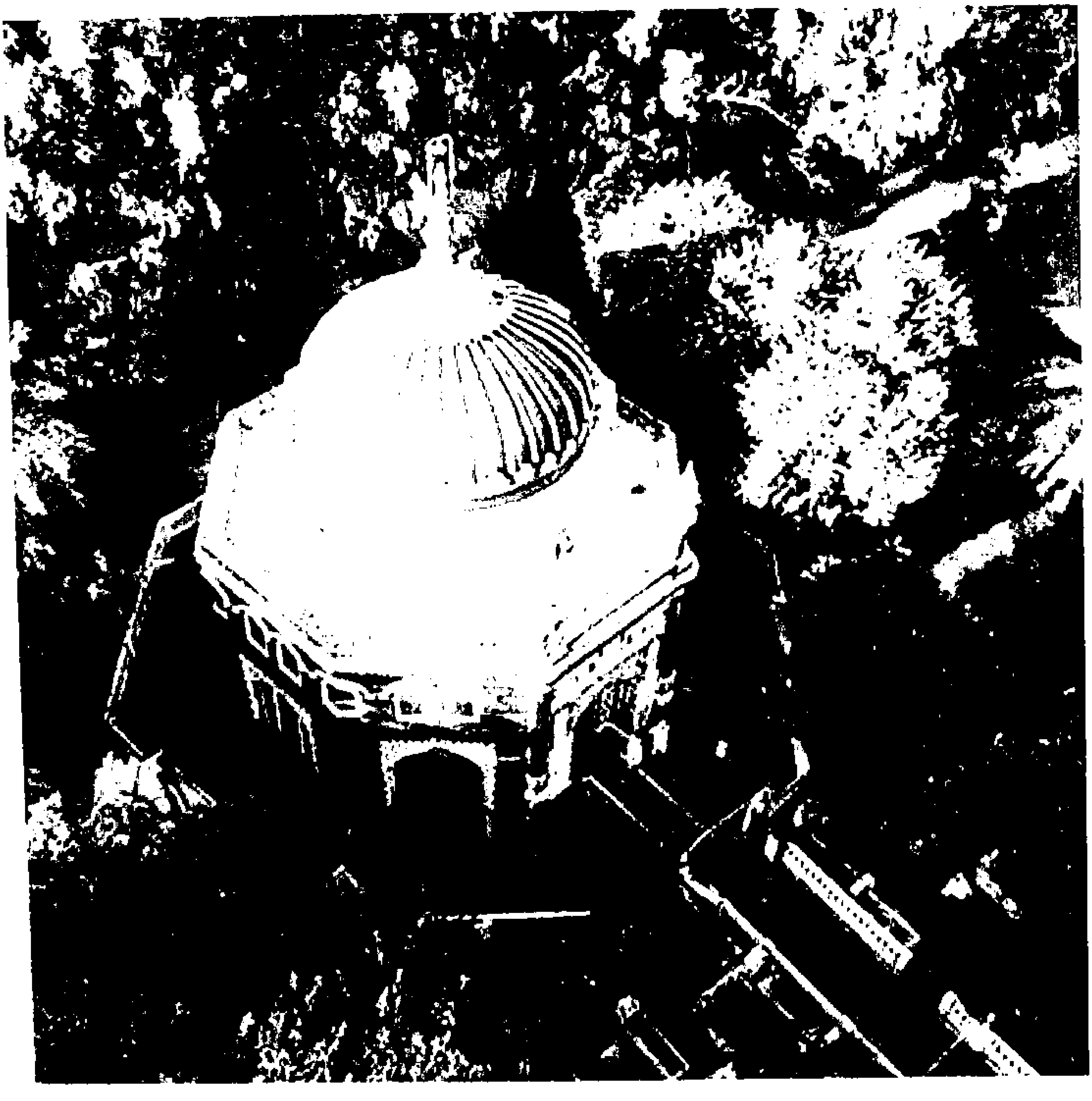

دربارِ عالیہ کا فضائی منظر

Marfat.com

سلسلہ فقر المعروف شجرۂ طریقت

سید الکونین ورسول الثقلین خاتم الانبیاء احمدِ مجتبیٰ حضرت ابو القاسم

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

وصال باکمال ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۱ ہجری مزار پر انوار مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ

اسد اللہ غالب، امام المشارق والمغارب امیر المومنین حضرت

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری مزار اقدس نجفِ اشرف، عراق

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۴ محرم الحرام ۱۱۱ ہجری مزار بصرہ، عراق

حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۳ ربیع الاخر ۱۵۶ ہجری مزار بغداد شریف، عراق

Marfat.com

حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲۸ ربیع الاول ۱۶۵ ہجری مزار بغداد شریف، عراق

حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲ محرم الحرام ۲۰۰ ہجری مزار گورستان شونیزیہ بغداد شریف، عراق

حضرت شیخ سِری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ ہجری مزار گورستان شونیزیہ بغداد شریف، عراق

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲۸ رجب المرجب ۲۹۸ ہجری مزار گورستان شونیزیہ بغداد شریف عراق

حضرت شیخ ابو بکر جعفر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲۸ ذی الحجہ ۳۳۴ ہجری مزار مقام سامرہ بغداد شریف، عراق

حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد تمیمی یمنی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۹ جمادی الثانی ۴۶۵ ہجری مزار مقبرہ امام احمد بن حنبلؒ بغداد شریف، عراق

Marfat.com

حضرت شیخ ابو الفراح یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۳ شعبان المعظم ۴۴۷ ہجری مزار طرطوس شام

حضرت شیخ ابو الحسن علی ہکاری رحمۃ اللہ علیہ

وصال یکم محرم الحرام ۴۸۲ ہجری مزار قصبہ ہکار۔ بغداد شریف، عراق

حضرت شیخ ابو سعید مبارک رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۷ محرم الحرام ۵۱۳ ہجری مزار منطقہ سعیدیہ۔ بغداد شریف، عراق

محبوب سبحانی غوثِ صمدانی حضور

سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی

قدس سرہ النورانی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ ہجری مزار باب الازج المشہور باب الشیخ۔ بغداد شریف، عراق

حضرت سیدنا سیف الدین عبد الوہاب

بن حضور سیدنا غوثِ الاعظمؒ

وصال ۲۵ شوال المکرم ۵۹۳ ہجری مزار مقبرہ حلبہ۔ بغداد شریف، عراق

Marfat.com

حضرت سیدنا صفی الدین عبد السلام صوفی

بن حضرت سیدنا عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۳ رجب المرجب ۶۱۱ ہجری مزار مقبرہ حلبہ ۔ بغداد شریف، عراق

حضرت سیدنا ابو العباس احمد

بن حضرت سیدنا عبد السلام صوفیؒ

وصال ۲۵ رجب المرجب ۶۳۰ ہجری، مزار حلب، شام

حضرت سیدنا مسعود احمد

بن حضرت سیدنا ابو العباس احمد رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۵ شعبان المعظم ۶۶۰ ہجری، مزار حلب، شام

حضرت سیدنا ابو الحسن علی

بن حضرت سیدنا مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲ محرم الحرام ۷۱۵ ہجری، مزار حلب، شام

Marfat.com

حضرت سیدنا شاہ میر

بن حضرت سیدنا ابو الحسن علی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۸ ماہ ذیقعد ۸۶۱ ہجری، مزار حلب، شام

حضرت سیدنا شمس الدین

بن حضرت سیدنا شاہ میر رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۸۳۴ ہجری مزار حلب، شام

حضرت بندگی سید محمد غوث گیلانی اوچوی

بن حضرت سیدنا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۷ رجب المرجب ۹۲۳ ہجری، مزار اوچ شریف ضلع بہاول پور، پاکستان

حضرت سید عبد القادر ثانی

بن حضرت سید محمد غوث گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۱۸ ربیع الاول شریف ۹۴۰ ہجری مزار

(اندرونِ روضہ حضرت سید محمد غوث گیلانی۔ اوچ شریف ضلع بہاولپور پاکستان)

Marfat.com

حضرت سید عبد الرزاق

بن حضرت سید عبد القادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۵ جمادی الثانی ۹۴۲ ہجری۔ مزار اندرون روضہ حضرت سید محمد غوث گیلانی، اوچ بہاولپور

حضرت سید گنج بخش کلاں

بن حضرت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۱۹ ذیعقد ۹۷۸ ہجری۔ مزار اندرونِ روضہ حضرت سید محمد غوث گیلانی اوچ شریف

حضرت شیخ داؤد بندگی کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۹۸۲ ہجری۔ مزار شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ

حضرت شیخ احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۹۶۳ ہجری۔ مزار ملکوال ضلع منڈی بہاولدین

کتاب : حافظ الکرم مصنف پیر محمد طاہر حسین
مطبوعہ قادریہ آرگنائزیشن، خانقاہ منگانی شریف ضلع جھنگ
جنوری 2014

Marfat.com

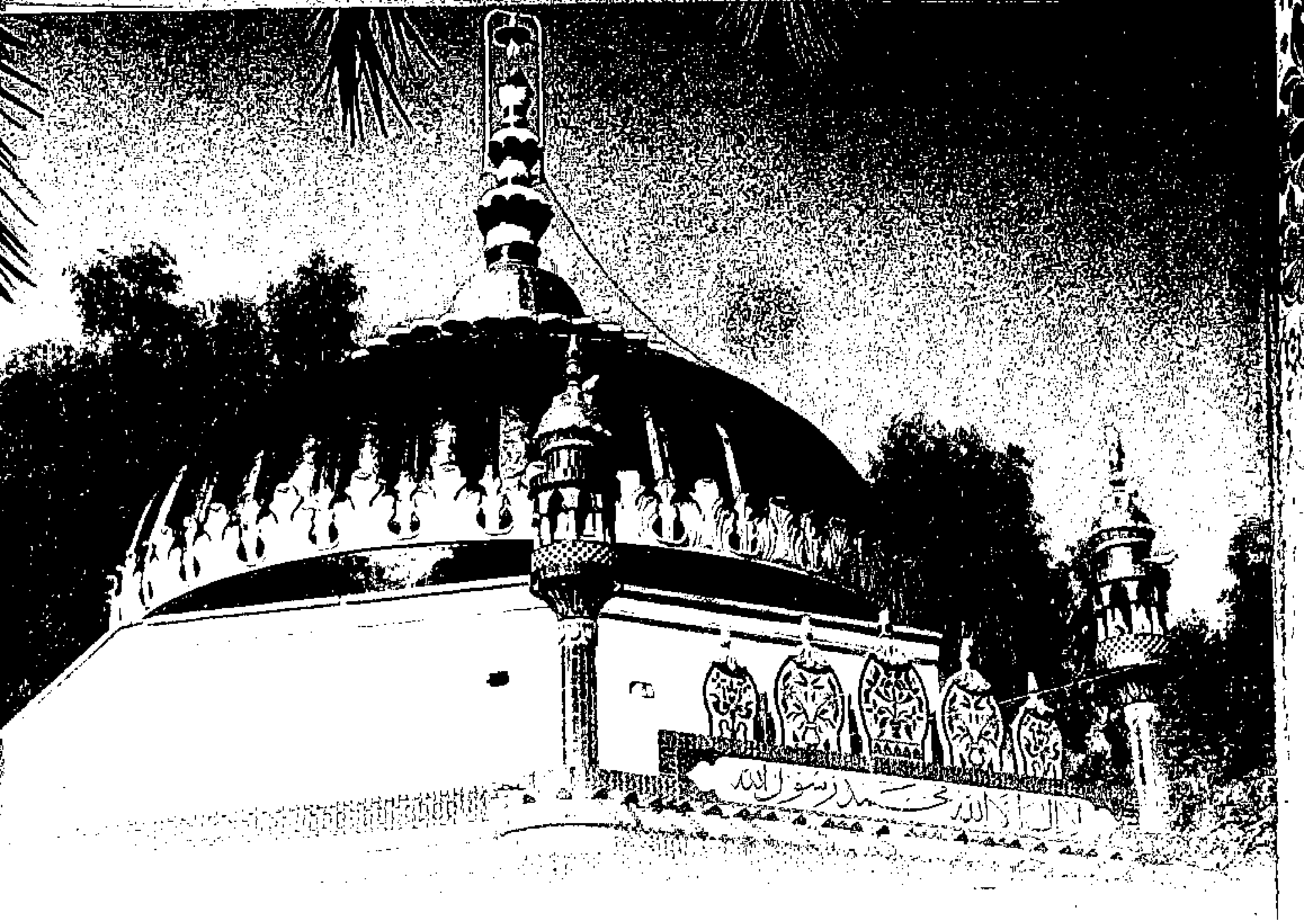

اولاد و اخلاف شیخ سید احمد قادری

حضرت حافظ شکر اللہ جو کہ ساتویں پشت پر حضرت صاحب کا پوتا تھا۔ ۱۱۲۳ھ ہجری میں ایک کتاب مناقب و کرامات حضرت سید شیخ احمد لکھی جب یہ کتاب لکھی گئی تو سید شیخ احمد قادری کی وفات کو 160 سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ حافظ محمد محفوظ ابن قاضی عزیز اللہ اور آپ کے ایک مرید میاں آگرہ ولد ماجی، جو کہ قوم کا میراثی تھا، کے مطابق آپ بغداد سے تشریف لائے۔

آپ کو خلافت 25 سال کی عمر میں ملی۔ آپ نے نصف عمر تک سیر و سیاحت کی اور جس جگہ آپ کی کوئی کرامت ظاہر ہوتی وہاں سے غائب ہو جاتے۔ آپ آبادی کی نسبت زیادہ تر

Marfat.com

وقت جنگل میں رہتے کہ عبادت میں کوئی خلل پیدا نہ ہو اکثر و بیشتر آپ روزہ رکھتے اور درختوں کے پتے اور ڈھیلے کوٹ کر روزہ افطار کرتے۔ سید شیخ احمد ولی نے 7 حج کئے۔

آپ حلیم طبع، با اخلاق، با ادب، نرم مزاج، صالح اور اخلاق کا منبع تھے۔ بادشاہ و امرا آپ کے پاس چل کر آتے۔ آپ نے تمام عمر خدا کی یاد میں بسر کی۔ آپ نے صرف ایک شادی کی اور آپ کی شادی موضع چوٹ دھیراں کے سردار شمائل کی بیٹی سائرہ کے ساتھ ہوئی۔ ان کے بطن سے تین فرزند پیدا ہوئے

1۔ سید تاج محمود

2۔ سید محمد

3۔ سید جلال

جب آپ کی شادی ہوئی تو شمائل سردار کے رشتہ داروں نے سردار شمائل کو طعنہ دیا کہ یہ فقیر پتا نہیں کون ہے، کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائے گا تم نے ایک اجنبی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح پڑھوا دیا تو سردار شمائل نے کہا کہ تم لوگ ابھی ان کی حقیقت سے ناواقف ہو۔ میں اس ولی کامل کے حالات جانتا ہوں۔

(بحوالہ مناقب و کرامات حضرت سید شیخ احمد صفحہ نمبر ۳۔ ۲۲)

سید تاج محمود

موضع چوٹ میں پیدا ہوئے اور آپ کی شادی ملک ہست خان کی بیٹی سے ہوئی۔ سید تاج محمود کے چار بیٹے تھے

Marfat.com

1۔سید عبدالقادر 2۔سید عبدالطیف 3۔سید عبدالسلام 4۔سید عبدالغنی

ان تمام کی اولاد محلہ کوٹلی سیداں میں موجود ہے سید شیخ احمد کی وفات کے بعد آپ کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔آپ نے اپنے والد بزگوار کا روضہء اقدس تعمیر کیا ساتھ ہی لنگر خانہ، چار دیواری، کنواں مسجد کا ایک ممبر بنوایا جس پر آپ بیٹھ کر وعظ و نصیحت کرتے تھے۔اس زمانے میں بادشاہ وقت اکبر اخراجات لنگر کے لیے نذر ونیاز پیش کیا کرتا تھا-آپ کے تبرکات میں ایک پیتل کی چادر بھی تھی جو کہ ہمارے اسلاف نے محفوظ نہیں رکھی اور ہمارے خاندان کی بے احتیاطی کی وجہ سے تلف ہو چکی ہے۔ (بیاض پیر سید فضل دین (مرحوم))

سید تاج محمود بھی اپنے والد کی طرح صاحب علم، صاحب عظمت، اور باکمال تھے اور آپ نے دینی درس اور اسلام کی ترویج جاری رکھی بعد از وفات سید شیخ احمد ولی آپ چوٹ دھیراں چھوڑ کر جب ملکوال آئے تو سردار شمائل نے 8 عدد خدمت گار آپ کے ساتھ روانہ کئے۔جن کے نام یہ ہیں

1۔میاں آگرہ ولد ماجی میراثی 2۔میاں گل احمد ماچھی 3۔میاں ماجھی دھوبی

4۔ڈوگر حجام 5۔جُھلی مصلی 6۔جسکا موچی 7۔ممو کمہار

8۔ولی گوندل جو کہ سالم کا رہنے والا تھا۔

ان تمام کی اولاد آج بھی محلہ کوٹلی سیداں میں آباد ہے حوالہ: خاندانی شجرہ جات قلمی

ماجھی ملکوال سے 17 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور یہ یونین کونسل ماجھی میں شامل ہے۔اس کی کل آبادی تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ ہے اور شیخ سید احمد ولیؒ کے ایک خدمتگار کا نام میاں ماجھی دھوبی (۳) تھا۔اور ماجھی گاؤں کا نام اسی ماجھی دھوبی کے نام سے مشہور ہوا۔کیونکہ میاں ماجھی دھوبی شیخ سید احمد ولیؒ کی زمینوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔اور اس کا مدفن بھی اسی گاؤں میں ہے۔(صدری روایت)

Marfat.com

سید محمد

آپ بیت اللہ تشریف لے گئے اور واپس نہیں آئے آپ کا صرف ایک بیٹا ملکوال میں موجود تھا اور ان کا نام سید محمد زکریا ہے جن کا مزار مبارک ملکوال دربار شریف پر موجود ہے سید محمد زکریا کی بھی کافی کرامات ظاہر ہوئیں جن میں ایک واقع شادیوال ضلع گجرات میں ہوا جب دیوار پر بیٹھے تھے تو چند لوگوں نے آپ کا تمسخر اڑایا کہ آپ کا گھوڑا بہت اچھا ہے تو آپ نے دیوار کو حکم دیا کہ خدا کے حکم سے چل تو وہ دیوار چل کر شادی وال دارے تک آئی تمام لوگ آپ کے قدموں میں گر گئے اور معافی مانگی۔ وہ دیوار آج بھی شادی وال میں فضل الٰہی نائی کے گھر موجود ہے جہاں وہ دیے بھی جلاتے ہیں اور نفل بھی پڑھتے ہیں۔

دیوار پتہ:
فضل احمد نائی (مرحوم) دارا ذیل دار
اچھوٹا لوک اچھر کے شادیوال گجرات

Marfat.com

سید جلال

آپ بھی ولی اور مجذوب تھے۔

سید شیخ احمد ولی سبز رنگ کا لباس زیب تن فرماتے اور پیر سید فضل دین نے بھی اپنی تحریر میں یہ لکھا ہے کہ آپ سبز رنگ کا لباس پہنتے تھے۔اوراس کے علاوہ آپ کی اولاد میں سے جس نے بھی آپ کو خواب میں دیکھا سبز لباس میں ہی دیکھا اور کافی مدت تک آپ کی اولاد میں سے تمام بزرگ سبز لباس زیب تن فرماتے جیسا کہ حضرت حافظ شکر اللہ اور قاضی عزیز اللہ۔

قاضی محمد انور کے سات بیٹے تھے۔

1۔قاضی بندگی حامد 2۔قاضی عزیز اللہ 3۔قاضی نصر اللہ 4۔قاضی مستقیم

ان چاروں کی اولاد کوٹلی سیداں میں آباد ہے۔

5۔قاضی محمد باقر 6۔قاضی محمد ذاکر 7۔قاضی خواجدین

ان تینوں کی اولاد دہلی، انڈیا میں آباد ہے۔

Marfat.com

سید شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات

بھوک اور کھانا:

جو شخص اپنے معدے کو خالی رکھے اور تھوڑا کھانے کا عادی ہو جائے اس کا دل فیض الٰہی کے انوار قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ شہوت اور حرص نفسانی اس پر غالب نہیں آتی۔ ہمیشہ باوضو رہتا ہے سستی نیند اور کاہلی اس پر غلبہ نہیں کر پاتیں خلقت خدا پر شفیق اور رحم دل ہو جاتا ہے عبادت کرنے میں لذت پاتا ہے اور شیطان اس سے دور بھاگتا ہے۔ یہ بات طے ہے کہ جب تک معدہ خالی نہیں ہوتا دل پاک نہیں ہوتا پس جو دل پاک و صاف نہ ہو اس میں رحمت الٰہی کیسے آسکتی ہے۔ حلال میں سے صرف اتنا ہی کھانا چاہیے کہ عبادت کے لیے قوت حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

خاموشی:

کم بولنا باعزت لوگوں کا طریقہ ہے اور صاحب رتبہ بزرگوں کا شعار ہے کسی نیک کام کے لیے بقدر ضرورت کلام کرنا اچھا ہے دو بڑوں میں صلح کرانا دین کی دوستی کے لیے وعظ و نصیحت کرنا کسی محتاج کے لیے کلمہ خیر کہنا۔

کم سونا:

اگر کوئی شخص خشوع وخضو کے ساتھ رات کی ایک گھڑی عبادت میں بسر کرتا ہے تو تمام دن کی عبادت سے بہتر ہے خدا کی رحمت کا نزول عبادت کی قبولیت زیادہ تر رات کو ہی ہوتی ہے۔رات کو جاگنے کی دولت ایسے شخص کو نصیب ہوتی ہے جو ازلی سعادت مند ہو اور خدا کا عشق اسی پر غالب ہو اس لیے رات کو جاگنا اور نیند کو ترک کر دینا بہادروں کا ہی کام ہے۔

Marfat.com

منقبت

لفظوں میں رقم کیا شاعری میں ڈھالا سرکار آپ کو
رضوان نے حسین موتیوں کی طرح سنبھالا سرکار آپ کو
رقم کئے آپ کےمناقبات اپنی تحریروں میں اس طرح
سمندر کی گہرائیوں سے مانندِ جواہرات نکالا سرکار آپ کو
جو روشنی آپ در اقدس سے لے کر آئے تھے کبھی
آنے والی نسلوں کے لیے بنائے رکھا اجالا سرکار آپ کو
ہوکے مایوس آپ کے در سے کوئی خالی گیا ہی نہیں
آج بھی سناتے ہیں ہزاروں سوالی غم نالا سرکار آپ کو
جب تلک رہے گی دنیا زندہ رہیں گے درویش
خدا نے بنا کے بھیجا اس نگر کا رکھوالا سرکار آپ کو

Marfat.com

سید شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات

شیخ احمد کے ملفوظات جن کا ذکر درج کیا جاتا ہے۔

نفس کے مطالبات پورے مت کرو۔
اپنی قوت پر بھروسہ مت کرو۔
اپنی خامیوں کا جائزہ خود لو۔
اپنا باطن ظاہر سے بہتر رکھو۔
نیک آدمی سے فیاضی کرو۔
نمود و نمائش سے باز رہو۔
مذہب کی حفاظت علم سے کرو۔
اگر آرام و آسائش کے خواہش مند ہو تو حسد نہ کرو۔
اپنی اچھی اور بری چیزیں پوشیدہ رکھو۔
ہمیشہ اچھے کام کرنے کی تلاش میں رہو۔
اس بات پر فخر مت کرو کہ تم نے کوئی گناہ کیا ہے۔
کسی جگہ بھی موت کو مت بھولو۔
جب تم پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اسے اپنے گناہوں کی سزا سمجھو۔

Marfat.com

اوصاف شیخ سید احمد ولی

حضرت شیخ سید احمد ولی بڑے بارونق، ہنس مکھ، خندہ رو، با اخلاق، نرم طبیعت، پاکیزہ اوصاف، کریم اخلاق، مہربان اور شفیق تھے۔

بعض مشائخ نے آپ کے وصف کو بیان فرمایا ہے کہ حضرت سید شیخ احمد ولیؒ بد گوئی سے دور بھاگنے والے اور حق کے سب سے زیادہ قریب تھے علم نے آپ کو مہذب بنایا، قرب نے آپ کو مؤدب بنایا، خندہ روئی آپ کی صفت تھی سچائی آپ کا وظیفہ، یادالٰہی آپ کا وزیر، غور فکر آپ کا مونس، آداب شریعت آپ کا ظاہر، اوصاف حقیقت آپ کا باطن تھا، فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت فرماتے، سلام کرنے میں پہل کرتے۔

مسجد کی چھت کی سیلنگ

Marfat.com

حضرت شیخ سید احمد ولی کے حلیہ اور عادات کا بیان

راست بیاں ناقلوں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت شیخ سید احمد کا قد معتدل رنگ سرخ وسفید اور گھنے ابرو تھے۔ ریش مبارک سرخی مائل تھی۔ کمال حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن صوت سے بھی آراستہ کہ تسبیح خوانی اور قرأت خوانی میں گویا آپ کا کوئی ثانی نہ تھا بلوغت کے درخشانی آغاز سے نفیس لباس زیب تن کرتے۔

حضرت کا ایسا حسن و جمال تھا کہ جہاں سے بھی گزر ہوتا لوگ آپ کے دیدار کا انتظار کرتے۔

Marfat.com

Marfat.com

سید کا مطلب

شہزادہ، حاکم، سردار یا مالک جو اپنے ذاتی اوصاف، املاک یا پیدائش کے لحاظ سے ممتاز ہو۔ آخری معنوں میں یہ لفظ تمام عالم اسلام میں بلاشرکت غیر کے آنحضرت ﷺ کی اولاد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں صرف 2 مرتبہ استعمال ہوا ہے ایک بار تو سورہ آل عمران میں حضرت یحییٰؑ اور دوسری مرتبہ سورہ یوسف زلیخا کے شوہر کے لیے آیا ہے۔ قرآن مجید کی سورہ الاحزاب میں سید کی جمع سادۃ بمعنی دینوی اور مذہبی گمراہ سردار بھی استعمال ہوا ہے عرب اس لفظ کو انسانوں کے علاوہ جنوں، حیوانوں اور بے جان چیزوں کے سلسلے میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں سیدہ فاطمۃ الزہرہ کی اولاد کو سید کہا جاتا ہے

شیخ کا مطلب

اس لفظ کے دو مفہوم ہیں ا۔خاص 2۔عام

کسی دینی یا روحانی سلسلے کا بانی مگر اس کے جانشین کو جو اس سلسلے کی گدی سنبھالے یا ان لوگوں کو جو اس کی مختلف شاخوں کے رئیس ہوں کو بھی شیخ کہا جاتا ہے۔ شیخ الطریقہ اپنے سلسلے کا دینی اور دنیاوی دونوں امور میں رہنما ہوتا ہے اس میں لازمی طور پر تمام اخلاق حسنہ پائے جانے چاہییں آپ وہ اعلیٰ ظرف، زاہد اور تمام اوصاف حمیدہ کا حامل ہونا چاہیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اسے علم وافر حاصل ہو وہ اس کا برگزیدہ بندہ ہوتا ہے اور اس پر دینی برکت نازل ہوتی ہے اس لیے بندے کو اللہ تک پہنچانے کا وسیلہ ہوتا ہے اسے قانون الٰہی یا شریعت کا مکمل علم ہوتا ہے وہ

Marfat.com

وساوس نفسانیہ اور ان کے علاج سے واقف ہوتا ہے۔ اپنے طریقے کی مخصوص تعلیمات کا بانی یا وارث ہونے کی وجہ سے اس کی رضا در مطلق کی مشیت سے فیض یاب ہوتی ہے۔ وہ صوفیوں کی روایات کا جاری رکھنے والا ہوتا ہے۔ اس کے دل میں ان خیالات کے سوا جو اللہ عزوجل نے یا بانی سلسلہ نے جو عالم ملکوت کے اندر مظہرہ القدس میں صاحب مرتبہ ہونا چاہیے اور وجود اقصی کے مقدس خیالات سے براہ راست فیض یاب ہوتا ہے۔ مرید کی نظر میں شیخ ہر قسم کی روحانی فضیلتوں کا پیکر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے تصرف اور کشف و کرامات کی قدرت عطا کی جاتی ہے۔

حوالہ

اردو دائرہ معارف اسلامیہ

جلد گیارہ

السری بن الحاکم

شیاد حمزہ ۱۹۷۵ عیسوی۔ ۱۳۹۵ ہجری ص ۸۴۵۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳

اولیاء اللہ

اولیاء اللہ کون ہیں: اولیاء سے مراد وہ مخلص اہل ایمان ہیں جو اللہ کی بندگی اور گناہوں سے اجتناب کی وجہ سے اس سے قریب ہو جاتے ہیں۔ ولی کا معنی قریب ہے یعنی مومن جب ایمان اور عمل صالح پر کاربند ہوتا ہے اور شرک اور دوسرے گناہوں سے اجتناب کرتا ہے تو اللہ رب العزت کے قریب ہو جاتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي
الْاٰخِرَةِ ط لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ (یونس،٦٢)

ترجمہ: یادرکھو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (گناہوں سے) بچتے ہیں ان کے لیے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اللہ کی باتوں کے لیے کوئی تبدیلی نہیں ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

حوالہ
اولیا اللہ کی پہچان
ص ۱۰۳
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

Marfat.com

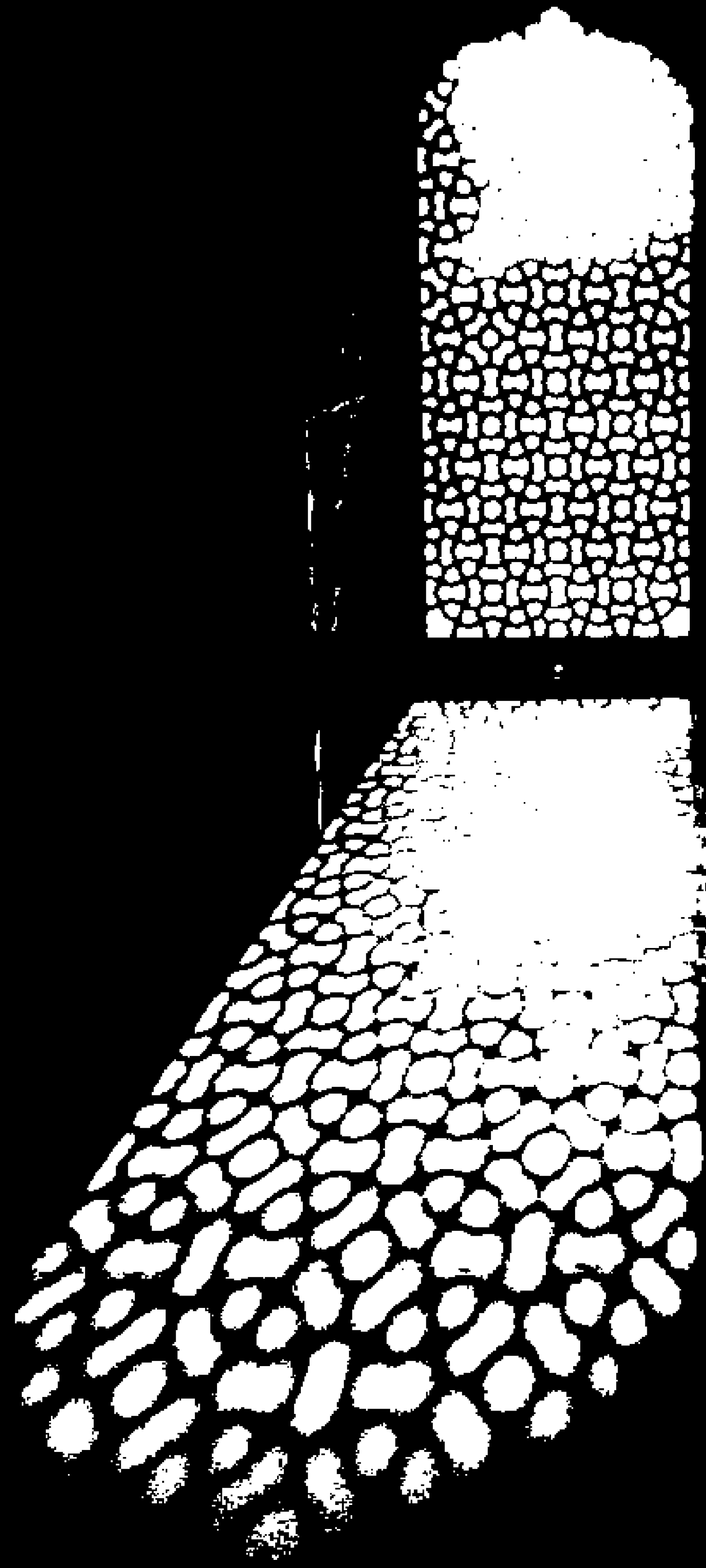

شیخ سید احمد قادری سے نسبت

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو آپ کی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ آپ کے مریدین میں شمار ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میرے مریدوں کو اور میرے طریق کا اتباع کرنے والوں اور میرے ساتھ محبت رکھنے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ شیخ سید احمد ولی نے اپنی گفتار اور اپنے کردار سے ایک معیاری زندگی کا نمونہ پیش کیا۔ کم کھانا، کم سونا، اور لوگوں سے کم میل جول رکھنا ان کا طریقہ کار تھا۔ عشق الٰہی میں وہ ایسے سرشار تھے کہ ان کو اپنی ہستی کا پتہ نہ تھا۔ تسلیم و رضا، توکل و قناعت، امید و بم، محبت و اخوت، خلوص و خدمت، نقر و فاقہ، ایثار و استطاعت ان کا شعار تھا۔ وہ اپنے درد اور اپنے درمان، اپنی دعا، اپنے سوز، اپنی زندگی، اور اپنی موت اپنی فتح، اور اپنی شکست کو اللہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ وہ عشق الٰہی کے اسیر تھے، دین کے نصیر تھے، وہ روشن ضمیر تھے، بے کسوں کے دستگیر تھے، کامل پیر تھے، وہ دربیش بہاو

Marfat.com

بے نظیر تھے، طالبوں کی طلب، جب ان کو ان حضرات کے میخانے میں لاتی وہ ان کی تائب کر کے الائش دنیا سے پاک وصاف کر دیتے تھے، وہ جبر وتشدد کو ناروا سمجھتے تھے محبت اور خلوص کے دلنشین ہتھیاروں سے غیروں کو اپنا کرتے تھے اور امیر شریعت تھے جو پاکے حقیقت تھے، صاحب نسبت، صاحب اجازت تھے، شمع شبستان ہدایت تھے، چراغ دور مان ولائیت تھے، علم باطن اور علم ظاہر میں کامل تھے، وہ اہل صفا تھے ولی خدا تھے عالم باعمل تھے صاحب جودو کرم تھے وہ شمس وقمر میں، جان وجگر میں، لعل وگہر میں، شام وسحر میں برگ وشجر میں، آتش نمرود میں گلزار ابراہیم میں خدا کا جلوہ کارفرما دیکھتے تھے، ان کی زندگی نکات طریقت کا دفینہ تھی حقیقت میں وہ معرفت کا آئینہ تھی، وصول ولی اللہ کا زینہ تھی، معرفت الہیہ کا سرچشمہ تھی عرض انہوں نے اپنی روحانی طاقت اپنے کردار اپنی گفتار اپنے ایثار اور اپنے خلوص ورواداری سے ایک نئے سماج کی تشکیل کی۔

"اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ○"

(سورۃ الرّعد ۲۰)

ترجمہ : یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کے ساتھ عہد کر لیتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں اپنے اقرار کو نہیں توڑتے۔

آپ کی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ادب واحترام کے پھولوں سے اپنی زندگیوں کو مشکبار بنانا چاہیے، یہی مکارم اخلاق کی بنیاد ہے اگر ہم ایک دوسرے کا ادب واحترام کرنا

Marfat.com

شروع کر دیں تو بہت سے مسائل از خود دور ہو جائیں۔علاوہ ازیں تواضع کو زندگی میں جاری و ساری کرنا چاہیے عظمت وعزت کا یہی زینہ ہے۔

آپ کی زندگی ایک کامیاب زندگی تھی، جن میں مصائب دل کھول کر سامنے آئے۔مگر استقامت اور ہمت ماوی آئی، اور حضرت سید شیخ احمدؒ اس سلسلے میں کامیاب رہے۔آپ نے بڑی کوشش صرف کر دین اسلام کی تبلیغ شروع کی اور یہ ایک ایسا کام تھا جس میں اپنی ہمت اور عزم کے ساتھ خود اعتمادی نے کامیابی یقینی کر دی۔اردگرد کے علاقے میں ہندو کافی تھے بہت سے ہندوؤں اور غیر مسلم لوگوں کو آپ نے مسلمان کیا اور ملکوال کی سرزمین پر اپنی خانقاہ بنائی اس زمانے میں انسان اناج کی ڈھیریوں کی طرح بٹے ہوئے تھے نہ اتحاد، فکر وعمل تھا نہ آپس میں محبت وخلوص، بلکہ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ تھا جو بج رہا تھا، مگر بے سروتال، جس کی آواز سے کانوں کے پردے پھٹے جاتے تھے تمدنی دنیا میں یہ اندھیرا دور دور تھا جس سے زندگی کے پودے مرجھا جانے لگے تھے۔انسان انسانیت سے گر کر حیوان سے بدتر ہو گیا تھا اونچی ذات کے لوگوں کے اردگرد زندگی کی رعنائیاں انگڑائیاں لیتی دکھائی دیتی تھیں۔اس دور میں حضرت شیخ سید احمدؒ نے اسلامی تعلیمات کو عملی حیثیت سے پیش کیا جس سے سماجی خود ساختہ اونچ نیچ ختم ہوئی زندگی اپنی اصلی کیفیت پر آئی اس طرح وقت کی سب سے اہم ضرورت پوری ہوئی گرتا ہوا انسان زندگی پر موت کو ترجیح دیتا تھا۔اب پھر زندگی کی تمنا کرنے لگا۔اس انقلاب عظیم کا بانی محلوں میں نہ رہتا تھا بلکہ ایک معمولی سی جھونپڑی میں لوگوں کو یہ بتا رہا تھا

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ہی انسانیت کا صحیح مسلک ہے۔انا ربکم داعلی بننے والی قوم اس

Marfat.com

پیغام کو سن کر سماجی زنجیروں کو توڑ کر آگے بڑھی اور اس پیغام کو جو پیغام حق تھا بڑے ذوق وشوق سے سنا اور یہ بات اچھی طرح سمجھ آئی کہ صرف یہ ہی راستہ نجات کا راستہ ہے۔ اس سید شیخ احمدؒ نے نظر کی تاثیر سے اس کفر کے سمندر میں خشکی کی لہر دوڑا دی۔ نہ صرف یہ بلکہ اس نے جدھر آنکھ بھر کر دیکھا مصیبت اور لغزشوں کے سوتوں کو ہمیشہ کے لیے خشک کر دیا۔ وہ سینہ جو برسوں سے کفر وکار کی تاریکیوں میں گھرا تھا اس پیغام حق سے ایمان کی منور تنزیل بن گیا۔ وہ دماغ جس میں نفرت وحقارت کے خیالات پرورش پا رہے تھے اس پیغام کو سن کر محبت رواداری، اخوت و مساوات کی تجاویز پر غور کرنے لگا۔ وہ سر جو آج تک بتوں کے آگے جھکا کرتا تھا اب صرف اس ذات کے آگے جھکنے لگا جو حقیقت میں عبادت کے لائق ہے۔ یہ تھے وہ لوگ جو حضورؐ کے احکامات پر اپنی ہر چیز قربان کر دینے میں ذرا بھی تامل نہ کرتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ ماحول کی زہریلی فضا کبھی ہوئی

اسی بلند ہستی جن کو دنیا میں یہ عروج تھا کہ اگر چاہیں تو روحانی بادشاہت کے ساتھ ساتھ زمین کی بادشاہت پہ بھی قبضہ کر لیتی مگر دنیا کی قدرت وخواہشات ان کے سامنے کوئی اہمیت نہ رکھتی تھیں۔

Marfat.com

کیا شیخ احمد ولیؒ قادری سید تھے

سولہویں صدی کی شہرہ آفاق شخصیت حضرت شیخ سید احمد ولی کے نام کا سابقہ ''شیخ'' ان کے نام ونسب کے ضمن میں گمراہ کُن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس لفظ کا ان کے نام سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں۔ آج کل 'شیخ' کا لفظ ایک خاص ذات یا جات کو ظاہر کرتا ہے۔ ہندوستان کے مسلمان سلاطین دہلی کا عہد اور دور مغلیہ میں یہ لفظ ممتاز علمی فضیلت کی علامت تھا۔ بعض اوقات یہ لفظ زہد وتقویٰ پر بھی دلالت کرتا تھا۔ جو اہل اسلام کے متشددین کے یہاں پایا جاتا ہے۔

حضرت شیخ سید احمد ولی قادری قوم کے سید تھے۔ لیکن علمی فضیلت کی بنا پر انہیں شیخ کا لقب حاصل ہو گیا تھا۔ ابو الفضل کے نام کے ساتھ جو اکبر کا وزیر اور مشہور عالم تھا شیخ کا لفظ آتا ہے۔ جو اس نقطے کی وضاحت کے لیے یہی کافی ہے۔ ابو الفضل کو عام طور پر شیخ ابو الفضل کہا جاتا ہے۔ اس کا سبب فقط یہ ہے کہ وہ بہت بڑا عالم اور نظیر قابلیت کا مالک تھا۔ بعض لوگوں سے خطاء ہوئی کہ انہوں نے شیخ احمد ولیؒ کو غیر سید جانا کیونکہ ان کے نام کے ساتھ پہلے شیخ کا گمراہ کن لفظ آتا ہے۔ حالانکہ صحیح تو یہ تھا کہ سید کا کلمہ آتا۔

ہمارے ہاں دو مورخ ہیں۔ اور دونوں یکساں قابل اعتماد بھی اور مستند بھی ہیں۔ ایک ابو الفضل جو اکبر کے عہد کا سرکاری مورخ تھا اور دوسرا ایک ایسا شخص جس نے اولیائے کرام کی زندگی کے مطالعے کو اپنا مضمون بنا لیا تھا۔ دونوں کا بیان اس قیاس سے مختلف ہے جس کے قبول

Marfat.com

کرلیے جانے کا امکان ہے۔ ایک اور شخص قاضی حافظ شکر اللہ ہے۔جس نے اپنے فارسی کے مخطوطہ میں مستند حالات قلم بند کیے۔اور وہ مخطوطہ یوں رقمطراز ہے۔

کہ آپ نے بغداد میں بارہ سال تک شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار پر جاروب کشی کی اور لنگر کے لیے جنگل میں سے لکڑیاں کاٹ کر اپنے سر مبارک پر رکھتے اور اس خدمت کا صلہ انہیں یوں ملا کہ قبر سے آواز آئی کہ آپکو ہند کے صوبہ پنجاب کی خلافت سے نوازا جاتا ہے۔اور اس کے علاوہ قاضی حافظ شکر اللہ کی کتاب مناقب و کرامات شیخ سید احمد قادری میں جن شخصیات کا ذکر آیا ہے ان کے ساتھ ان کی ذات بھی تحریر ہے جیسے کہ نعمت اللہ گجر، جلال خان گکھڑ، ملک ہست خان وغیرہ۔اس لیے جو لوگ شیخ سید احمد قادری کو سید نہیں مانتے گناہ کا مرتکب ہیں۔اور جو لوگ اس بات کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں وہ لوگ گناہگار ہیں۔

صاحب انوار السیادت فی آثار السعادت و شریف التواریخ آپؒ کے نسب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شیخ سیدؒ احمد ولی حسنی سیدؒ تھے اور شیخ سید احمد کا شجرہ حضرت امام حسنؓ سے جا کر ملتا ہے۔

حوالہ: شریف التواریخ
شریف احمد شرافت نوشاہی
حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۰۹

صاحب انوار السیادت فی آثار السعادت
صفحہ نمبر ۲۲۹-۲۳۳-۲۳۲-۲۳۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآاِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْ وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي
الْاٰخِرَةِ ط لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ (یونس،۶۲)

خبردار بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے وہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ہمیشہ تقوی شعار رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عزت ومقبولیت ہے اور آخرت میں قابل غور مغفرت وشفاعت اور دنیا میں بھی نیک خواہوں کی صورت میں روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسن مطلق کے جلوے اور دیدار اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے یہی وہ عظیم کامیابی ہے

Marfat.com

باب پنجم

مناقب وکرامات
شیخ سید احمد ولی

قاضی حافظ شکر اللہ

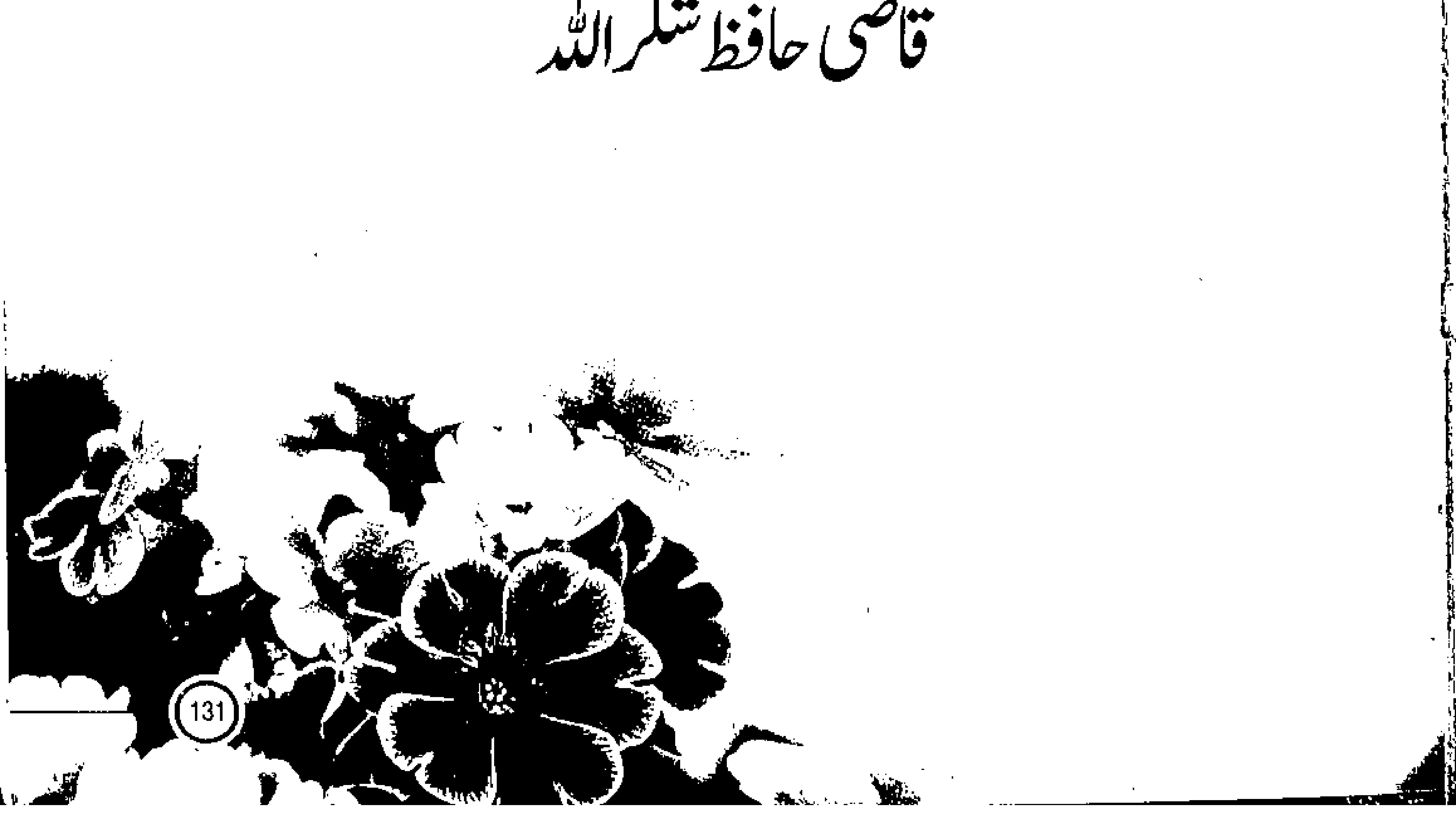

Marfat.com

یا اللہ
دربار عالیہ قادریہ
محمد
ابوبکر
عمر فاروق
عثمان غنی
علی المرتضیٰ
محمد
علی
فاطمہ
حسن
حسین

Marfat.com

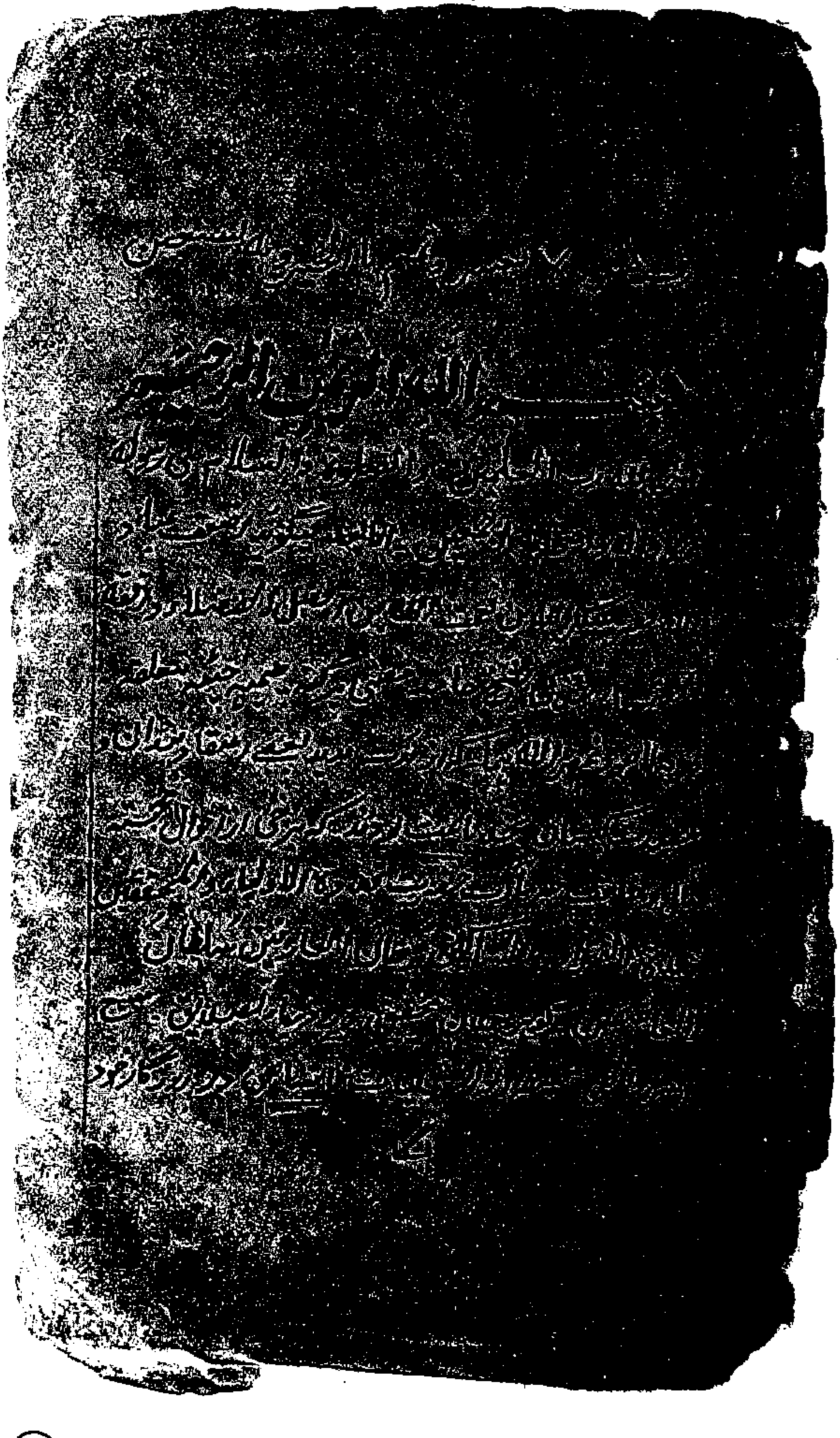

Marfat.com

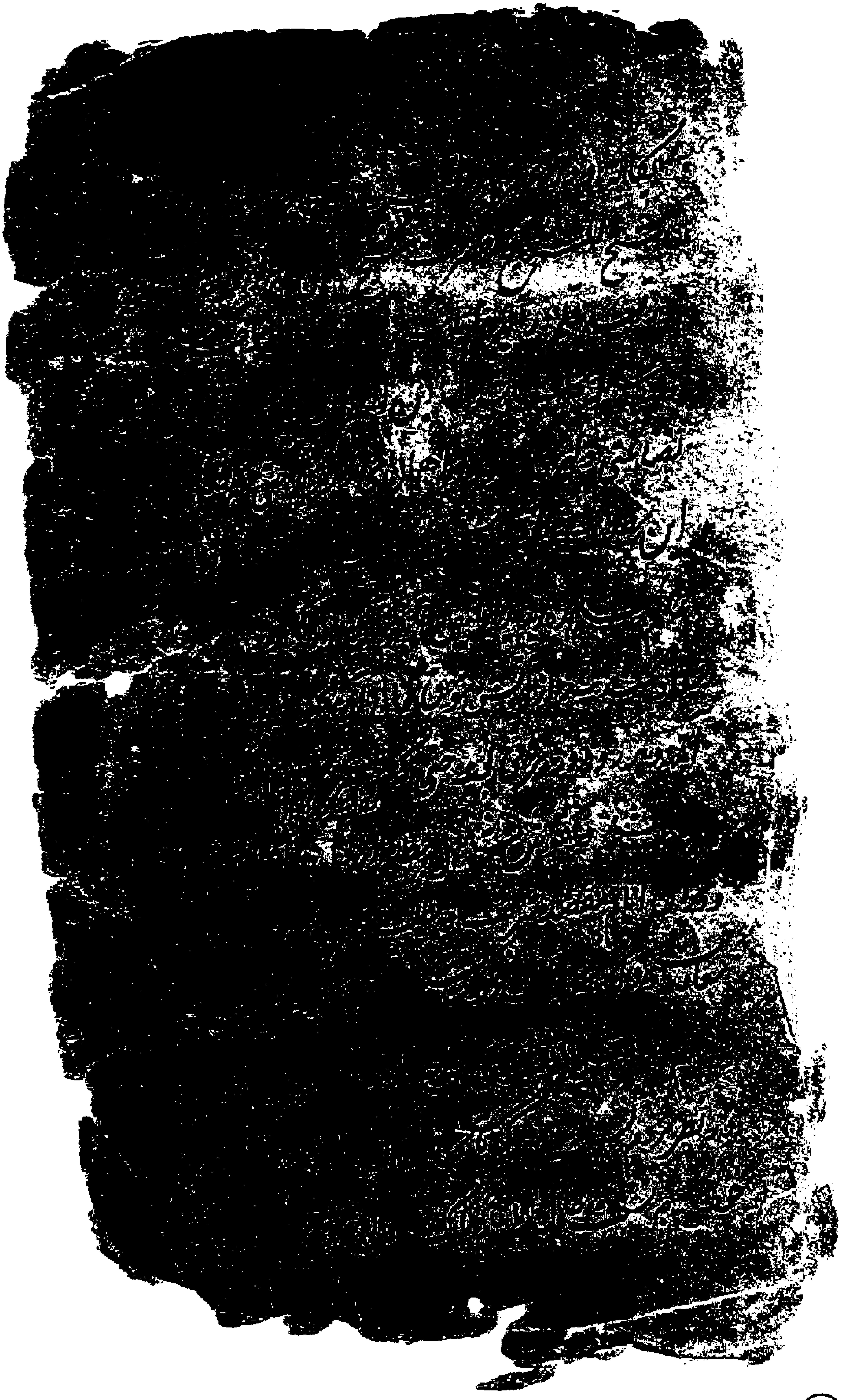

Marfat.com

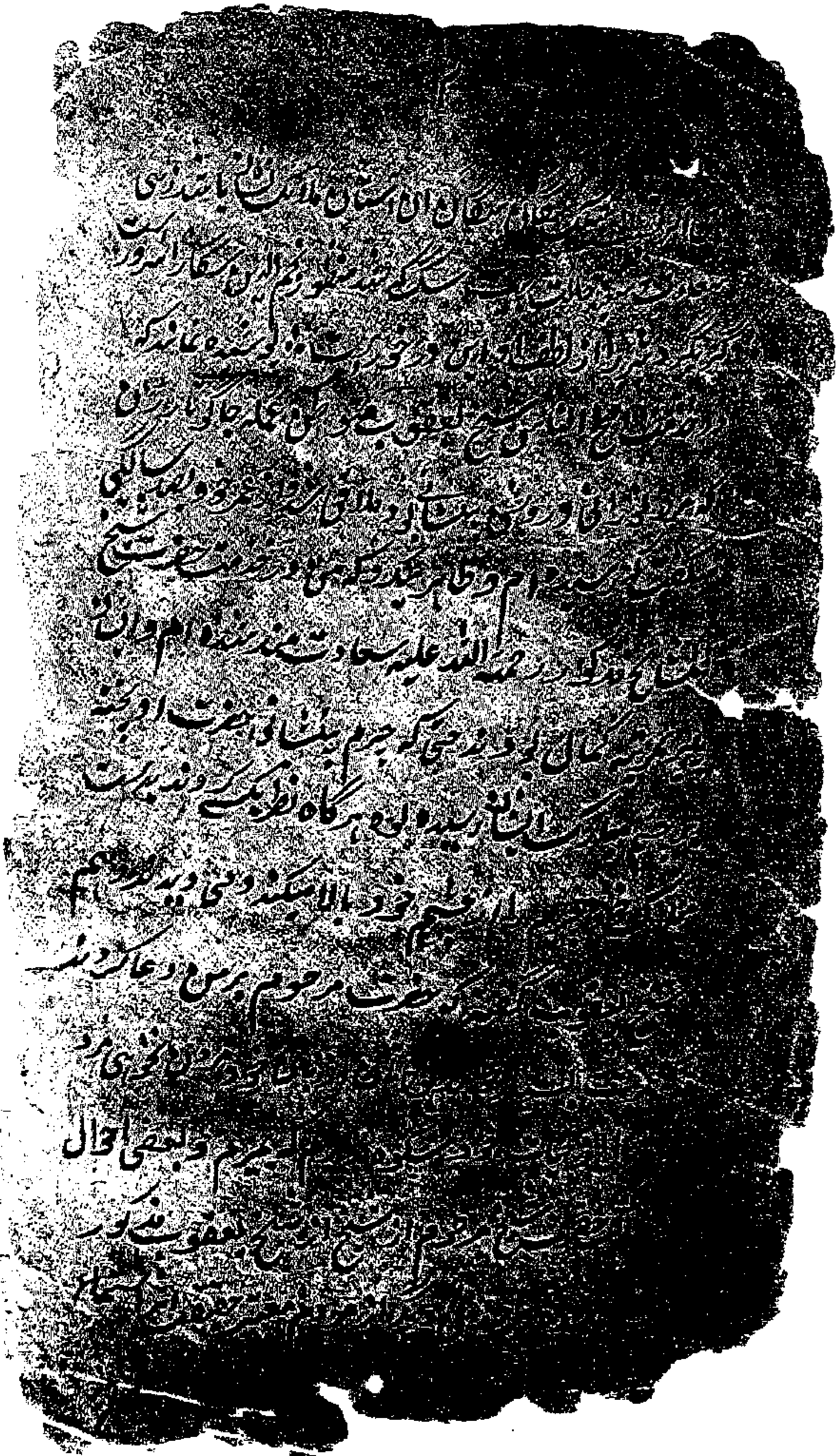

Marfat.com

یا غنی

و بحقوق رشته تا در قید تحریر و ضبط تقریر در آورده [illegible]

الله الملک الوهاب بر زده اند که دوازده سال [illegible]

کتب معتبره نموده حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی [illegible]

یزدانی عبد القادر جیلانی صد قدس الله سره العزیز [illegible]

سوختن تیر بار نموده در مطبخ خانه او زده اند [illegible]

الان امان [illegible] بار چوب [illegible]

[illegible] حضور [illegible] حکم [illegible]

[illegible] احد القدسی او رو [illegible] خلافت حضرت غوث

[illegible] کرد بعد از آن حکم [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] او مرحوم که در قصبه [illegible] نموده اند [illegible]

وقائم خواهد بود تا بحدیکه روضه حضرت [illegible]

حضرت پیر دستگیر [illegible] الله اعلم بالصواب [illegible]

کما اول ظهور ولایت آن جناب ولایت [illegible]

در قصبه [illegible] طلوع [illegible]

[illegible] القادر [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

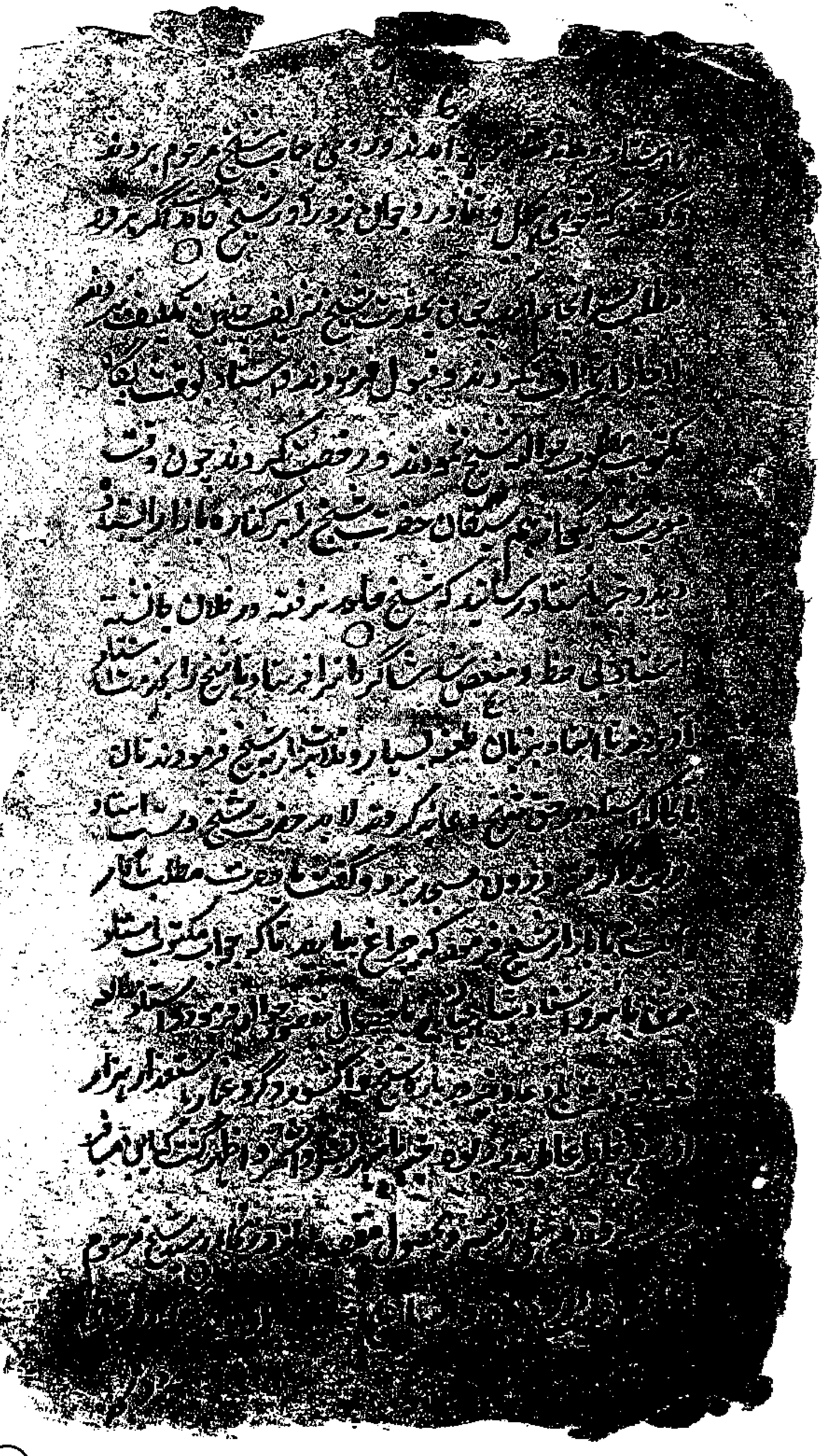

Marfat.com

در مسجد موضع آدم [illegible] علیه بر بلده گجرات فرخنده [illegible]

بتلاوت کلام ربانی اشتغال می ورزیدند ناگاه سوار [illegible]

باشاره اسباب طلب بیگاری در موضع مذکور آمده و از مردان [illegible]

نشینان طلب بیگاری کردند و گفتند که نوبت بیگاری آن [illegible]

سپاهی ازیشان باشاره اسباب بر سر حضرت شیخ داد و روان شد مقدار

دو سه تیر پرتاب رفته بود که ناگهان نظر سپاهی بعقب افتاد و دید که

باشاره اسباب مقدار یکدست بالا از سر در هوا میرود فی الفور

سپاهی از مرکب فرود آمد و بر پای شیخ افتاد و عذر معذرت

بسیار آغاز نهاد که در من تقصیر [illegible] سپاهیان باشاره [illegible]

را بر خود بار [illegible] برداشت و در موضع مذکور آمده و آنجا از

زجر و توبیخ و ضرب [illegible] کرده [illegible] بیگاری داده

آید و خوف خدا در [illegible] زده الغرض سپاهی را [illegible]

ساخته وداع نمودند بعضی شیخ [illegible] خبر بردند که این معنی

در [illegible] جلی با ظرافت کلی است اگر دعوی ولایت [illegible]

هم کرامت و کرامات [illegible]

عمیق [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] آمدند و گفتند [illegible] و ما را گواهی [illegible]

[illegible] عصا [illegible] تحمل فرما [illegible] قوم جاهل [illegible]

[illegible] له عماد الحصا [illegible]

[illegible] بیرون رود [illegible] شده [illegible]

[illegible] از [illegible] ازو فتنه برسید [illegible]

[illegible] شده است [illegible] البقیع [illegible] گفتند که فلان [illegible]

[illegible] آمده و دفن کرده ایم آن شخص با [illegible]

[illegible] آن [illegible] و در مسجد فلان با [illegible]

[illegible] دیده ایم [illegible] آن شخص را آن ما گفت که مسجد [illegible]

[illegible] و تفحص حال [illegible] شخص [illegible]

[illegible] در زمان [illegible] گفت [illegible] آمده برای [illegible]

[illegible] و آن نکته [illegible]

[illegible]

Marfat.com

مناقب پیر

گروه آورده اند که در اثنای راه جمال استاد ...
با شیخ اتفاق ملاقات افتاد و در خدمت حضرت شیخ الحاج
والحاج آغاز نهاد که فی سبیل الله از زیارت بیت الله
بکنانید و بدرجه عالی رسانید حضرت شیخ بعد عذر و منع
و حیله حواله با دب استادی قبول فرموده هر دو دست را حلقه
کرده بنهاد و گفت که درین حلقه بیا و ببین و مطلع
شو که کعبه چنین است هرگاه استاد در حلقه دو دیده
انداخت گویا که در بیت الله استاده شده است خود مشاهده
فرمودند که زیارت کرده ... گفت آری به تسلی دل حضرت
شیخ را در جنگل دید تعجب ماند والله اعلم — آورده اند که
مسجدی در قصبه بود ... که سقف او افتاده ...
سقف ... تیار کرد چوب ... آورده
از معمار ... آمده ... شیخ ...
و ... که حضرت ... شیخ ...
کرد بسم الله الرحمن الرحیم خوانده بر دارند ...

Marfat.com

Marfat.com

حالت حال و صال شده و حضرت شیخ از انجا رخصت شدند و

انگه گفته رفتند که گاه ترا مشکلی پیش آید مرا یاد کنی [illegible]

حاضر خواهم شد لیکن مدت آن بی بی را اجل [illegible] رسیده

شده چون دختر شد و لیکن او را طفلی شد و آن جوبهای

[illegible] سوختن او دیگر کردند آنگه بیمار [illegible] بود از حال

اسلام وی تمام بعضی [illegible] هم بسبب دعوی اسلام [illegible]

آنگه شدند اما مدعیان اسلام کم و بند و آن بسیار [illegible]

[illegible] کرده بی بی سا [illegible] را بر نوده جوبهای [illegible]

[illegible] تمام رسیده آتش دهند و از [illegible] عام خلق [illegible]

بیچاره آنگه فریاد فریاد بر آورد که یا حضرت شیخ [illegible]

[illegible] دختر خود خوانده [illegible] الغوث [illegible]

شیخ از غیب پیدا شدند و فرمودند که [illegible]

این [illegible] بر جای [illegible] حضرت [illegible]

عرض کرد و حضرت شیخ [illegible]

شدند و فرمودند که [illegible]

Marfat.com

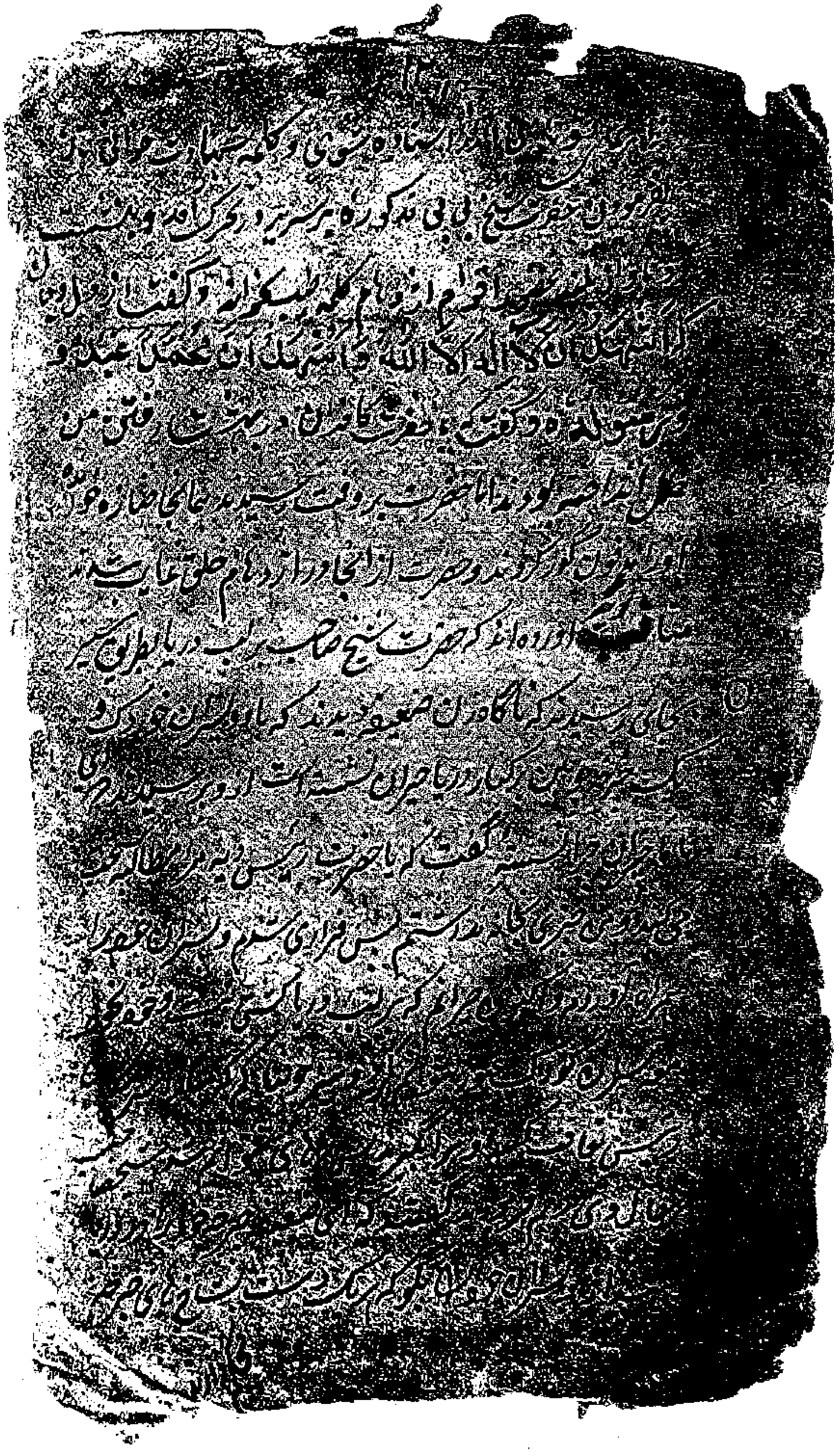
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و
آورده اند که حضرت شیخ صاحب

Marfat.com

بحکم بگیرند تا الله تعالی برا سلامت از دریا ببرد چون

بموجب فرموده حضرت همه فرزندان خود بدریا آمد حضرت

بعصا دست خود چوبی را که گردند جنگ [illegible] که عصا ضعیف [illegible]

فرزندان خود سلامت بکنار آمد و فرمودند که بر جا [illegible]

آورده اند که سبب مشایخ شدن و موکل گرفتن حضرت شیخ

اینست که در جنگل با گوسفندان شیرکنان می بودند و در وی آن

آب [illegible] وضو یافت نماز عصر در رسید تا که در آب [illegible]

بوقت گوسفندان تعلقه بهره رسیدند و بقصد آب بر سر

که متصل موضع قندلو راست و نامش چاه لاکه میگویند

آن فرزندان برسن دلو آب برآورده سبوچها [illegible]

و حضرت شیخ دیدند که وقت نماز عصر تنگ گردید

بسم الله الرحمن الرحیم خوانده کوزه بدست گرفته بر کنار

[illegible] طرف دهن چاه قندلو ایستاده [illegible]

آن طرف که حضرت شیخ ایستاده بود [illegible]

[illegible] بر دست ایشان رسید و طرف [illegible]

که [illegible] و آن کوزه [illegible] کرده و وضو [illegible]

Marfat.com

[illegible] جمیل [illegible] در بیان زمانی که [illegible] فرزندی [illegible]
نام دختر [illegible] الدین صاحب [illegible] و توکل شیخ جمال نام [illegible]
شیخ [illegible] و [illegible] داشت و دران گرد جوار در [illegible]
[illegible] شیخ [illegible] کردند زنان در [illegible]
[illegible] آمدن [illegible] از آن [illegible]
[illegible] نقل کرد شیخ جمال [illegible] ملاقات حضرت
[illegible] روزی [illegible] ملازمت [illegible]
[illegible] گفت [illegible]
[illegible]
[illegible] بیان نسبت با [illegible]
فصل [illegible] چند مذکور با [illegible]
[illegible] دختر مذکوره [illegible] شیخ [illegible] حضرت
[illegible] در خدمت شیخ [illegible] جمال [illegible]
[illegible] است که [illegible]
[illegible] از مراقبه [illegible]
[illegible]

Marfat.com

بدین نسبت قلعی بعد از چند روز بخانه آورده مردم بسیار [illegible]
بخدمت شیخ اعتقاد و بندگی پیدا شد و انجا بنا [illegible]

والله اعلم آورده اند که حضرت شیخ وقت عصر در موضع [illegible]
[illegible] و دیگران را طلب کردند و فرمودند که چهل میخ چوب طیار کرده
[illegible] فرمودند که نزدیک موضع جوت قطع زمین صاف
کرده مقدار یک بگم و بیش آنجا میخها را گرد اگرد زمین مذکور
کوفته [illegible] زدند و وقت مغرب شاء الله در رو و گرد و غیره [illegible]
[illegible] همه را رخصت فرمودند مگر یک شخص که در خدمت [illegible]

قدری محرم بنده بود او بوشنیده در زیر درخت [illegible]
و [illegible] معاینه شبانه با مردم خبر داد که چون مقدار [illegible]
[illegible] آواز پاهای اسپان می شنیدم دیگر هیچ [illegible]
[illegible] گاه آواز مردم میشنیدم هیچ کلام معلوم [illegible]
حضرت شیخ کلام میکردند او از مشایخ که حضرت شیخ [illegible]
[illegible] آواز هیچ مطلب مفهوم نمی شد فردای آنحضرت [illegible]
زوال در خانه آمدند بی بی سائره زوجه حضرت [illegible]
[illegible] را از چیست فرمودند که مهمان حق [illegible]
[illegible] چون من بنده [illegible]

Marfat.com

[illegible] از حضرت [illegible] آمده ام و از آن

[illegible] که از چوب [illegible] همه درختان سبز و تازه شدند

[illegible] درختان [illegible]

[illegible] چوب مشهور است که این چهره درختان حضرت

شیخ است والله اعلم آورده اند که در [illegible]

[illegible] حضرت شیخ افتاد [illegible]

[illegible] خالق الله

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] چشم خود را [illegible] چون چشم [illegible]

[illegible] گرفته آورد [illegible]

[illegible]

[illegible] پرسید که کجا بودی [illegible]

[illegible] جواب داد که [illegible]

[illegible]

[illegible] والله اعلم آورده اند که روز

[illegible] حضرت شیخ [illegible] آمدند و با [illegible]

[illegible] و باز غائب شدند و بعد از [illegible]

[illegible] از حضرت [illegible]

[illegible]

Marfat.com

چند باری که در دریا شور کشتی نزدیک غرق بود او شما را
یاد کرد تا رسیدم و کشتی را بر دوش نهاده از ورطه بر آورد
باذن الله تعالی کشتی بکنار رسید و مرتبه دوئم که رفته ام لنگار
در کشتی مذکور فراموش شده بود یادم آمد باز رفته ام
لنگار آوردم قدری با خضر ایشان فرمودند باز در رسید رفتند
والله اعلم ۱۲ آورده اند که حضرت شیخ در راه گذر موضع چوب مجبور
معمور شدند در دشتی راه که دیوار خام بود سا خسته [illegible] بخاطر مبارک
الحال چنین آمد که بر دیوار [illegible] برایشان [illegible]
بفضل الله [illegible] والله [illegible] حضرت شیخ آورده که [illegible]
امام [illegible] حضرت بر زبان مبارک چنین راندند که [illegible]
[illegible] باش بقدرت الله تعالی ده گز دیوار [illegible]
مقام خود در رفت و فرمودند که [illegible]
مدت [illegible] در دهان [illegible] بر دیوار [illegible]
در زمین دیوار [illegible] رسید والله اعلم [illegible] آورده اند
جوانی از قوم سادات یعنی [illegible] در ملک [illegible]
او را یار کرده همراه قافله بتجارت رفت [illegible]
جمعی شتر ماده از نصف شب [illegible] شتر ماده [illegible]
[illegible] دیگرا [illegible]

Marfat.com

حضرت شیخ الطالبین [illegible] روزی در مقام که شهزاده از ایشان رفتند و احوال
از شما [illegible] کردند که آن فریاد فریاد در جنگل [illegible] بر آوردند که
حضرت شیخ [illegible] پرسیدند که نام تو چیست گفت که نام من [illegible]
و از زبان مبارک بیان فرمودند که اگر با شهزاده تو هم شوی چه خوش
باشد در وقت شهزاده بگو تو اسم بخشید فرمودند که [illegible] جمال
[illegible] الله در هم حصه مقرر فرمودند باز [illegible] قبول [illegible] و از زبان
مبارک بیان فرمودند که این شهزاده باذن الله استاد [illegible]
[illegible] را [illegible] بحکم الله تعالی به ارشاد [illegible]
حضرت شهزاده بعضا [illegible] باز [illegible] بر شهزاده
[illegible] که با حضرت شیخ [illegible] گفتند موضع [illegible]
[illegible] نزد ملک ذات [illegible] فرمودند و
[illegible] بسیار و بالاخر شهرت که این [illegible]
[illegible] از هر طرف افزودن [illegible]
و [illegible] بخدمت شیخ صاحب فرستادند [illegible]

[illegible] که مردان بسیار از [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] از اخلاص [illegible] شرف [illegible]
[illegible] عالی [illegible] که از [illegible]
[illegible] الله [illegible]

Marfat.com

در خدمت شیخ ملازم شده بودند و حضرت شیخ [illegible]

از بی‌بی سائره تولد شده بودند چون دید که آن موضع چوب در
خدمت حضرت شیخ معروض داشتند که اگر فرمایید چون بنا [illegible]
صاحبخود دیگر تیار کرده شود در آن حین چون سید بن [illegible]
که تارک دنیا شده بود در خدمت حضرت ملازمت داشت [illegible]
التماس بحضور حضرت کرد که این زمین محض جنگل و باران [illegible]
و وطن مردم صحرائی است اگر پسند خاطر عاطر آید [illegible]
عمارت چون بنا در مکانی که جای خوش و زمین بهشت [illegible]
و آبادانی بسیار دارد کرده شود اگر تجویز فرمایید بهتر است [illegible]
فرمودند که باید دید روز دوم شیخ صاحب [illegible]
مکان تشریف بردند و تماشای گرد موضع جوار [illegible]
فرمودند جای خوش و مقام با دلکش یافتند [illegible]
بعد دیدن بالا جایکه متصل موضع مذکور جانب [illegible]
زمین خالی از عمارت بود منظور آمد و [illegible]
[illegible] و فرمودند که این قطعه [illegible]
[illegible] وغیره برادران رضامند شده [illegible]
[illegible] زمین مذکور [illegible]

Marfat.com

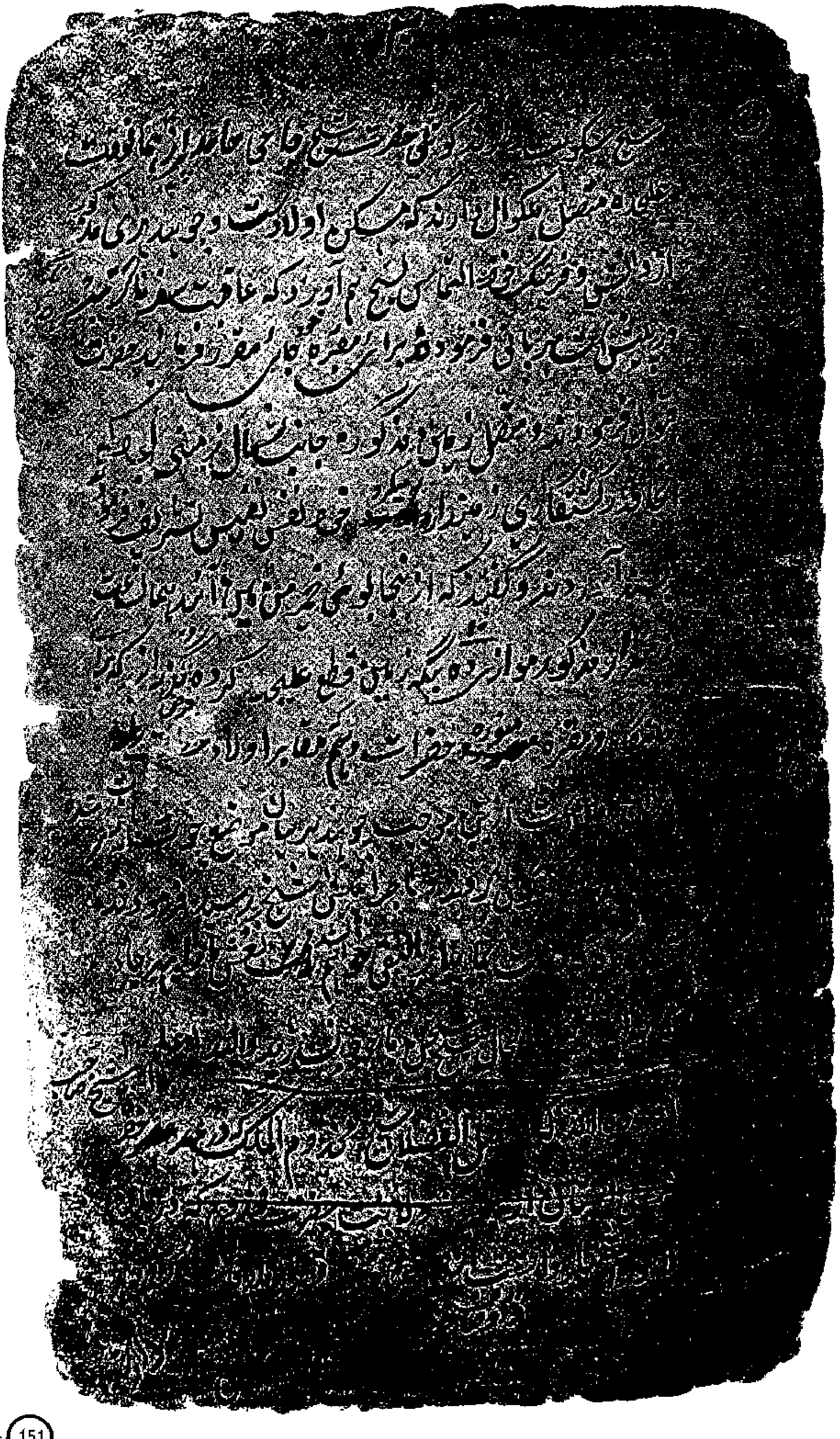

Marfat.com

سوار شده در راه دهلی بخاطر گذرانیدند که اگر لحم القلیه و نان دیگر

که تنک باشد در مجلس شیخ خورده باشم مرد فقیر باشم و باور حتم

داشت هرگاه در خدمت حضرت شیخ ملاقات کرد و بنشست

بود از ساعتی زنی طبق بر گوشت مرغ و نان تنک و باریک

گرم و تازه به نظر در خدمت شیخ آورد و حضرت شیخ از آنکه

مهمان بود و طعام را پیش مخدوم الملک نهادند با تکلف [illegible]

دست بطعام کردند گرم بسیار بود و دست از طعام برداشتند و

و حضرت شیخ کوزه آب که با خود داشتند آنرا در گوشت انداختند

و تناول فرمودند چون از طعام فارغ شدند شیخ مخدوم الملک

ازین طعام در انواع لذت تعریف فرمودند آن زن که طعام آورده

بود در خدمت شیخ التماس مینمود که یا شیخ مثل زن بیوه ام

هیچ کس [illegible] پسر و دختر برادر ندارم الا یک [illegible] غلام [illegible]

و [illegible] زر و [illegible] امروز غلام [illegible] بطالع [illegible]

و من عاجز ماندم لله تعالی توجه فرمود در باره من [illegible]

که غلام من [illegible] هم رسد حضرت شیخ فی الحال در جواب

فرمودند که اینها ما در خدمت مخدوم الملک [illegible] که [illegible]

باو [illegible] و عمره [illegible] علی [illegible]

گردد [illegible] حضرت مخدوم الملک [illegible]

Marfat.com

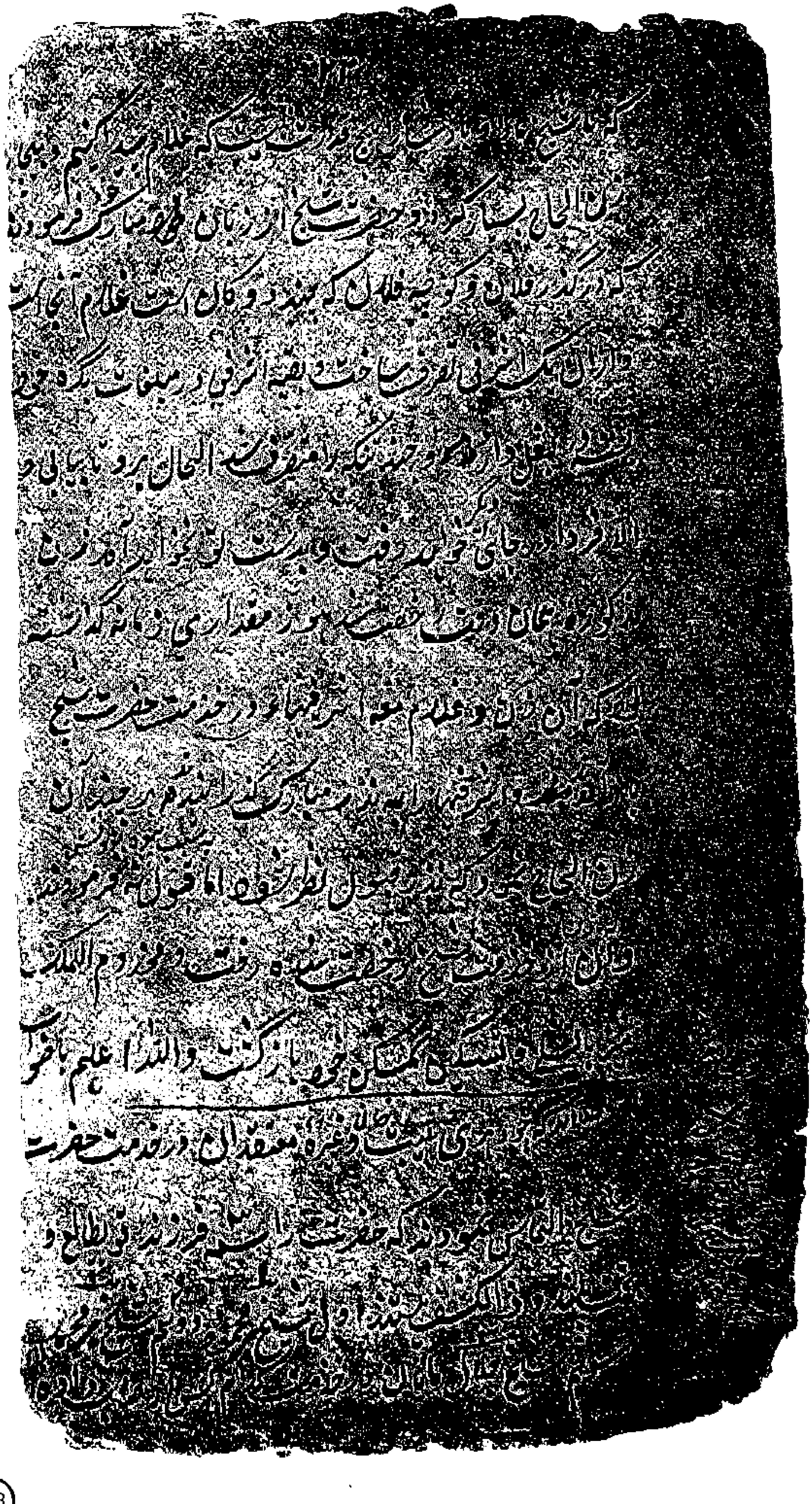

Marfat.com

رجوع [illegible]

را معلوم نیست باز درینجا آید یا نیاید که عنان تصرف خواهد یا نه [illegible]

جلال در جمال که از اطفال است مخصوص بجلوهٔ کمال [illegible]

تجلی شد که شیخ محمود شمع و چراغ او [illegible]

شیخ محمد جانب بیت الله رفت [illegible]

جلوه بگویند و برکت در شیخ محمود جمال [illegible]

زیارت و سجادگی باقی است و اعتبار [illegible]

[illegible]

و او را تعلیم قرآن [illegible] مذکوره [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شیخ [illegible] مذکوره [illegible]

[illegible]

و اول [illegible] برادران [illegible]

[illegible]

Marfat.com

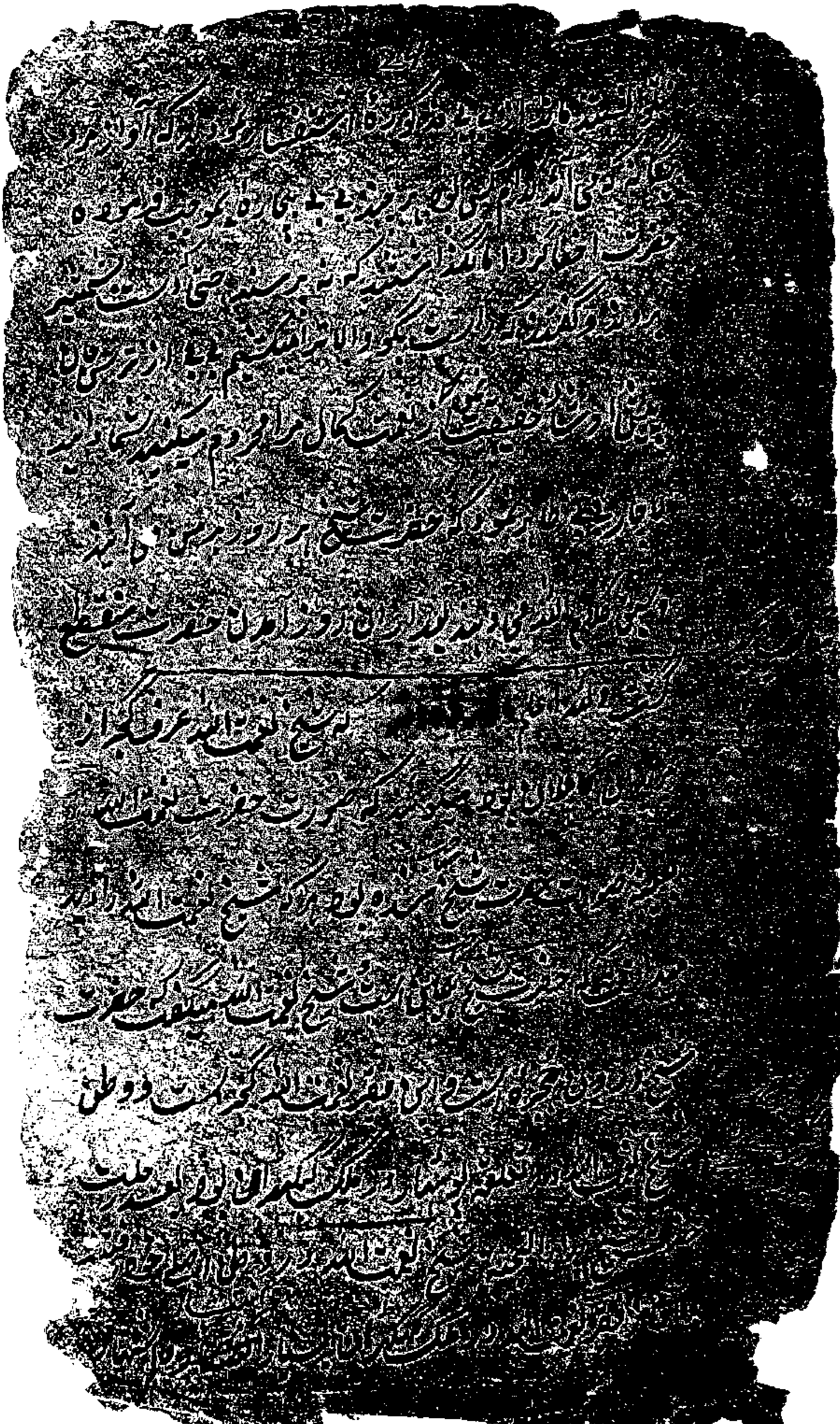

Marfat.com

حضرت شیخ در قریه ملکسوال بخدمت شیخ محمود فی الحال پیاده
بیاری ایشان شده تعمیر روضه مطهره فرموده اند هنوز مقبره بچونه
وگچ ملمع نشده بود که جلال خان ازین جهان بسلامتی ایمان رخت
گزین شد ازین سبب روضه معمره بچونه تمام نشده چنانکه الآن کما کان است
واز باران و سیلهای کوه در پای سنگل از خشت روضه درون
شده و محض بکرامات ایشان ده و آن پروانه که دست آویز
جلال خان بود نزد یکی از اولاد است هرگاه کسی از اولاد حضرت
نزد اولاد جلال خان میرود اوشان بقدر طاقت خود نذر میدهند
و نذرانه مبلغ و غیره بر پشت کاغذ می نویسند والله اعلم بالصواب

آورده اند حضرت شیخ در موضع جوت رحلت گزین بقای برین
شدند بعد تکفین و تجهیز حضرت بموجب فرموده که در نقل
سابقه مذکور شده که الحال گفته گو با خویشان بعد وفات ما هرچه
بوقوع آید بر آن عمل نمایند هرگاه نعش حضرت را جانب ملکسوال
فرستادند سبک میشد و میدان گشتند بر داشتن هرگاه
زمینداران جوت قصد میکردند که نعش در فراستان

Marfat.com

بر آمده دیگر طاقت بردن نیاوردند و بر داشتن نزول کشیدند عاقبت
نعش حضرت را در قریه ملکوال جائیکه در حیات خود معین کرده بودند
دفن نمودند که لوح مزار [illegible] اینجا [illegible] مدفون شدند و تمامی اولاد
ایشان [illegible] در قریه ملکوال سکونت دارند
و وجه معیشت چه دارند و گذران ایشان بر نذر و نیاز است و دیگر
کسب ندارند و شغل کشتکاری که بسیار حلال است معاش نمودند
و بعد از آن حق سبحانه تعالی روزی [illegible] الا در بین [illegible]
آخر کار ایشان ابتر و نا خوش و بحدت عصیان و افزون از [illegible]
قبل [illegible] از [illegible] بفضل خدا و [illegible] جد که بزرگ
[illegible] عالمات چیزی نبود و [illegible] اما از آنجا که الآن [illegible]
[illegible] الله و النفس [illegible] و [illegible] النفس الشیطان خالی از قدر
[illegible] حضرت
[illegible] الله اعلم [illegible]
[illegible] شیخ نعمت الله [illegible] شیخ [illegible]
[illegible] شیخ محمد [illegible] زاده [illegible]

Marfat.com

بود در ملک وال وارد و دعوی شیخ محمود طلب آنکه قبول [illegible]

از شیخ نعمت الله فرمود شیخ نعمت الله در جواب گفته فرستاد که پسر [illegible]

من طفل است و از من [illegible] آنجا که مرا نزد [illegible]

عالمت است [illegible] و حواله [illegible] نمود چونکه شیخ محمود [illegible]

غضب آلوده بوده بجانب که نزد خود [illegible] نشسته [illegible]

نشسته بودند بعزت تمام زدند فی الفور در [illegible]

شیخ نعمت الله استیلا آورد لاچار مردم [illegible]

به استعداد [illegible] در خدمت شیخ محمود بزرگوار [illegible] فرموده

آنچه [illegible] شد عاقبت شیخ نعمت الله و [illegible]

نموده [illegible] سوار شده [illegible]

پای مبارک حضرت شیخ عالیجناب [illegible] و الله اعلم

آورده اند که در عصر سجاده نشینی شیخ [illegible]

مقبول الله الغافر حاکم در پرگنه [illegible]

مزروعات فصل ربیع [illegible] ملک وال [illegible]

ملک وال بود [illegible] چاه [illegible]

[illegible] حواله اولاد شیخ [illegible] بوده [illegible]

[illegible]

Marfat.com

و نیز مردمان [illegible] گفتند که [illegible] مکان [illegible] شیخ [illegible]

[illegible] جواب گفت که سنداغیه [illegible] بنا رسید تا [illegible]

[illegible] ازین گفته که سنداغیه همان روضه است

[illegible] گفت که صاحب [illegible] بنا رسید [illegible]

[illegible] گفت که [illegible] نشین شیخ عبدالقادر [illegible] است از روی

[illegible] بجانب غرب [illegible] است بهتر و خوب

آن است که [illegible] ملاقات شیخ مذکور قدم رنجه فرموده

[illegible] حاکم مذکور [illegible] شیخ [illegible] رسید و [illegible]

[illegible] گفت که [illegible] شیخ سنداغیه بنا رسید که [illegible] آمد

گفت ● سنداغیه همان روضه است که [illegible]

[illegible] حاکم گفت [illegible] که آمد [illegible]

[illegible] دست [illegible] چاه مذکور [illegible] مقدار

[illegible] حاکم [illegible]

[illegible] مقدار [illegible] افتاد [illegible]

[illegible] کرامات [illegible] نهاد

[illegible] لفظ [illegible]

[illegible] شیخ عبدالقادر [illegible] آمد [illegible]

Marfat.com

والقصه آوردند که حضرت بیسک بکم مذکور بدیعلو رست که هیچ
عافیت نیست و به هلاکت قریب است برای خدا قدم رنجه فرمایند
و شفقت نمایند که خلاصی او شود شیخ عبدالقادر گفت که کسی
چارپائی برید و بران انداخته بزیر پائی حضرت یعنی قبر
منوره بیندازید هرگاه که چارپائی بیهوشی بردند و دیدند که
طاقتش بران کلمات هم نیست الغرض بر چارپائی انداخته
در خانقاه آوردند و ببوسی قبر شریف انداختند بعد از زمانی
بهوش آمد و عافیت و شفا شد تا آنکه مبلغ پنجروپیه بنذرانه
شیخ عبدالقادر آورد و قدری هم به مجاوران درگاه ولایت
پناه ارزانی داشت و عذر معذرت تقصیرات خود خواست
و یارانش پرسیدند شما که لفظ پیر مست و فریاد میگفتید بعد
وجه نمود در جواب گفت که شخص مبارک لقائی جسم نمائی
معه دو جوان بمن ظاهر شدند و مرا از سیب زیر انداختند
و چوبی که در دست داشتند مرا میزدند و من همان لفظ
بجهة مدد و اعانت از پیر میگفتم هرگاه که شما چارپائی من
آوردید مرا انداختند و از زدن معاف داشتند و ...

Marfat.com

گر این خاندان بزرگ شدن بو تکلف قوی همان است

الغرض دستار خیر از شیخ محمد القادر بوده از عفو تقصیرات

مخدوم زاده [illegible] رخصت گردید والله اعلم

قاضی عزیز الله مرحوم که بمنصب قضا عزا برگزیده بندگی

شاه چراغ لی نسبت بزرگی چون بنده راقم السطور بجانب

مستغیث مبداهت [illegible] بالوتکه رایات عالیات حضرت

لوای خلد آشیانی متوجه بقریه حسن ابدال بشوکت کمال گشتند

شیخ [illegible] معاند و عرایض قاضی مذکور را از گذر جهلم فرستاد [illegible]

آغاز عناد و قاضی مذکور را از استماع این خبر بدبختی

معاند شد [illegible] شده رجوع بخدمت فیض حضرت

حضرت بزرگوار یعنی شیخ [illegible] آورد و همت خاست تا که شیخ

صاحب حال [illegible] را حم و شفقت [illegible] در خواب بر بی بی عصمت

پناه یعنی والده شریف حاضر شدند و فرمودند که به پسر خود

قاضی عزیز الله بگوئید که هیچ خطره نیست واهمه را بردل

راه ندهد که ان الله آوازه نیک و حسن اعمال و جهد

[illegible] که معلوم [illegible] بر درگاه که رایات

عالیات

Marfat.com

رایات عالیات نواب نیکو صفات در سرای رسید قاضی
محمد عزیز الله بمعرفت و دیانت مآب قاضی عبد الوهاب
اقضی القاضات لشکر فیروزی اثر همان بود در حضور
نواب رسید و قاضی عبد الوهاب بعرض رسانید که
که از ابتدای شاه جهان آباد تا اینجا که قاضی به دیانت و امانت
این نیست
برابر او نیست و از هر وجه صفات نیک و فنون و تزاید
حلم و تکمیل عقل و عمل به پیش نواب خلد آشیانی بیان نمود
چنانکه نواب خلد آشیانی الفاظ حمد و شکر بر زبان آورد
و گفت که الحمد لله و الشکر لله باین چنین مرد علاقات
... مبلغ یکهزار بطریق مرحمت شاهانه بقاضی عزیز الله
قاضی مذکور
و مبلغ مذکوره بحضور نواب مستوفی ... ...
زاد و مبلغ یکصد و پنجاه بخانه خود برد و بقیه را بمصرف ...
تا آنکه در بازار میرفت و از زبان تمام مردمان صفات
اوصاف او از بیگناهی خود شنید که مردمان یکدیگر
آوازه نیکنامی

Marfat.com

میگویند که در ایام عمر خود قاضی چون این شخص [illegible] بیانات [illegible]

[illegible] اعلم و [illegible] اعلم و قاضی عبدالوهاب [illegible] معامله و قضیه

که از [illegible] قاضی عزیز الله [illegible] و قاضی

عزیز الله [illegible] معامله از معاملات و قضیه از قضیات [illegible]

محبوب [illegible] و قضیه از دقایق [illegible] نگذاشتی و [illegible]

[illegible] قاضی عبدالوهاب [illegible] و قاضی عبدال[illegible]

[illegible] خلد آشیانی [illegible]

[illegible] ذات قاضی عزیز الله آگهی دادی و [illegible]

[illegible] قاضی عزیز الله مرا از تعدیات و وقوع [illegible]

[illegible] اعلم آورده اند که شخصی [illegible]

[illegible] شیخ عبدالقادر [illegible] که حاکم [illegible]

[illegible] مال [illegible]

[illegible]

[illegible] ادا خواهد شد [illegible]

[illegible]

Marfat.com

فرمائید که مطلب بموجب استصواب سرانجام پذیرد و شیخ طلب فرمودند
که در چندین مقدار آباد و رضامند شوی التماس کرده که اگر مقدار
سه بگه میلنوه آباد و خورش خواهم شد حضرت شیخ از زبان مبارک
فرمودند که برو و بخاطر جمع نشین که باذن الله تعالی خواهد شد
عاقبت چون عامل بجهت ضبط بر سر قطعه مذکور آمد و پیمودن نمود
سه بگه شد و هر چند شریک دوم که عاشه به زمین مذکوره
بود نالش نزد حاکم و زمینداران دیگر میکرد و میگفت که
ای یاران اینکس و من هر دو در سرکاری و سهام الارضی
برابریم زمین من نصف بگه است و در پیمودن این سه بگه
می آید آنچه شد باز پیمودند تا نیز سه بگه شد باز هر چند پیمودم
برای دفع ظن شریک و امتحان پیمودند نمودند سه بگه شد والله اعلم
امتحان

آورده اند که شخصی مرید قطعه زراعت موقوفه با [illegible] کرده
بود هرگاه که زراعت درو کرده و کوب ساخته [illegible] در
خدمت شیخ سجاده نشین آمد و التماس کرد که غله موقوفه من بار
میخواهم که پیمانه کنم لکن از آنجا که معروف است که غله الوقت

Marfat.com

نمودن چنان چه بودند برای خدا اگر توجه بسیار بی معروف
مرد بود عادت عجیب از عالم غیب تحفها محفوظ ها اند محبوب الهی کا
دهی شیخ صاحب تشریف فرموده غله را جمع نمودند اتفاقا لوده از
شیخ شیخ محمود را بر لوده غله غلبه خواب شد و چنان فرمود
یا وقت دخل به لوده غله کردند و قدری بردند تا که شیخ بود
بیدار شدند و فرمودند که بگذارید و دور باشید و خود
باز در نمودن غله متوجه شدند و چون فراغ یافتند مالک را
فرمودند که در زیر فلان درخت ببرید ای غله موجود است کسی
کاه کرده باز هرگاه الشخص محبوب فرموده آنحضرت رفت
دید که لوده غله موجود است بزیر درخت چون نمودن …
غله دو جوال پر شدند باز کرده خانه آورد لوده حضرت شیخ
… غلات آنجا که افتادند و چگونه رفتند فرمودند
… بودم و چنان … چون در بیدار شدم
… کردم … شنیدم که غله کا
… درخت … تو خبر کردم …

Marfat.com

و تنگ بود و کسان از قرض میگرفتند و ملای [illegible] شیخ
عبدالغنی نبیره حضرت شیخ بزرگوار [illegible]
مقره بر این بود و او شاه هم قدر قرض از شیخ [illegible]
چون غله گندم شیخ عبدالغنی پاک بود تیار شد خبر [illegible] قرض
رسید ناگه بر وقت ده غله رفت و با شیخ [illegible] گفت [illegible]
قرض گندم تمام مرا بحکم ده که [illegible] و شیخ [illegible]
مرا غله در خانه بردن ببره بود [illegible] گفت
خانه بر [illegible] مرا نخواهد داد مگر صید در دام است بوقت [illegible]
حتی که درین گفتگو [illegible] و شیخ عبدالغنی قبول [illegible]
و شام خروج نمود [illegible] غله [illegible]
[illegible] شیخ گفت هر چند مردمان [illegible]
از ولادت حاجی حامد است این [illegible]
[illegible] گفتگو [illegible] شیخ [illegible]
غله را بخانه [illegible] آوردند و [illegible]
[illegible] که [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

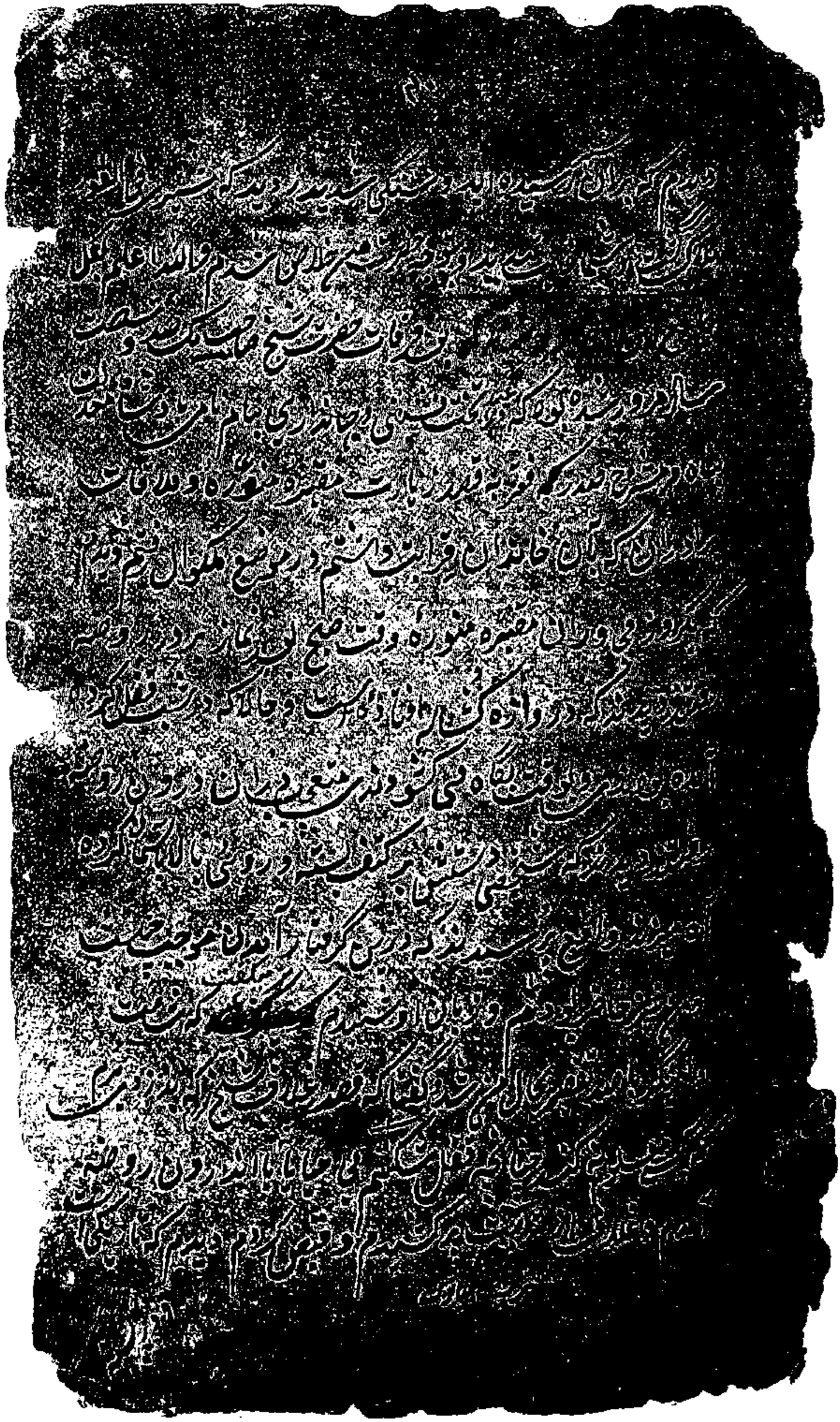

Marfat.com

Marfat.com

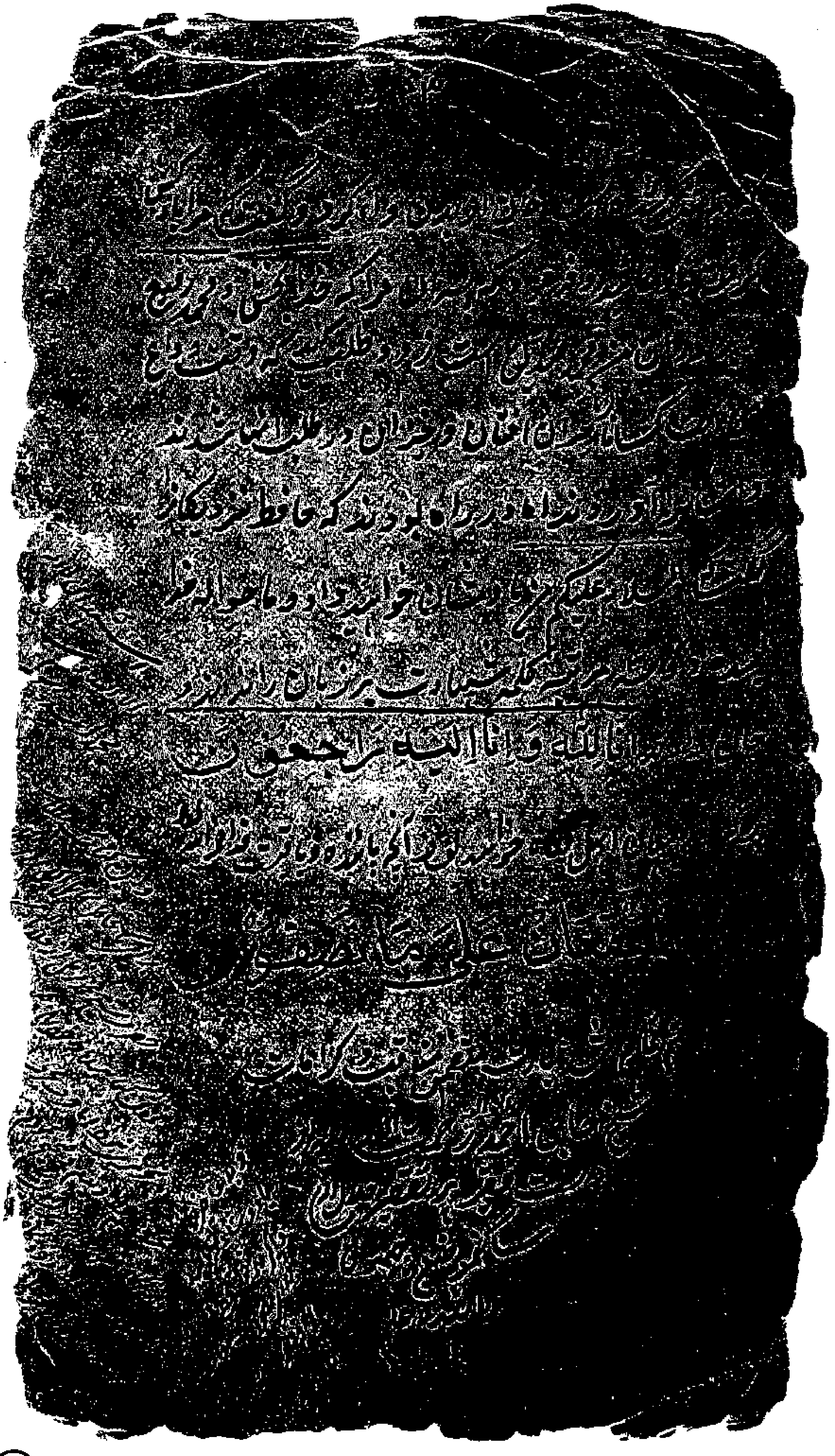

Marfat.com

Marfat.com

باب ششم

ترجمہ کتاب
مناقب وکرامات
حضرت شیخ سید احمد ولیؒ

اردو ترجمہ

علامہ سعید زیدی

Marfat.com

Marfat.com

شروع کرتا ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود وسلام فقیر شکر اللہ بن نعمت اللہ بن افضل الفضلا وافقہ الفقہا بندگی شیخ حامد مفتی پرگنہ چیمہ چٹھہ متعلقہ صوبہ لاہور (اللہ ان سب کی مغفرت کرے) کہتا ہے کہ بڑی مدت سے بعض عقیدت مند بہت زیادہ اصرار کرتے تھے کہ حضرت قدرۃ الاولیا زبدۃ الفقرا والمساکین برھان العارفین، معدن تحقیق دردریائے تصدیق، منبع اسرار الٰہی، انوار تجلیات لا فناہی جو اپنے وقت میں یگانہ تھے اور قطب زمانہ تھے یعنی حاجی حرمین شرفین شیخ المشائخ حضرت شیخ سید احمد اللہ ان کی قبر کو نور سے بھر دے کے احوال اور مناقب کا کچھ حصہ قلم بند کیا جائے لیکن یہ فقیر اپنی کاہلی اور بے استطاعتی کی وجہ سے دیر کرتا رہا۔

Marfat.com

ایک مدت اس کشاکش میں گزری کہ کیا میں اس قابل ہوں کہ یگانہ عصر قطب وقت عاشق حرمین شریفین شیخ المشائخ حضرت شیخ حاجی احمد نور اللہ کے حالات و آثار کو قلم بند کر سکوں۔

آخر کار اس تحریر کے شروع کرنے سے آٹھ ماہ قبل شب جمعتہ المبارک بوقت صبح صادق حضور بزرگوار خاصئہ حضرت پروردگار کو جاگتی آنکھوں سے دیکھا زیارت ہوئی پھر آتش شوق جمال دن بدن ترقی پذیر رہی یہاں تک کہ اس دنیا نافرجام سے مکمل نفرت کی صورت پیدا ہو گئی مشاغل شب و روز شریک ہو گئے بس ان دنوں میں ہی حضرت قدس سرہ کے احوال و مناقب کو زیر تحریر لانا شروع کیا تاکہ آپ کے تذکرہ کو وسیلہء سعادت واسطہ نجات بنا لوں۔

اَحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ. لَعَلَّا اللّٰهُ یَرْزُقْنِی صَلَا حَاہ

ترجمہ: میں صالحین سے محبت کرتا ہوں اور ان میں سے ہوں جو جھکتا ہے۔ کہ اللہ میری اصلاح کرے۔

آپ و مخلصین کو علم ہے کہ احقر (مصنف) حضرت آنجناب ارشاد مآب کی اولاد میں سے یعنی حضرت کا پوتا ہے لیکن اس کے باوجود میرا مسلک ہے کہ

من آنم کہ من دانم

مجھے اپنی حثیت معلوم ہے۔

فرد

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
ولی معروف زان قدم ست ایں خاک

خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت ہے۔ لیکن یہ مٹی اسی قدم سے معروف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اس رشک ملائک آستانہ اقدس کے سگان کوچہ کے ساتھ بھی نسبت ہو جائے تو ہمارے لیے سعادت ہے

Marfat.com

بیعت

سگ کہ شد منظور نجم الدین سگاں را سرور است

گر بگیرد شیر را از لطف او ایں درخواست

ترجمہ: وہ کتا جو نجم الدین کو پسند آ گیا وہ کتوں کا سردار بن گیا اور اگر شیر اس پر پنجہ آزمائی کرے تو وہ اس سے مہربانی کی درخواست کرے گا۔

اکثر مناقب و حالات و کرامات اصلح الناس شیخ یعقوب سے سماعت کئے، یہ حضرت شیخ یعقوب وطن سیدا (مضافات) جا گو تارڑاں (منڈی بہاؤ الدین) کے ہیں، خوبصورت خوب سیرت تقریباً ایک سو سال سے زائد عمر ہیں، میں جب ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنے کی غرض سے آگاہ کیا تو فرمانے لگے کہ میں حضرت شیخ سید احمد قادری کی خدمت بابرکت میں ایک عرصہ رہا ہوں، حضرت شیخ یعقوبؒ نے بڑی لمبی عمر پائی تھی حتیٰ کہ آپ کی پیشانی سے چمڑا لٹک کر آپ کی آنکھوں پر آ گیا تھا، جب کسی کو دیکھ کر مخاطب کرنا مقصود ہوتا تو اپنے دست مبارک سے چمڑا کو آنکھوں سے اوپر اٹھاتے اور مخاطب کو دیکھ کر گفتگو فرماتے۔

شیخ یعقوب کہتے ہیں کہ حضرت مرحوم نے مجھے بھی طوالت عمر کی دعا دی تھی بدیں وجہ اللہ کے فضل سے ایک صدی سے زائد کا ہو چکا ہوں اور اب تک زندگی سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔

حضرت یعقوب اور دیگر سلسلہ کے مردان معتبر سے حکایت ہے کہ حضرت شیخ سید احمد قادری نے 12 سال تک حضرت غوث الصمدانی، محبوب سبحانی، قطب ربانی، مقبول یزدانی شیخ عبد القادر جیلانی اللہ سرہ العزیز کے مزار شریف پر جاروب کشی کی اور روضہ مبارک کے لنگر

Marfat.com

خانہ کے لیے نواحی بغداد شریف کے جنگلات سے ایندھن کاٹ کر اپنے سر پر لاد کر لاتے رہے یہاں تک کہ آپ کا سر مبارک میں سوزش آ گئی اور پھر بھی آپ نے لنگر خانہ کے فقراء کی خدمت میں کوئی کمی نہ آنے دی، آخر کار آپ کے سر میں زخم ہو گئے اور ان زخموں میں کیڑے پڑ گئے جو کہ سامنے چلتے نظر آتے تھے اس خدمت کا صلہ روضۂ اقدس سے ملا کہ حضرت شیخ غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی قبر سے آواز آئی کہ جاؤ تمھیں اقلیم ہند کے صوبہ پنجاب فرح مآب کی خلافت سے سرفراز کیا جاتا ہے حیا وادب کے پیکر حضرت شیخ نے عرض کیا کہ میں خود کو آپ حضرت کی خلافت کے قابل نہیں پاتا تو حضرت نے عالم مشاہدہ میں اپنے اس مجسم خلوص و پیکر خدمت محبت کرنے والے کو حکم دیا کہ پنجاب میں قصبہ شیر گڑھ کے حضرت شیخ الشیوخ داؤد بندگی کرمانی کے پاس تمہارا حصہ ہے آپ بغداد پاک سے واپس ہند تشریف لا کے شیخ داؤد بندگی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خلافت میں سرفراز ہوئے۔

حکایت کی جاتی ہے کہ حضرت شیخ المشائخ کی ولایت و بزرگی کے آثار آپ کے عہد طالبعلمی میں ہی نمودار ہونے لگ گئے تھے مثلاً سوہدرہ نزد وزیر آباد میں قرآن حکیم کی تعلیم کے لیے جناب اصلح الناس فاضل العلم والقیاس عمدۃ الفقراء شیخ محمد عبداللہ سوہدروی کی خدمت میں تھے تو ایک مرتبہ حضرت شیخ محمد عبداللہ کو کسی ضروری کام کے لیے ایک توانہ مضبوط مرد ہوشمند کی ضرورت پڑی جو دہلی جا کر آپ کا مکتوب مجتوح بخدمت شاہ ہند بادشاہ کو بطور امانت پہنچا دے تو آپ کی نظر اپنے اسی شاگرد رشید یعنی حضرت شیخ سید حاجی احمد قادری پر گئی۔ حضرت شیخ محمد عبداللہ نے آپ کو بلایا اور مکتوب حوالہ کیا کہ جاؤ اور یہ مکتوب دہلی میں بادشاہ کو پیش کرو، آپ صبح خط لے

Marfat.com

کر روانہ ہو گئے، لیکن پچھلے پہر کو کسی نے آپ کو سوہدرہ کسی دکان پر بیٹھے پایا تو جا کر حضرت استاد کو حاسدانہ شکایت کی کہ حاجی سید احمد دہلی نہیں گئے بلکہ یہیں سوہدرہ میں موجود ہیں حضرت استاد کو غم وغصہ ہوا کہ یہ نافرمانی کیوں کر سرزد ہوئی، فوراً بلا بھیجا اور شدید غصہ وناراضگی کا اظہار کیا طعن وملامت کرتے ہوئے بددعا کرنے کو تھے کہ ہونہار شاگرد اپنے استاد مکرم کا ہاتھ پکڑا اور عرض کی کہ مسجد کے اندر تشریف لے چلیں مسجد میں جا کر مکتوب استاد کا جواب مزین و بمہر استاد شاہجہاں آباد بادشاہ ہند آپ کے حوالہ کیا حضرت شیخ محمد عبداللہ فرمان شاہی دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ سوہدرہ سے ایک پہر میں دہلی کی مسافت طے کر کے دربار میں حاضر ہو کر درخواست ملاحظہ کے بعد جواب بھی مل جائے اور پھر اسی دن واپس درخدمت استاد واپس آ جائے، بہرحال شیخ محمد عبداللہ پر یہ منکشف ہو چکا تھا کہ یہ عام نوجوان نہیں اس پر فضل الٰہی و فیضان اولیائی خصوصی متوجہ ہے جب یہ خبر علاقہ میں نشر ہو گئی اور عوام شوق ملاقات جوق در جوق آپ کی خدمت میں آنے لگا تو آپ نے وہاں سے غائب ہونے میں ہی عافیت جانی کہ ابھی تو کئی منازل باقی ہیں جو طے کرنی ہیں۔

آپ کے مناقب میں یہ بھی ہے کہ جب آپ سوہدرہ سے نکلے تو گجرات فرخند کے موضع آدم ٹوپہ میں قدم رنجہ فرمایا اور رہائش پذیر ہو گئے تو لوگوں کی نظروں سے اپنے کمالات کو پوشیدہ رکھا ایک دن قرآن حکیم کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ایک لشکری گھڑسوار آیا اس کے پاس کچھ سامان تھا۔

اچانک نظر اس جوان رعنا پر پڑی بے نیازی اب سپاہی کو پسند نہ آئی اور غصہ میں آ کر

Marfat.com

اپنا سامان حضرت پر رکھا اور کہا کہ میری سواری کے پیچھے چلتے آؤ ناگاہ چندے سفر کے بعد اس نے اپنے عقب میں نظر کی تو دیکھتا ہے کہ اسباب حضرت کے سر سے اونچا ساتھ آرہا ہے، سمجھ گیا کہ یہ نوجوان راہ چلتی ہستی نہیں صاحب کمال ہے فوراً گھوڑے سے اترا اور اپنا سر حضرت کے پاؤں میں دیا اور ہزار در ہزار معذرت واستعذ ادکیا اور سامان اپنے سر پر اور حضرت کو گھوڑے پر بٹھایا اور واپس اسی گاؤں آگیا اور لوگوں کو زجر وتیخ کی کہ ایسے صاحب مقامات ولی اللہ کو میرے ساتھ بطور بیگاری (ٹیکس) کر دیا ایسا کرتے ہوئے تمہیں خوف خدا بھی محسوس نہ ہوا۔

حالات دیکھ سن کر اس لشکری (سپاہی) کا غصہ سہ کر گاؤں والوں نے باہم ہم نے تو اس نوجوان میں ایسی کوئی بات دیکھی نہیں چلو خود تجربہ کر دیکھتے ہیں کہ یہ ڈھونگ ہے یا در حقیقت اللہ سے اس کا کوئی تعلق ہے مشاورت میں بات ہونے لگی کہ کسی اندھے کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں یا پھر قبر میں زندہ دفن کر دیتے ہیں، کچھ قابل ہوا تو باہر نکلے گا ورنہ جان تو چھوٹ ہی جائیگی آخر طے پایا کہ قبر کا فیصلہ ٹھیک ہے گاؤں کے دیہاتیوں نے قبر کھودی اور حضرت شیخ احمد ولی کو پکڑ کر کہنے لگے کہ چلو خود ہی قبر میں اتر جاؤ، ہم قبر بند کر دینگے تم اپنی کرامت (اگر ہوئی تو) سے زندہ باہر آجانا یہ خواہی حضرت شیخ اپنے عصاء اور قرآن حکیم لے کر قبر میں اتر گئے اور ان جہال نے درندگی و جہالت کے ساتھ آپ کو قبر میں لٹا کر اوپر شیشم و کیکر کے مضبوط تختے رکھ کر مٹی ڈالنے لگے ابھی قبر مکمل بند نہ ہوئی تھی ایک راہی نے قبرستان میں داخل ہو کر ان لوگوں سے پوچھا کہ بھائی کون فوت ہو گیا؟ کہنے لگے فلاں درویش اپنی حرکتوں کی وجہ سے پکڑا گیا اور ہم اس کو دفن کر رہے ہیں اس شخص نے کہا جس درویش کی تم بات کر رہے ہو وہ تو تازہ دم فلاں مسجد

Marfat.com

میں قرآن حکیم کی تلاوت کر رہا ہے وہ جہاں اسکو سن کر مسکراتے رہے آخر ایک شخص بولا کہ چلو مسجد قریب ہے خود چل کر دیکھتے ہیں جب وہاں گئے تو دیکھا کہ واقعی شیخ بنفس نفیس مسجد میں تشریف فرما ہیں اور صحیح سالم اپنے رب کا کلام مقدس خوش الحانی کے ساتھ پڑھ رہے ہیں سب گاؤں والے آگے بڑھ کر حضرت کے قدموں میں گر گئے اور عذر تقصیرات پیش کرنے لگے حضرت نے سب کو معاف فرما دیا کرنا خدا کا یہ ہوا کہ قبر پر رکھے گئے تختہائے چوب خشک خوشبودار سبز و شاداب درختوں میں بدل گئے اور وہ قبر جو دیہاتیوں نے حضرت شیخ قدس سرہ کے امتحان کے لیے بنائی تھی آج بھی موجود ہے اور وہاں کے لوگ اس کی مجاوری کرتے ہیں نذر و نیاز ارزرو کے جہالت وہاں چڑھائی جاتی ہیں درختوں کا اژدہام ہے اور ان کو کاٹنے کی جرآت کوئی نہیں کرتا۔

شیخ یعقوب مذکور اور متوسلین بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیخ سید احمد ولی کے استاد محترم جن سے قرآن حکیم اقامت سوہدرہ کے دوران پڑھا تھا تشریف لائے اور منت ولحاج کرنے لگے کہ مجھے بیت اللہ شریف کی زیارت کروا دیں زاد و راحلہ مسافرت کے لیے میرے پاس آئے ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہاں سے ہی جاگتی آنکھوں زیارت سے مشرف ہو جاؤں۔ حضرت شیخ نے اپنے دونوں ہاتھوں کا حلقہ بنایا اور اپنے استاد مکرم سے کہا کہ اس حلقہ کے اندر تشریف لے آئیے اور دیکھیے کہ کعبہ شریف کیسا ہے حضرت شیخ کے استاد محترم نے ایسا ہی کیا اور نعرہ زد ہوئے کہ میں نے الحمدللہ کعبہ مکرمہ کی زیارت کر لی۔

مریدین بیان کرتے ہیں کہ قیام سوہدرہ کے زمانہ میں ایک مسجد کا چھت بوجہ کہنگی زمین بوس ہو گیا۔ اہل محلہ نے مسجد تیار کی لیکن جو شہتیر چھت کے لیے تیار کیا گیا وہ لمبائی میں

Marfat.com

ایک ہاتھ کم نکلا منتظمین حیران و پریشان کہ اب کیا کریں اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت شیخ سید حاجی احمد تشریف لا رہے ہیں آپ کے پوچھنے پر انہوں نے اپنی پریشانی بیان کردی حضرت شیخ نے فرمایا کہ آؤ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر شہتیر اٹھاؤ انشااللہ پورا ہو جائیگا حضرت شیخ نے خود کم نکلنے والی طرف سے شہتیر پکڑا اور سب نے مل کر جب شہتیر بلند کیا تو وہ بہ برکت بسم اللہ شریف و بہ کرامت حضرت شیخ صاحب پورا نکلا اور یوں وہ مسجد مکمل ہوئی۔

شہر لاہور میں حضرت کے معتقدین میں سے ایک مرید آہنگری (لوہے کا کام) کرتا تھا ایک مرتبہ حضرت لاہور تشریف لے گئے اور اس لوہار کی دکان پر بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد ایک عورت جو حسن و جمال وافر رکھتی تھی اپنے چرخہ کا تکلا صحیح کروانے اس آہنگر کے پاس آئی، حضرت شیخ نے اس کو متوجہ ہو کر دیکھا اور مسکرانے لگے وہ عورت سمجھی کہ مجھ پر حضرت بدنظر ہو گئے ہیں اس کے دل میں بھی خیالات قبیحہ موج زن تھے کہ حضرت شیخ نے وہ تکلا جو کہ آگ میں تپ کر خوب سرخ ہو گیا تھا اٹھا کر اپنی آنکھوں میں پھیرا اور فرمانے لگے اگر میں بدنظر ہوتا تو میری آنکھیں جل جائیں میں تیرے حسن و جمال کا فریفتہ نہیں بلکہ خالق حسن و جمال کا دیوانہ ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ اللہ نے اتنا حسین چہرہ ایک کافر عورت کو عطا کیا تو کیا اب یہ چہرہ جہنم کی آگ کا ایندھن بنے گا جیسا کہ مقولہ کہ ٗاز دل خیزد بر دل ریزدٗ اس زن حسینہ و جمیلہ پر حضرت کے یہ کلمات ایسے اگرانداز ہوئے کہ اس نے وہیں حضرت شیخ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا اور کلمہء توحید پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئی۔ حضرت شیخ نے اس کا نام تبدیل کر کے بی بی سانول رکھا وہ عورت ولایت میں صاحب حال ہو گئی حضرت نے اس کو فرمایا کہ اگر کبھی کوئی

Marfat.com

مشکل پیش آئے تو مجھے یاد کر لینا حاضر ہو جاؤں گا۔ایک مدت گزرنے کے بعد اس زن ولیہ کو موت نے آلیا چونکہ اس کے خاندان کے لوگوں نے حسب روایت مذہب ہندومت اس عورت کی میت کو جلانے کے چِتا تیار کی اور اس کو باہر رکھ دیا تا کہ جلا دیں حضرت کا معتقد آھنگر اور قلیل تعداد میں جو مسلمان وہاں موجود تھے آزردہ ہوئے کہ ایک مسلمان عورت کی لاش کو جلایا جائے گا اور ہم بوجہ قلت تعداد کے کچھ نہ کر سکیں گے، اچانک آھنگر نے فریاد کی کہ یا شیخ سید حاجی احمد ولی آج وقت ہے کہ دختر اسلام کی مدد کو پہنچیئے، غائب سے حضرت شیخ ظاہر ہوئے اور پوچھا کہ کیا قصہ ہے، آھنگر آپ کے قدموں کو چوم کر بولا کہ مدد کیجئے آپ کی منہ بولی بیٹی سانول بی بی کی میت کو جلایا جا رہا ہے جب کہ قاعدہ اسلام کے مطابق اس کا جنازہ اور کفن دفن ہونا چاہیے تھا حضرت شیخ، بی بی سانول کی میت کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: بی بی سانول بہتر یہ ہے کہ تم خود ظاہر کر دو خود کو اور کلمہ شہادت پڑھو، اچانک مردہ میں حرکت ہوئی اور اس نے بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا اور کہنے لگی حضرت شکر ہے کہ آپ بروقت پہنچ گئے ورنہ یہ ظالم کافر مجھے جلا دیتے، حضرت نے چِتا سے اس کے جسم کو اتارا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کروا کر خود غائب ہو گئے۔

حضرت کے مناقب بیان کرنے والے بتاتے ہیں کہ ایک بار حضرت شیخ سید احمد ولی برلب دریا سیر فرما رہے تھے کہ اچانک دور سے ایک ضعیفہ عورت پر نظر پڑی کہ باحال پریشان زار و قطار رو رہی ہے اور دو معصوم بچے بھی اس کے ساتھ ہیں اور ایک چرخہ لکڑی کا اس کے پاس ہے جو اس کی کل متاع ہے۔حضرت نے ازراہ ہمدردی اس سے حالات پوچھے تو اس

Marfat.com

زن ضعیفہ نے بتلایا کہ میرے گاؤں کے چوہدری نے مجھ پر میری بساط سے زیادہ مالیانہ عائد کیا ہے جو میں ادا نہیں کر سکی اور خطرہ ہے کہ ملازمان چوہدری میرے تعاقب میں آئیں گے اور اگر میں پکڑی گئی تو سخت اذیت اور سزائیں دی جائیں گی۔ شیخ صاحب کو اس پر رحم آ گیا فرمانے لگے اپنا چرخہ دریا میں بہادو اور دونوں بچوں کو کہا کہ اس کی دونوں طرف کی لکڑیوں کو پکڑ لو اور بڑھیا سے فرمایا کہ تم بھی اس چرخہ پر ہاتھ رکھ لو پھر اپنے عصا مبارک سے اس چرخہ کو دھکیل دیا اور فرمایا جاؤ دوسرے کنارہ پر جہاں جی چاہے زندگی بسر کرو۔

شیخ کی شادی خانہ آبادی اور موضع چوٹ میں توطن اختیار کرنا بھی ایک حیرت زدہ واقعہ ہے روایت ہے آپ گوندلاں کے جنگل میں سے گزر رہے تھے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا لیکن پانی برائے وضو کہیں میسر نہ تھا چلتے چلتے متعلقہ بھیرہ کے موضع چوٹ گوندلاں میں پہنچے وہاں گاؤں سے باہر چاہ لاکھ کے نام کا کنواں تھا جب کنوئیں پر پہنچے تو دیہاتی رواج کے مطابق عورتوں کا جمگھٹ کنوئیں سے پانی بھر رہا تھا۔ ایک ہی برتن تھا عورتیں باری باری ڈول نکالتیں اور اپنے گھڑے بھر رہی تھیں حضرت نے دیکھا کہ عصر کا وقت ہو رہا ہے کنوئیں کے دوسرے کنارے پر تشریف لائے اور کوزہ پکڑ کر ہاتھ دراز کیا تو پانی خود بخود اوپر کی طرف والے کنارے پر امنڈ آیا اور آپ نے بغیر رسی و برتن کے کنوئیں سے پانی لیا اور وضو کر کے نماز عصر ادا کی پھر جنگل کی طرف چلے گئے ان عورتوں میں بی بی سائرہ نام کی ایک دوشیزہ تھی جو شیخ شماعل کی دختر نیک اختر تھی شیخ شماعل موضع چوٹ میں رہائش پذیر تھے اور بزرگی میں بے مثل و بے مثال اور شیخ وقت تھے آپ کی بیٹی بی بی سائرہ نے کنوئیں پر پیش آمدہ واقعہ من وعن اپنے پدر بزرگوار کے گوش گزار کر دیئے اب شیخ شماعل

Marfat.com

کو ملاقات شیخ کا شوق پیدا ہوا تو بار گوندلاں کے جنگل کی طرف گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک درخت کے نیچے ایک جوان رعنا تمام تر بے نیازی کے ساتھ مراقبہ میں بیٹھا ہے اوراس کے اوپر نور کی چادر تنی ہوئی ہے شیخ شماعل نے پہچان لیا کہ بیٹی کے بیان کردہ فرد یہی ہیں ویسے بھی مقولہ ہے"الولی یعرف الولی" (ولی ولی راشناخت کند) یعنی ولی ولی کو پہچان لیتا ہے۔ شیخ شماعل آپ کے پاس بیٹھ گئے حال احوال پوچھا اوراپنی ہونہار بیٹی کا رشتہ پیش کیا حضرت شیخ نے کہا کہ میں غریب الوطن مسافراور بیگل علاقہ کہ نہ سمجھنے والا ہوں بہتر ہے کہ آپ کسی اہل وطن صاحب کے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کر دیں لیکن شیخ شماعل نے جب اصرار کیا تو آپ نے بعد از مراقبہ فرمایا کہ ٹھیک ہے مجھے قبول ہے شیخ شماعل آپ کو جنگل سے موضع چوٹ ساتھ لے کر آئے اوراپنی بیٹی بی بی سائرہ سے عقد نکاح کر دیا بدیں سبب آپ کا وطن موضع چوٹ ٹھہرا کچھ عرصہ بعد ہی آپ کی شہرت پورے علاقہ میں ہوگئی اور مخلوق خدا کثرت سے آپ کی معتقد ہوئی۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ نے عصر کے وقت کچھ لوگوں کو چالیس کھونٹے لکڑی کے تیار کرنے کا کام دیا اور فرمایا کہ ایک مربع میل کے مقدار زمین صاف کر کے اس کے اردگرد یہ چالیس کھونٹے لگا دو مغرب کے بعد جب سب کام ہو گیا تو سب لوگوں کو وہاں سے رخصت فرما دیا لیکن ایک شیخ جو آپ کا محرم حال تھا یہ سبب جاننے کے لیے ایک درخت کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا اور سب احوال دیکھنے کے بعد اس نے دوسری صبح لوگوں کو بیان کیا کہ جب رات بہت ہوگئی میں نے اچانک گھوڑوں کے آنے کی آواز سنی لیکن نظر کچھ نہ آرہا تھا تھوڑے وقت کے بعد آوازآنی شروع ہوگئی جو کسی نہ معلوم زبان میں گفتگو کر رہے تھے حضرت شیخ کی آواز میں پہچانتا

Marfat.com

رہالیکن سمجھ کچھ نہیں آرہا تھا، دوسرے دن حضرت شیخ بوقت زوال گھر تشریف لائے آپ کی زوجہ بی بی سائرہ نے آپ سے پوچھا کہ رات کا راز کیا تھا؟ بی بی سائرہ کے سوال کے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ رات چالیس ہزار آدمی میرے مہمان تھے عرب جارہے تھے وہ رات کو میرے پاس ٹھہرے پھر میں انہیں عرب تک چھوڑ کر ابھی واپس آرہا ہوں۔

یہ یادرہے کہ وہ لکڑی کے خشک چالیس کھونٹے جو شیخ نے زمین کے گردوگرد لگوائے تھے وہ سرسبز درختوں میں بدل گئے اور آج تک وہ ایک جنگل کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور کسی میں ہمت نہیں کہ وہ درختوں کو کاٹے یا وہاں سے ایندھن لکڑی لے جائے آج بھی موضع چوٹ اور اس کے نواح میں اس کو حضرت شیخ کی رکھ (جنگل) کہا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت شیخ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک ایک بوڑھی عورت حضرت کے پاؤں پڑ گئی اور رورو کر عرض کرنے لگی کہ حضرت میرا اس دنیا میں سوائے ایک بیٹے کے اور کچھ نہیں ہے لیکن وہ بیٹا بھی کچھ عرصہ سے مفقود الخبر ہے کچھ معلوم نہیں زندہ ہے یا نہیں خدا کے لیے کچھ اس کی خبر دلوادیں حضرت نے اس ضعیفہ کو آنکھیں بند کرنے کے لیے کہا بس آنکھ جھپکنے میں اس کا بیٹا اس کے پاس تھا حضرت نے اس عورت کو کہا آنکھیں کھولو اس نے جب اپنے لخت جگر کو اپنے سامنے دیکھا تو بھاگ کر سینے سے لگایا اور رورو کر پوچھنے لگی کہ تو کہاں تھا اور یہ گردوغبار اور کیچڑ میں لت پت کیوں ہے تو بیٹے نے جواب دیا کہ بغداد شریف میں مزدوری کر رہا تھا کہ اچانک یہ بزرگ وہاں پہنچے اور اور مجھے ہاتھ پکڑ کر تمہارے پاس لے آئے۔

Marfat.com

حکایت ہے کہ ایک روز شیخ کی زوجہ بی بی سائرہ آپ کے لیے روٹی لائی تو آپ اچانک کہیں چلے گئے پھر تشریف لائے لیکن ایک دو گھڑی بعد پھر چلے گئے جب واپس آئے تو بی بی نے سوال کیا کہ آپ یوں یکدم کہاں غائب ہو گئے تھے، حضرت نے فرمایا کہ جب تم آئیں تو میرا ایک چاہنے والا دریا کے شور میں کشتی سمیت غرق ہونے لگا تھا اس نے مجھے فریاد کی تو میں وہاں پہنچا کندھا دے کر کشتی کو منجدھار سے نکال دیا جب واپس گھر آیا تو یاد آیا کہ میں اپنا کمبل تو کشتی میں بھول آیا ہوں اس لیے فوراً واپس دریا کے شور تک گیا تا کہ کمبل واپس لے آؤں اس کے بعد حضرت نے کھانا تناول فرمایا اور پھر چہل قدمی کرنے تشریف لے گئے (واللہ عالم بالصواب)

مقتدین بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ ایک مرتبہ موضع چوٹ سے باہر تشریف لے جا رہے تھے اچانک ایک جدید تعمیر کنندہ دیوار دیکھی، نہ معلوم دل میں کیا آئی کہ دیوار پر یوں بیٹھ گئے کہ جیسے گھوڑے پر سوار ہوا جاتا ہے ایک آدمی کہنے لگا کہ سواری تو بہت خوب ہے اگر چلے تو، حضرت نے فوراً دیوار کو حکم دیا کہ باذن اللہ گھوڑے کی طرح چلو دیوار مذکورہ اسپ تیز رو کی طرح چل پڑی تھوڑی دور جا کر حضرت نے اس کو روک لیا مدتوں وہ دیوار اسی مقام پر رہی لوگ اس کی زیارت کو آتے اور چومتے پھر کچھ عرصہ بعد وہ دیوار غائب ہو گئی۔

مناقب شیخ میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک قافلہ تجارت جو دور دراز کے سفر پہ تھے ان میں ایک ساربان کی اونٹنی کی ٹانگ ٹوٹ گئی بے چارے کے پاس حصول رزق کا بس ایک ہی سبب تھا وہ بھی آدھی رات کو جنگل بیابان میں یقیناً ختم ہونے کو تھا، قافلہ والے اسے تنہا جنگل

Marfat.com

میں چھوڑ کر عازم سفر ہوئے، علی الصبح حضرت شیخ حسب معمول سیر جنگل کے لیے نکلے تو اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو بلوچ یعنی ساربان بھی الامان الامان پکار رہا تھا، حضرت اس کے پاس پہنچے اور اس کا حال پوچھا اور فریادرسی کی وجہ پوچھی ساربان نے کہا میرا نام بازید ہے میں تاجر ہوں بس یہی ایک اونٹنی میری ملکیت ہے اور قسمت کہ رات کو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہمراہی جنگل میں مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر نذر مانو تو تمہاری اونٹنی ابھی ٹھیک ہو سکتی ہے مال تجارت کے منافع اور اونٹنی کی قیمت کا دسواں حصہ نذر کے لیے متعین ہوا حضرت شیخ احمد قادری نے اونٹنی کی شکستہ حالت پر ہاتھ مبارک پھیرا اور اپنی زبان مسیحا بیان سے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے برابر ہو جا اسی وقت اونٹنی کی ٹانگ صحتمند ہوگئی اور چل پڑی حضرت نے کل مال تجارت کو ایک ہی بار عصا مبارک کے اشارے سے اونٹنی پر بار کر دیا بازید ساربان نے کہا کہ حضرت نذر متعین کہاں پہنچاؤں؟ حضرت شیخ نے فرمایا کہ موضع چوٹ کہ کوہستان نمک کے قریب ہے پہنچا دینا حضرت کی برکت سے بازید ساربان اتنا پھلا پھولا کہ آخرالامر وہ اپنے قبیلہ کا سردار ہوا اور اس نے تزک واحتشام سے متعینہ نذر حضرت کے حضور نظر کی۔

روایت ہے کہ حضرت کے معتقدین خاص میں ایک بہت مشہور چوہدری ہست خان عرف بکھر سردار تھے جو کہ عملہ پرگنہ بھیرہ ملکوال کے رہائشی تھے اور بہت بڑے زمیندار تھے لیکن حضرت شیخ سید احمد قادری کے ان عشاق خاص میں سے تھے سب زمینداری وغیرہ ترک کر کے ہمہ وقت حضرت کے پاس رہتے تھے۔ حضرت شیخ کے تین فرزندان گرامی بھی تھے جو کہ بی بی سائرہ کے بطن سے تھے مکان کی تنگی کو محسوس کر کے موضع چوٹ کے چوہدریوں نے حضرت

Marfat.com

کو عرضداشت پیش کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو صاحبزادگان کے لیے الگ الگ مکانات تیار کروا لیے جائیں اسی دوران چوہدری ہست خان مذکور نے جو کہ تارک الدنیا ہو کر حضرت کی خدمت میں ہی رہتے تھے عرض گزار ہوئے کہ حضور علاقہ کی چوٹ زمین ویران ہے اور پانی کا بھی صحیح بندوبست نہیں جنگلی وصحرائی علاقہ ہے اگر آپ کی خاطر میں پسند آئے تو مکانات وحویلی ملکوال میں تیار کی جائیں جو سرسبز علاقہ ہے جنگل بیلے بہت ہیں پانی کی فراوانی ہے زمینیں سرسبز و شاداب اور خوب غلہ اگانے والی ہیں حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک ہم پہلے ملاحظہ کریں گے پھر کوئی فیصلہ ہوگا۔ دوسرے دن شیخ صاحب سوار ہو کر ملکوال تشریف لائے اور اس کے گردونواح کا علاقہ دیکھا اور علاقہ کو واقعی بیان کردہ صفات سے متصف پایا اور ملکوال کے مغربی طرف جو زمین خالی پڑی تھی اس کو اپنے لیے اور صاحبزادگان کے لیے پسند فرمایا اور اپنے عصاء مبارک سے اس کے اردگرد نشان لگوا دیئے اور فرمایا کہ اس قطعہء زمین کو ہمارے حوالہ کردو، چوہدری ہست خان اور اس کے دیگر بھائیوں نے برضا ورغبت ساری زمین جس میں ایک سو مکانات تعمیر ہوئے حضرت کے حوالے کر دی یہ وہی جگہ ہے جسے کوٹلی حضرت شیخ حامد کے نام سے شہرت ملی انہی ایام میں دانا وفہم چوہدری ہست خان نے حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کیا آپ مہربانی فرما کر اپنے مقبرہ شریف کے لیے بھی کوئی جگہ منتخب فرمالیں تاکہ بعد میں ہمیں کوئی کشاکش نہ کرنی پڑے حضرت نے یہ بات منظور فرمائی اور اپنے مسکونہ رقبہ کے قریب جانب شمال ایک زمین کے ٹکڑے پر جا کر فرمایا کہ مجھے اس جگہ سے اپنے خمیر کی خوشبو آتی ہے اس قطعہء زمین کے مالک نے فی الفور دس بیگھہ (40 کنال) زمین حضرت کے مقبرہ منورہ اور خانقاہ ومقابر حضرت کے

Marfat.com

مخصوص کر دیا۔

اب یہ سارا ماجرا اہلیان موضع چوٹ کے علم میں آیا تو بہت پریشان ہوئے کہ یہ نعمت غیر مترقبہ تو ہمارے ہاتھ سے جاتی رہے گی، وہ سب اجتماعی طور پر حاضر خدمت کو ہوئے اور اپنا حق جتلایا کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے، آپ اتنا عرصہ ہمارے ساتھ رہے قابل وتوطن آپ کا موضع چوٹ مشہور ہوا آپ دار القراء بھی ہمارا ہی حق ہے۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ ابھی اس پر کلام طریل کرنے کی ضرورت نہیں بعد وفات کے میری میت خود فیصلہ کر دے گی کہ مدفن کون سا مقام بنے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے ایک مرید نے بارانی زمین کے ایک ٹکڑے پر مونٹھ کاشت کی ہوئی تھی۔ جب فصل پک گئی اور کٹائی کے بعد صاف ہوگئی وہ حضرت شیخ سجادہ نشین کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ مونٹھ کا غلہ تیار ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو ماپوں لیکن وہاں مشہور ہے کہ غلہ ماپنے کے وقت جن لے جاتے ہیں آپ وہاں تشریف لے آئیں تو مجھے یقین ہے کہ میرا غلہ غائب ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اس شخص کی درخواست پر حضرت شیخ وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ماپنا شروع کرو اتفاق سے کچھ دیر بعد حضرت شیخ جو کہ غلہ کے ڈھیر پر بیٹھے تھے انہیں نیند آ گئی اس طرح جنوں کو فرصت ملی انہوں نے غلہ کے ڈھیر میں شامل ہو کر کچھ غلہ غائب کر لیا جب شیخ صاحب نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا کہ رکھ دو یہاں سے دور ہو جاؤ اور خود دوبارہ غلہ ماپنے کی طرف متوجہ ہو گے چونکہ آپ کی کشادگی ہوئی تو آپ نے غلہ کے مالک کو فرمایا کہ فلاں درخت کے نیچے جاو وہاں مونٹھ کا ڈھیر پڑا ہے اسے لے آو جب وہ شخص

Marfat.com

آپ کے فرمان کے مطابق وہاں پہنچا تو دیکھا غلہ کا ڈھیر اس درخت کے نیچے رکھا ہوا ہے چونکہ غلہ ماپا ہوا تھا تو وہ دو گدھوں کے برابر غلہ اس شخص نے گدھوں پر لاد کر اپنے گھر لے آیا۔ بعد میں اس نے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ غلہ وہاں کیسے پہنچا۔ آپ نے فرمایا کہ میں کچھ دیر کے لئے سو گیا تھا اور جن اسے وہاں لے گئے تھے جب میں بیدار ہوا تو مجھے معلوم ہو گیا اور میں نے انہیں برا بھلا کہا اور ان سے پوچھا غلہ کہاں لے گئے ہو انہوں نے بتایا کہ غلہ فلاں درخت کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ پھر میں نے تمہیں بتایا اور تمہارے نصیب اچھے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دہجہ نام کا کھتری جو کہ ملکوال کا رہنے والا تھا اور بہت زیادہ دولت مند تھا کسان اس سے قرض لیتے تھے اُس وقت حضرت شیخ احمد نور اللہ کی اولاد میں سے شیخ عبدالغنی مقبرہ کے سجادہ نشین تھے انہوں نے بھی دہجہ سے کچھ قرض لیا ہوا تھا جب حضرت شیخ عبدالغنی کی فصل پک کر تیار ہو گئی تو اس کی خبر قرض دار دہجہ کو پہنچی۔ وہ غلہ کے ڈھیر کے پاس پہنچا اور شیخ صاحب سے کہا کہ قرض کے بدلے مجھے ساری گندم دے دو۔ شیخ صاحب نے جواب دیا مجھے غلہ گھر لے جانے دو تمہیں تمہارا حصہ مل جائے گا۔ دہجہ نے جواب دیا کہ میں آپ کو یہ غلہ گھر نہیں لے جانے دوں گا کیونکہ اس وقت شکار میرے قبضے میں ہے بعد میں ممکن ہے آپ میرا حصہ نہ دیں۔ حتیٰ کہ شیخ عبدالغنی اور دہجہ میں تلخ کلامی ہوئی اور گالی گلوچ تک نوبت پہنچ گئی۔ دہجہ کھتری نے آدھا غلہ چھوڑ دیا اور کافی غیر معمول باتیں شیخ صاحب سے کہیں۔ وہاں اور لوگ بھی موجود تھے انہوں نے اس کھتری سے کہا شیخ صاحب حاجی احمد کی اولاد میں سے ہیں اور تم ایسی سخت باتیں ان سے نہ کرو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے اس کے بعد لوگوں کے

Marfat.com

کہنے سننے پر وہ کھتری اپنے گاؤں چلا گیا اور حضرت شیخ عبدالغنی اپنا غلہ گھر لے آئے ۔ دوسرے روز سورج نکلنے کے بعد وہی کھتری اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ڈیڑھ من حلوہ پکا کر خانقاہ پہنچا اور پوچھا کہ شیخ عبدالغنی کہاں ہیں کہ وہ آئیں اور فاتحہ خوانی کے لئے حلوہ تیار ہے تاکہ اسے لوگوں میں تقسیم کردیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ صاحبؒ ایک روز اپنے گھر میں وضو کر رہے تھے اور ان کی بیوی بھی وہاں پر موجود تھی۔ آپ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کوزہ زور سے زمین پر دے مارا کوزہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اُن کی زوجہ محترمہ نے حضرت سے پوچھا کہ یہ سب کیا ہے کہ آپ نے کوزہ ریزہ ریزہ کیوں کردیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا ایک خادم تجارت کے سلسلہ میں ایک سڑک پر جارہا تھا کہ وہاں ایک خونخوار شیر اس کے سر پر آ پہنچا اور وہ شیر اسے ہلاک کرنے کیلئے اس پر حملہ کرنے والا تھا۔ وہ خادم میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ سے مدد مانگی میں نے وہ کوزہ اس شیر کے سر پر مارا ہے جس سے اس شیر کے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ اس واقع کے چند روز بعد وہی خادم نذرانہ لے کر حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حقیقت بیان کی۔ کہ کل میں ایک سڑک سے گزر رہا تھا کہ وہاں اچانک ایک شیر آ گیا اور مجھ پر حملہ کرنے والا تھا کہ میں نے آپ سے مدد چاہی تو آپ وہاں تشریف لائے اور آپ نے ایک پتھر اٹھا کر شیر کے سر پر مارا اور اس کا سر دو ٹکڑے ہوگیا اور میری جان بچ گئی۔ اور پھر آپ وہاں سے غائب ہو گے۔ اس طرح آپ کی توجہ سے مجھے مدد ملی۔

بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ حضرت شیخ احمد نوراللہ کی وفات کے ایک سو ساٹھ سال بعد جب بادشاہ کی تخت نشینی کا وقت تھا تو یہ فقیر مقبرہ کی زیارت اور اپنے بھائیوں کی ملاقات کے

Marfat.com

لئے کیونکہ اس خاندان سے رشتہ داری تھی موضع ملک وال گیا ہوا تھا۔ ایک روز مقبرہ منورہ کے مجاور صبح کی نماز کے بعد روضہ کے دروازے کی جانب گئے تو دیکھا کہ بڑا دروازہ کھلا ہوا تھا حالانکہ رات کو اسے انہوں نے تالہ لگایا تھا جب وہ متعجب ہو کر روضہ کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس کا چہرہ آسمان کی جانب اٹھا ہوا ہے اور وہ فریاد کر رہا ہے اس سے جب پوچھا گیا کہ کیا واقعہ پیش آیا اور تم کس مصیبت کا شکار ہوئے ہو فقیر نے بتایا کہ کیونکہ میں وہاں حاضر تھا اور میں نے خود اس کی زبان سے سنا کہ اس نے کہا کہ میری قسمت کی بدنصیبی کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ شیخ کی قبر مبارک چوری کر کے لے جاؤں تا کہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو چنانچہ میں نے تالہ توڑا اور روضہ میں داخل ہوا اس کے بعد تربت سے غلاف کھینچا پھر دیکھا ہر طرف تاریکی ہے اور روضہ کا دروازہ بند ہو گیا۔

ایک مرتبہ اس زمانے کے افضل الفضلاء شیخ مخدوم الملک دہلی سے لاہور آئے تو حضرت شیخ سید احمد قادری کا تذکرہ کئی مجالس میں سنا تو تشویش پیدا ہوئی کہ حضرت سے ملاقات ہونی چاہیے پس لاہور سے قصد سفر باندھا اور سوار ہو کر ملاقات کو چلے دل میں خیال آیا کہ حضرت کا امتحان بھی ہونا چاہیے اس کے لیے سوچ لیا کہ اگر پرندوں کا گوشت اور مکئی کے آٹے کے تازہ نان حضرت نے ظہرانے میں کھلائے تو پھر یقین آئے گا کہ واقعی حضرت با کرامت ولی ہیں ورنہ صرف وقت گزاری کے لیے درویشی اختیار کئے ہوئے ڈھونگی سمجھے جائیں گے۔ جب مخدوم الملک حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑا وقت بیٹھے تو ایک عورت آئی اور اس

Marfat.com

نے ایک طبق نذرانے کے طور پر پیش کیا جس میں پرندوں کا گوشت اور گرم روٹی مکئی کی موجود تھی حضرت شیخ نے مخدوم الملک کے سامنے وہ طبق پر از طعام رکھا اور فرمایا کہ اسے نوش فرمائیے مخدوم الملک نے جب کھانا شروع کرنا چاہا تو دیکھا کہ شدید گرم ہے تو ہاتھ کھینچ لیا حضرت شیخ کے پاس ٹھنڈے پانی کا برتن رکھا ہوا تھا اس سے پانی گوشت میں ڈالا اور فرمایا کہ لیجئے ٹھنڈا ہو گیا اب تناول فرمائیے کھانے سے فارغ ہوئے تو مخدوم الملک نے لذت و انواع طعام کی بہت تعریف کی ابھی مجلس جاری تھی کہ ایک عورت حاضر ہوئی اوزار و قطار روتے ہوئے عرض گزاری کی حضرت میں ایک بیوہ عورت ہوں کوئی اولاد نہیں نہ ہی رشتہ دار ہیں شوہر نے ترکہ میں اشرفیاں اور غلام چھوڑا تھا لیکن آج وہ اشرفیہائے زر غلام چرا کر بھاگ گیا میں عاجز و مجبور بیکس عورت ہوں اسے ڈھونڈ نہیں سکتی خدارا آپ دستگیری فرمائیں اور کسی طرح وہ غلام اور اشرفیاں واپس دلوا دیں حضرت شیخ نے فرمایا کہ حکومت وقت کے بہت بڑے عہدہ دار کی خدمت میں عرض کرو کہ یہ اپنے کوتوال (تھانیدار) اور سپاہیوں کو حکم دیں کہ تیرے غلام کو گرفتار کر کے اس سے اشرفیاں برآمد کروائیں اور غلام و اشرفیاں تیرے سپرد کر دیں یہ سن کر مخدوم الملک کہنے لگے کہ یا شیخ مجھے یا بادشاہ کو یہ قدرت نہیں کہ ایک غیر معروف غلام کو کہیں سے پکڑ واسکیں واللہ آپ خود ہی اس ضعیفہ کی مشکل کشائی فرمائیے ادھر عورت بھی بار بار حضرت سے کہے جا رہی تھی میں کسی بادشاہ و مخدوم کو نہیں جانتی میں تو آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں، آپ ہی نظر کرم فرمائیں تا کہ میری مشکل حل ہو جائے، حد سے گزرتی آہ وزاری دیکھ کر حضرت نے توجہ فرمائی اور کہنے لگے کہ فلاں محلہ میں جو بازار ہے اس کی ایک دکان پر تیرا غلام موجود ہے اس نے وہ اشرفیاں ایک کیسہ میں باندھ

Marfat.com

کر بغل میں دبا رکھی ہیں آدمی لے کر وہاں پہنچو تا کہ اسے پکڑ لو ورنہ وہ تیاری کر رہا ہے کہیں اور جانے کی اور پھر تمہیں کبھی نہ ملے گا۔ عورت نے ایسا ہی کیا جب وہاں پہنچی تو واقعی غلام وہاں موجود تھا (اس کو ماخوذ کر لیا گیا) تھوڑی دیر گزری کہ وہ عورت اور اپنے مفرور غلام اور مسروقہ اشرفیوں کے حضرت کی خدمت میں پھر آئی اور عرض کرنے لگی کہ حضرت یہ اشرفیاں میں آپ کی نذر کرنا چاہتی ہوں لیکن حضرت شیخ نے اس کی بیوہ ہونے کی وجہ سے ایک اشرفی بھی قبول نہ فرمائی اور اس کو فرمایا کہ بس دعا کر دو یہ دیکھ مخدوم الملک متعجب ہوا اور اس کے یقین وایمان میں تازگی وفرحت پیدا ہوئی اور پھر اجازت لے کر وہ واپس چلا گیا۔

حضرت شیخ سید احمد قادری کبر سنی وضعف سے صاحب فراش رہنے لگے تو چوہدری ہست خان وغیرہ معتقدین نے آثار کو قریب دیکھ کر حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت آپ کے تینوں صاحبزادگان ماشاء اللہ بلند بخت وصاحب کشف ہیں ہمیں راہنمائی فرمادی جائے کہ ہم آپ کے بعد کس سے رجوع کریں حضرت شیخ نے فرمایا کہ منجھلے صاحبزادہ سید محمد کو تو ہر وقت بیت اللہ کا عشق وشوق رہتا ہے ہو سکتا ہے وہ عرب جا کر مجاورت بیت اللہ شریف اختیار لے اور واپسی ہی نہ آئے اور چھوٹے صاحبزادہ پیر سید جلال بچپنے سے ہی جلوہ کمال میں مستغرق ہے اس لیے بزرگ بڑے صاحبزادہ یعنی شیخ پیر سید محمود سے وابستہ رہنا وہی تمہاری راہنمائی کے لیے موزوں ہیں حضرت شیخ کی دعا سے برکت ورحمت شیخ پیر محمود میں اتنی ہوئی اب بھی ان ہی کی اولاد میں ریاست وسجادگی کی باقی چلی آرہی ہے اور مریدین ان ہی پر ہے۔

گاؤں کی ایک نیک و پارسا بی بی حضرت شیخ کی منہ بولی بیٹی تھی حضرت اس کو قرآن

Marfat.com

حکیم کی تعلیم فرماتے تھے یہ عورت چوہدری ہست خان رشتہ دار تھی ابھی اس نیک بخت عورت کی تعلیم ادھوری تھی کہ حضرت شیخ رحلت فرما گئے بی بی مذکور حضرت کی میت مبارک کے پاس آ کر رو کر کہنے لگی کہ یا حضرت اب میں قرآن پاک کیسے پڑھوں گی اچانک حضرت شیخ نے لب مبارک کھولے اور اس بی بی سے فرمایا کہ اگر تم کسی سے ذکر نہ کرو گی تو میں انشااللہ بعد از وفات بھی ہر روز تمہیں آ کر قرآن شریف کی تعلیم دیا کرونگا۔ چنانچہ بلاناغہ اس بی بی کی تعلیم جاری تھی کہ ایک دن یوں ہوا اس کے نوجوان بیٹے اور بھائی باہر سے آئے تو انہوں نے اندر سے کسی مرد کی آواز سنی اور مشکوک ہو گئے اندر آ کر غصہ سے ڈھونڈنے لگے اور بیٹا اپنی ماں سے اور بھائی اپنی بہن سے پوچھنے لگا کہ گھر میں مرد کون تھا، آواز کس کی تھی اسکو کہاں چھپایا ہے جلدی سے بتاؤ۔ بے چاری بی بی حضرت سے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق خاموشی سے روتی رہی بتلانا نہ چاہتی تھی لیکن جب بیٹوں اور اور بھائیوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم تجھے قتل کیے دیتے ہیں بلآخر مجبور ہو کر اس نے ساری کتھا کہہ دی کہ کیسے حضرت شیخ نے بوقت وفات مجھ سے وعدہ تعلیم کیا تھا اس کے بعد پھر روز تشریف لانا منقطع ہو گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ موضع چوٹ میں ہی رحلت گزیں بفردوس بریں ہوئے جب آپ کو غسل و کفن دیگر جنازہ و دفن کے لیے موضع چوٹ کے قبرستان کی طرف آپ کا میت مبارک لے جانا کا ارادہ کیا گیا تو چارپائی اٹھائی نہ جاسکتی لیکن جب موضع ملکوال کی طرف ارادہ لے جانیکا ہوا تو چارپائی سبک ہوگئی آپ نے زندگی میں ہی ملکوال کی زمین کے متعلق فرما دیا تھا کہ مجھے اس جگہ سے اپنے خمیر کی خوشبو آتی ہے اس لیے آپ کی میت کو ملکوال لے جایا گیا اور

Marfat.com

آپ کی منتخب کردہ و پسندیدہ فرمودہ زمین میں آپ کے جسد خاکی کو سپرد خاک کر دیا گیا، بعد ازاں آپ کی اولاد بھی آپ کے پسندیدہ مقام پر سکونت پذیر ہوگئی عجیب تر بات یہ کہ ظاہری طور پر سوائے نذر ونیاز کے دنیاوی آمدن کے ذرائع ہونے کے باوجود آپ کی اولاد جو کہ تقریباً ایک سو مکانات کی مسکون تھی مرفہ الحالی کی زندگی بسر کرتی رہی اور ان میں دنیاوی ونفسانی عیوبات بالکل نہ تھے نہ چوری چکاری نہ زنا و بدکاری نہ نمائش وریاکاری اور آپ کی اولاد میں حفاظ قرآن و طالبان علوم اسلام بکثرت ہوئے۔ بلکہ اس آخری دور میں جبکہ زمانہ بری اور ناخوشی کا شکار ہے ہر طرف گناہ اور زبوں حالی، برائی اور ریاکاری کا دور دورہ ہے۔ اللہ کے فضل اور ان کے جدامجد کی توجہ کے سبب جو کہ یقیناً ہدایت اور رہنمائی ہے ان کی اولاد کے دلوں میں یہ برائیاں ابھی تک جگہ نہیں پاسکیں ہیں۔ ہر انسان نفس اور شیطان چال سے بچا نہیں ہے۔ لیکن آپ کی اولاد آج بھی اللہ کی مخلوق کا بھلا کر رہی ہے اور کسی کا نقصان نہیں چاہتی۔ آپ کی اولاد آج بھی قرآن مجید کا علم سیکھ رہی ہے اور اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ واللہ علم

ہر زمانہ میں حضرت شیخ کی اولاد میں سے درویش اور اولیائے اللہ ہوئے ہیں اور وہ اسی جگہ رہ کر انسانیت کی خدمت اور اللہ کے دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔

آپ کے سجادہ نشین حضرت پیر شیخ سید محمود صاحب کے متعلق بتایا جاتا کہ شیخ نعمت اللہ (جو کہ علاقہ پوٹھوہار کے رہنے والے تھے) سے ایک گھوڑے کی فرمائش کی جو کہ شیخ نعمت اللہ مذکور کو شاہان گکھڑ نے نذر کیا تھا لیکن شیخ نعمت اللہ نے کہا کہ یہ عراقی نسل گھوڑا میرے بیٹے کو بہت پسند ہے اور وہ مجھ سے پہلے ہی اس کی بابت کہہ چکا ہے اس لیے میں آپ کی نذر نہیں کر سکتا چونکہ گھوڑا حضرت شیخ پیر سید محمود کو پسند آچکا تھا اور پھر آپ نے خلاف معمول سوال بھی کر

Marfat.com

دیا تھا اس لیے طبعاً آپ کو شدید رنج وغصہ ہوا آپ نے فوراً ایک چابک اٹھایا اور جو ستون آپ کے قریب تھا اس پر غصہ سے دے مارا چابک کا ستون پر لگنا تھا کہ ادھر سے اچانک شیخ نعمت اللہ کے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور برداشت ختم ہوگئی یقین ہوگیا کہ یہ حضرت کے غصہ وناراضی کی وجہ سے ہے، آپ کی خدمت میں آہ وزاری اور منت اس قدر کیا گیا کہ شیخ نعمت اللہ کو معاف فرمایا جائے لیکن حضرت نے بے نیازی سے فرمایا کہ جو ہونا تھا ہو چکا اب تیر جسہ ءنیابد، آخر شیخ نعمت اللہ نے وہیں جان جان آفریں کے سپرد کی اور حضرت شیخ احمد قادری کے پائنتی کے طرف دفن ہوئے۔

اس وقت گکھڑوں کی حکمرانی جلال خان گکھڑ کے پاس تھی۔ اس کا تعمیر کردہ تالاب کابل کی سڑک پر آج بھی موجود ہے۔ تقدیر الہی سے اس زمانہ میں فالج کا حملہ جلال خان کے جسم پر ہوا۔ جس کے باعث اس کا نصف بدن بے حس اور ناکارہ ہو گیا مذکورہ مرض سے وہ کمزور اور تنگدل ہو گیا۔ جلال خان گکھڑ کے بعض تعلق داروں نے شیخ نعمت اللہ گجر کی فقیری کی برکت اور بزرگی کے آثار کے بارے میں سن رکھا تھا۔ انہوں نے ان کی طرف رجوع کیا اور حاضر خدمت ہوئے اور پورا واقعہ نعمت اللہ گجر کے گوش گزار کیا اور عرض کیا کہ اگر جلال خان آپکی تشریف آوری کی برکت سے صحت یاب اور مکمل تندرست ہو جائے تو حضرت کی خدمت میں بہت سارا اندرانہ پیش کریں گے اور وہ جان ودل سے آپ پر جانثار ہو جائے گا۔

شیخ نعمت اللہ گجر جلال خان کے پاس تشریف لے گئے اور دعائے خیر کی اور کہا کہ میں

Marfat.com

اپنے شیخ یعنی حضرت سید احمد ولی کی طرف متوجہ کرتا ہوں تم بھی ان کی طرف توجہ کرو۔ آخر کار حضرت شیخ سید احمد ولی جلال خان کے سامنے تشریف لائے اور حکم دیا کہ اے جلال خان اللہ کے فضل سے اُٹھو۔ جلال خان نے عرض کیا کہ مجھ میں کھڑا ہونے کی ہمت نہیں۔ شیخ سید احمد نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا

اے جلال خان بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو اور میرا عصا تھام لو۔

حضرت شیخ سید احمد ولی کے فرمان کے مطابق جب اس نے عصا ہاتھ میں لیا اور اس کا سہارا لے کر کھڑا ہوا اپنے گمان کو دور کرنے کے لئے اور اپنی کامل صحت کے لئے اس نے عرض کیا کہ میں سو رہا ہوں یا جاگ رہا ہوں۔

شیخ سید احمد نے فرمایا اے جلال خان جان لو اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحت عطا فرمائی حضرت شیخ سید احمد یہ کہہ کر غائب ہو گے۔ جلال خان نے اپنے آدمیوں کو جگایا سب نے دیکھا کہ صحت و عافیت کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے کوئی بیماری یا تکلیف نہیں انہوں نے نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ مبارک باد دی۔

اگلے روز جلال خان نے ایک عراقی گھوڑا اور دیگر تحائف حضرت شیخ نعمت اللہ کے نذر کیں کہ ان کو حضرت شیخ سید محمود کی خدمت میں ارسال کر دیں اس کے علاوہ خانقاہ شریف کی چار دیواری اور حضرت شیخ سید احمد ولی کے روضہ مبارک کی تیاری کے لئے بھی وعدہ کیا اور حضرت شیخ سید احمد ولی کی نذر کے لئے ایک لاکھ روپیہ مقرر کیا اور اسے تحریری طور پر لکھ کر مہر لگا دیا اور کہا

Marfat.com

کہ میری اولاد بھی شیرینی سمیت سال بسال فضل بفضل حضرت شیخ سید احمد ولی کی خدمت میں ملکوال پہنچاتی رہے گی۔

شیخ سید محمود نے ابھی گنبد وروضہ مطہرہ تیار کرایا تھا۔ اور ابھی تک بقیہ کی گچہ چونہ کیا گیا تھا کہ جلال خان گھکھڑ اس جہاں سے ایمان سلامت لے کر رخصت ہو گیا۔ اسی وجہ سے روضہ مبارک پر مکمل چونہ گچ نہیں ہوا ابھی تک ویسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ بارشوں اور سیلاب کے باعث دریائے جہلم کی مٹی روضہ کی اینٹوں کے اندر چلی گئی۔ اور یہ صرف کرامت کے باعث کھڑا ہے۔ وہ پروانہ جو جلال خان کے پاس بطور دستاویز تھا۔ اس کی اولاد میں سے کسی کے پاس ہے۔ اور حضرت کی اولاد سے کوئی فرد بھی جلال خان کی اولاد کے پاس جاتا ہے وہ اپنی استطاعت کے مطابق نذر دیتے ہیں اور نذرانہ کی رقم کاغذ کی پشت پر لکھ دیتے ہیں

بیان کرتے ہیں کہ شیخ نعمت اللہ گجر شیخ سید احمد ولی کے کامل مریدوں میں سے تھے۔ شیخ نعمت اللہ گجر کو اپنے پیر و مرشد سے اس قدر انس تھا کہ ان کی شکل بالکل حضرت شیخ سید احمد ولی کی صورت ہو گئی تھی جو کوئی حضرت شیخ نعمت اللہ گجر کو دیکھتا تو سمجھتا کہ حضرت شیخ سید احمد ولی یہی ہیں۔ اور شیخ نعمت اللہ گجر کہتے کہ حضرت شیخ حجرہ کے اندر ہیں یہ تو فقیر نعمت اللہ گجر ہے۔

جلال خان گکھڑ کا تعمیر کردہ تالاب آج بھی جہلم میں موجود ہے جس کا کل رقبہ 29 کنال اور موجودہ رقبہ 13 کنال اس کی گہرائی 141 فٹ اور سیڑھیوں کی تعداد 140 اور سیڑھی کی اونچائی اور سن تعمیر (۹۸۴ ہجری) بمطابق 1587

بحوالہ تاریخ پسی قلمی مرتبہ راجہ کفایت علی خان پنوار (مرحوم) نمبر مطبوعہ جندوٹ 1936 ہجری قلمی پسی مولفہ محمود تاسب سکندر لال مذکورہ پوٹھوہار مطبوعہ صفحہ نمبر ۹۵

Marfat.com

شیخ نعمت اللہ کا وطن گکھڑوں کے ملک پوٹھوہار کے علاقہ میں تھا۔ حضرت شیخ سید احمد ولی کے دار جنت میں انتقال کے بعد شیخ نعمت اللہ اپنے اصلی وطن واپس چلے گئے۔ شیخ نعمت اللہ گجر کی فقیری کی شہرت گکھڑوں کے ملک میں پھیل گئی۔ (شیخ نعمت اللہ کی اولاد اسلام آباد میں آباد ہے)

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ کی اولاد میں سے جب حضرت شیخ عبد القادر مقبول اللہ الغافر کی مسند نشینی کے دور میں مزروعہ زمینوں کی پیمائش ہو رہی تھی جس حاکم کی ڈیوٹی پر گنہ بھیرہ میں تھی وہ ظالم و جابر اور گستاخ اولیاء مشہور تھا جب وہ حاکم ملک وال پہنچا کہ چاہ شماری اور پیمائش مزروعات کرے تو جب وہ حضرت شیخ کی 30 بیگھہ زمین میں پہنچا جو زمینداران ملکوال نے آپ کی نذر کی تھی جب اس کی پیمائش کی جانے لگی تو علاقہ کے زمینداروں نے حاکم سے التجا کی یہ زمین اور کنواں خانقاہ شریف کا ہے اس لئے اس کو معاف رکھو تو حاکم مذکور نے نخوت سے کہا کہ ٹھیک سند آئمہ جو مغل حکومت نے آئمہ اور خانقاہوں کے لیے جاری کی ہے وہ دکھلا تو میں موقوفی پیمائش کا حکم دے دیتا ہوں لوگوں نے کہا کہ حضرت شیخ سید احمد قادری کا روضہ مبارک ہی اس کی سند ہے لیکن حاکم کا اصرار جاری رہا تو لوگ کہنے لگے کہ اس درگاہ کے سجادہ نشین

پر گنہ برصغیر کی ایک انتظامی یونٹ کا نام ہے۔ پر گنہ سلطنت دہلی نے متعارف کروایا اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور پر گنہ میں موز یہ شامل ہوتے ہیں۔ سولہویں صدی میں مغل بادشاہ اکبر نے سلطنت کو صوبے میں تقسیم کیا جو کہ بعد میں سرکار میں مزید تقسیم کیا گیا۔ جو کہ ضلع کے برابر تھے۔ پر گنہ نے سرکار کی انتظامی یونٹ کو مزید پر گنہ میں تقسیم کیا اور پاک و ہند کی تقسیم کے بعد پر گنہ کا نظام پاکستان میں ختم کر دیا گیا۔

Marfat.com

شیخ سید عبدالقادر گھر پر موجود ہوں گے ہمیں تو ان کو بلانے کی ہمت نہیں تم خود ہی ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ وہ حاکم بڑے طمطراق سے حضرت کے گھر آیا اور آتے ہی بغیر کوئی گفتگو کئے کہنے لگا کہ لائیے سند آئمہ دکھلائیے تا کہ میں زمین کی پیمائش موقوف کردوں شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ ہمارے جدامجد کا روضہ ہی سند کمال ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں حاکم نے کہا کہ جب حاکم آتا ہے تو پیر تیر کی طرح بھاگ جاتا ہے مجرد اتنی بات کی اور ضبطیٔ زمین کا پختہ ارادہ کر کے وہاں سے زمین کی طرف چلا آیا ابھی تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اچانک گھوڑے سے اڑتے ہوئے نیچے گرا تقریباً آٹھ گز اوپر اچھل کر جب زمین پر گرا تو دونوں ہاتھ آگے کی طرف کیے ہوئے چلانے لگا کہ پیر سلامت فریاد، پیر سلامت فریاد، ہوش سے بیگانہ ہو گیا اور بس یہی چلاتا رہا جب اس کے یار دوستوں نے وہمراہیوں نے یہ حالت دیکھی تو وہ بھاگتے ہوئے شیخ سید عبدالقادر کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اور جو کچھ حاکم کے ساتھ بیتی سب سنادی اور التجا کرنے لگے کہ حضرت اب اس کے بچنے کا ایک ہی سبب ہو سکتا ہے کہ آپ اسے معاف فرمادیں ورنہ وہ پاگل ہو کر مر جائے گا۔ شیخ سید عبدلقادر نے فرمایا کہ اسے چارپائی پر ڈال کر حضرت شیخ سید احمد کے مقبرہ پر لے جاؤ اور ان کے پاؤں کی طرف لٹادو جب حاکم کی چارپائی حضرت کے روضہ شریفہ کی پائینتی کی طرف رکھ دی گئی تو حاکم جو چلا رہا تھا اچانک خاموش ہو گیا اور جب ہوش میں آ گیا تو پانچ روپیہ نذرانہ شیخ سید عبدالقادر کو پیش کیا اور مجاوران درگاہ ولائت پناہ کو بھی تحائف پیش کئے۔

بعد میں جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کیا ہوا تھا اور تم عالم بے ہوشی میں فریاد کیوں کرتے تھے تو حاکم نے جواب دیا کہ جب میں گھوڑے پر سوار ہوا تو اچانک ایک بزرگ

Marfat.com

نورانی صورت والے دو نوجوانوں کے ہمراہ تشریف لائے اور مجھے گھوڑے سے دور اچھال دیا اور ڈنڈوں سے مجھے زدوکوب کرنے لگے میں اس لیے کہتا تھا کہ پیر سلامت فریاد پھر جب تم لوگ مجھے چارپائی پر ڈال کر روضہ مبارک کے پاس لے کر آئے تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور معاف کر دیا میں سمجھ گیا کہ یہ خاندان برکت نشان قوی ہمت بزرگوں کا ہے الغرض حضرت شیخ عبدالقادر نے اس کے لیے دعائے خیر فرمائی اور وہ حاکم بعد از عفو وہاں سے واپس ہو گیا۔

روایت ہے کہ قاضی عزیز اللہ مرحوم (بندہ راقم السطور کی طرح قاضی صاحب بھی شیخ سید احمد ولیؒ سے نسبت نبیرگی رکھتے تھے) کو حکومت وقت کی طرف سے پرگنہ پنڈی شاہ (ا) چراغ کا قاضی مقرر کیا گیا تو اس دوران جناب نواب صاحب خلد آستانی قریہ حسن ابدال کے دورہ پر جہلم تشریف لائے تو کا ایک بدنیت شخص جو کہ قاضی عزیز اللہ صاحب سے پرخاش و عداوت رکھتا تھا حضور نواب صاحب کی خدمت میں شکایات لے کر پہنچا جب قاضی صاحب نے یہ بات سنی تو قدرتی طور پر خوف زدہ و غم زدہ ہو کے اور بخدمت فیض درجت یعنی حضرت شیخ احمد کی روح پر فتوح کی طرف دل کو متوجہ کیا اور دعا کی کہ شیخ میری حالت پر رحم و شفقت کیجئے اور اس بحران سے بچائیے۔ کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کو خواب میں اپنے جد بزرگوار کی زیارت ہوئی اور انہوں نے خواب میں عصمت پناہ بی بی کو فرمایا کہ بیٹی قاضی عزیز اللہ سے کہہ دو کہ کوئی وہم نہ کرے اور بے خوف و خطر اپنے فرائض سر انجام دیتا رہے میں نے لوگوں کے دلوں میں انشاء اللہ تمہارے لیے آوازہ نیک ڈال دی ہے تو ان میں حسن اعمال و حمیدہ خصائل جانا جاتا ہے چنانچہ جب حضور نواب نے سرائے میں آرام کرنے کے لیے قدم رنجہ فرمایا تو قاضی صاحب مذکور بمعرفت قاضی القضاۃ

Marfat.com

(۲) قاضی محمد عبدالوہاب صاحب خدمت نواب صاحب میں حاضر ہوئے قاضی القضاہ نے نواب صاحب کو بتلایا کہ شاہ جہاں کے دور سے لے کر اب تک قاضی عزیز اللہ جیسا دیانت و امانت کوئی قاضی نہیں ہوا اور بھی ان صفات نیک مثلاً علم وحلم اور تکمیل عقل وعمل بیان کی۔

نواب صاحب یہ سب سن کر کہنے لگے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے آج کے ہمارے دور میں ایسے کو ہمارے ساتھ رکھا ہے اور ہماری ملاقات ایسے آدمی سے ہوئی پھر ایک ہزار روپیہ بطور بنام وتکریم قاضی عزیز اللہ کو دیئے قاضی صاحب مذکور نے پانچ روپے اپنے گھر کے خرچہ کے لیے رکھے اور باقی نو سو پچانوے روپے وہیں مساکین فقراء پر خرچ وتقسیم کر دیئے۔ جدھر سے بھی قاضی صاحب مرحوم گزرتے تھے لوگوں کی زبان پر ان کا تذکرہ ہوتا کہ زندگی بھر ایسا صاحب دیانت وتقویٰ ہم نے نہیں دیکھا یہ بے مثال امانت دار شخص ہے۔

حضرت شیخ سید عبدالقادر مقبول اللہ الغاضر کی ایک کرامت بہت مشہور ہے کہ ایک مرید مخلص جو کہ علاقہ کا زمیندار تھا آنجناب کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدارا اپنے مسکین مرید پر نظر کرم فرمائیے ورنہ میں غریب کہیں کا نہ رہوں گا۔ حضرت شیخ سید عبدالقادر نے تفصیل پوچھی تو انہوں نے عرض کی کہ حاکم جابر بہ جبر وافر لوگوں کی زمینیں جو کہ ساٹھ بیگھہ ہے اب کے سال اس میں غلہ اگا نہیں لیکن لگان اتنا ہے کہ ساری زمین جاتی رہے گی حضرت شیخ سید عبدالقادر نے فرمایا جاؤ جب زمین پیمائش برائے اندازہ کرنے غلہ جات کے آئیں گے تو تیری زمین ان کو کم لگے گی اور پھر ایسا ہوا کہ جب پیمائش ہوئی تو وہ ساٹھ بیگھہ کے بجائے تیس بیگھہ نکلی تو اسی پیمائش کے مطابق اس پر سرکاری لگان عائد کیا گیا اس کے شریک کھاتہ نے

Marfat.com

حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے موقعہ پر موجود سے کہا کہ یہ دو ر موروثی طور پر زمین میں شریک ہیں ساٹھ بیگھہ میری زمین ہے اور ساٹھ ہی اس کے حصہ میں آئی تو پھر کیسے تیس بیگھہ ہو سکتی ہے الغرض تین مرتبہ زمین کی پیمائش کی گئی لیکن بار بار موجب فرمان حضرت شیخ عبدالقادر تیس ہی نکلی۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مخلوقات ایک درجہ کی نہیں پھر مخلوقات میں سے انسان سب سے افضل ہے لیکن انسان بھی سب ایک درجہ اولیاء کے نہیں ہیں بلکہ ان میں سے کافر، مسلمان مومن وغیرہ ہیں اور سب سے افضل درجہ اولیاء کا ہے۔

---

(2) شاہ چراغ مشہدی معروف بہ شاہ چمن چراغ

آپ موضع سید (تحصیل گوجرخان) کے کاظمی مشہدی خانوادے میں شاہ ملوک کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت سے قبل خضر علیہ السلام نے آپ کے والد گرامی کو بشارت دی تھی کہ ان کے گھر ایک فرزند کی ولادت ہوگی، جس کے نور ولایت سے ایک عالم منور ہوگا اسی مناسبت سے شاہ ملوک نے آپ کا نام شاہ چراغ رکھا۔ آپ کا شجرۂ نسب درج ذیل ہے:

"شاہ چراغ — سید ملوک — تاج دین — محمد فقیر — مصطفا — شادی پیر — مسکین — یاسین — احمد — زین العابدین — نصیر الدین — علی شیر — عبدالکریم غازی — وجیہ الدین — محمد ولی الدین عرف فتح الدین — محمد ثانی الغازی — رضاء الدین — سلطان صدرالدین — سلطان محمد احمد سابق — سلطان ابوالقاسم حسین مشہدی — علی امیر پیر بربر — عبدالرحمان رئیس الزمان — محمد اسحاق ثانی — موسیٰ حسن زاہد — محمد عالم — عبداللہ — محمد اول — اسحاق الموفق — امام موسیٰ کاظم — امام جعفر صادق — امام محمد باقر — امام زین العابدین — امام حسین ابن علی — علی شیر خدا۔

آپ بچپن سے ہی صوفیا کی طرف مائل تھے اور اہل خانہ سے بے نیاز ان کی نشست و برخاست فقرا و مشائخ کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ آپ سلسلہ سہروردیہ کی شاخ مرتضا شاہیہ میں اپنے ماموں شاہ عنایت ولایت (جن کا مزار مظفر آباد/ آزاد کشمیر میں ہے) سے بیعت و خلافت سے سرفراز تھے۔ عطائے خلافت کے بعد آپ اپنے شیخ کے حسب ارشاد راول پنڈی میں آ کر رہائش پذیر ہوئے۔

راول پنڈی میں آپ نے ایک بقال کے مکان پہ رہائش اختیار کی جہاں آپ کے عقیدت مندوں کی آمد و رفت ہونے لگی۔ اس پہ بقال نے گمان کیا کہ اگر یہی حالت رہی تو کہیں شاہ چراغ اس کے مکان پہ قابض نہ ہو جائیں۔ اس خدشے کے پیش نظر اس نے آپ کو مکان سے نکال باہر کیا اور گھر پہ تالا لگا کے چل دیا۔ کچھ دیر بعد جب وہ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ مکان کے اندر موجود

Marfat.com

ہیں، اس نے پھر آپ کو باہر نکالا لیکن کیا دیکھتا ہے کہ آپ گھر کے اندر ہی موجود ہیں۔ اس پر بقال نے وہ مکان بخوشی آپ کی نذر کر دیا۔

راول پنڈی میں ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ اس کے ہاں اولاد نہیں اور اعزا و اقربا اسے عقیمہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ وہ خاتون دعا کی خواست گار ہوئی کہ اس کی گود بھر آئے۔ آپ نے فرمایا: جاؤ! تمھارے ہاں بیٹی پیدا ہوگی۔ یہ سن کر وہ سیدھی، شاہ عبداللطیف معروف بہ امام بری کے ہاں پہنچی اور اپنی روداد انھیں سنائی۔ انھوں نے فرمایا کہ تیری قسمت میں بیٹا نہیں ہے۔ اس پہ خاتون عرض گزار ہوئی کہ اگر قسمت میں نہیں تو پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے مطلب؟ یہ سن کے شاہ لطیف نے فرمایا: اچھا! جا تیرے ہاں بیٹا ہوگا۔ خیر! مدتِ مقررہ کے بعد اس کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو وہ اپنے فرزند سمیت شاہ چراغ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور لگی کلام کرنے کہ آپ نے تو بیٹی کا فرمایا تھا، مگر میرے ہاں تو بیٹا تولد ہوا ہے۔ شاہ چراغ نے فرمایا: دیکھ لے! تیری آغوش میں تو لڑکی ہے۔ اس عورت نے جو دیکھا تو لڑکی تھی۔ وہ افسردہ ہو کر شاہ لطیف کی خدمت میں پہنچی اور اپنی پریشانی سے انھیں آگاہ کیا۔ انھوں نے فرمایا: بی بی یہ بچہ ہے، بچی نہیں۔ خاتون نے جو دیکھا تو واقعتاً لڑکا تھا۔ اس پر وہ اسی جوش و خروش میں شاہ چراغ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مذکورہ بالا مکالمے کے بعد پہلے جیسی صورت حال کا
سامنا کرنا پڑا، تو وہ خاتون دوبارہ شاہ لطیف کی خدمت میں پہنچی اور دوبارہ انھیں صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس پر انھوں نے فرمایا: بی بی! دیکھ لے، یہ لڑکا ہی ہے اور اب دوسرے راستے گھر چلی جا۔

نسب نامہ شریف میں آپ کا سال وفات ۱۱۱۵ھ مرقوم ہے۔ احوال گکھڑاں میرپور کے مطابق آپ ذیقعد ۱۱۴۰ھ/ جون — جولائی ۱۷۲۸ء میں حیات تھے۔ آپ کا مزار راول پنڈی شہر کے محلہ شاہ چن چراغ میں زیارت گاہ خلایق ہے۔

ذکر حضرت مولانا عبداللہ انصاری سلطان پوری قدس سرہ

یہ حضرت عالم بے بدل و مشاہیر فقرائے ہند میں سے ہیں۔ مرید خاندان چشت کے نہایت متقی تھے۔ زمانہ شیر شاہ سوری سے تا عہد اکبر زندہ رہے۔ دفع کفر و بدعت میں نہایت کوشش کرتے تھے۔ امرائے اثنا عشری کو آپ سے نہایت عداوت تھی۔ موقع پا کر بادشاہ کہ ان کی جانب سے برہم کر کے دیس بدر کرا دیا۔ آپ نے عرب میں جا کر کئی حج کیے اور مدینہ طیبہ میں رہے۔ جب ہمایوں نے پھر آ کر ہندوستان پر قبضہ کیا تو مخدوم صاحب ہی خاص الخاص تھے اور مختار کل مخدوم صاحب کی پرزری اور مالداری بھی مشہور تھی۔ فرقہ انصار سے تھے۔ اور بزرگ ان کے ملتان سے سلطان پور میں آ کر آباد ہوئے تھے۔ ہمایوں نے ان کو مخدوم

Marfat.com

الملک اور بعض کہتے ہیں شیخ الاسلام ان کو شیر شاہ نے بنایا تھا۔ اس نیک دل بادشاہ کے کاروبار سلطنت میں اعتبار واعتماد کے ساتھ ایک خصوصیت لکھتے تھے۔

اسی عہد میں موضع جھنی علاقہ لاہور میں شیخ داؤد، جھنی وال ایک بزرگ ومشائخ صاحب معرفت تھے۔ کہ عبادت و ریاضت اور زہد و پارسائی نے مریدوں کے انبوہ سے ان کی خانقاہ آباد کی تھی۔ اور دور دور تک خاص وعام ان کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے۔ قوت ربانی اور نسبت حقانی سے فقر کے سلسلوں کو ایسا رواج دیا تھا کہ جس کا غلغلہ نفخ صور تک خاموش نہ ہوسکا۔ مخدوم الملک نے شیخ داؤد سے ملاقات کی اور کہا کہ آپ کے مرید یاداؤد یاداؤد کہتے ہیں۔

شیخ داؤد نے جواب دیا کہ سننے میں شعبہ ہوگا یاودُود کہتے ہوں گے۔ اس ترکیب سے ایک دن کے ایک شب رہ کر ان سے مواعظ اور اضائح بلند اور معارف اور حقائق ارجمند بیان کیے کہ مخدوم الملک کے دل پر بھی اثر ہوا اور شیخ داؤد کو عزت کے ساتھ رخصت کیا۔ دنیاوی دولت اسقدر جمع کی تھی کہ مرنے کے بعد علاوہ املاک و اسباب کے تین کروڑ روپیہ ان کے گھر سے برآمد ہوا۔

دربار اکبری صفحہ نمبر ۳۷۶

تذکرہ اولیا ہندو پاکستان جلد دوم صفحہ نمبر ۹۲

منتخب الباب مغلیہ دور حکومت صفحہ نمبر ۲۵۲

(۲) اسلامی دور میں قاضی القضاۃ اور شیخ الاسلام کے دو دو عہدے ہوتے تھے۔ جنہیں دس دس قصبات جاگیر میں ملتے تھے۔ ان کی آمدنی ۶۰ ہزار تنکہ سے کم نہ ہوتی۔ قاضی القضاۃ کا کام مفروضات کی سماعت اور احکام سزا کا اجرا تھا۔

قاضی القضاۃ شیخ الاسلام : حسن ابدال سے واپسی کے وقت اثنائے سفر میں قاضی القضاۃ عبدالوہاب کا انتقال ہو گیا تھا۔ قاضی مرحوم کے چار لڑکے تھے۔ ان میں سے بڑا بیٹا شیخ الاسلام، بڑا نیک عالم باعمل تھا۔ دیانت دار اور نیک نفسی میں بس وہ اسم بامسمیٰ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ قاضیوں کے گروہ میں اس سے زیادہ کوئی نیک سیرت دوسرا کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ اس کی ان اوصاف اور خوبیوں کا ذکر سب سے زیادہ معروف تھا۔ قاضی عبدالوہاب کے متروکہ میں ۲ لاکھ اشرفی اور پانچ لاکھ روپے نقد، جواہرات اور دوسرا مال واسباب تھا۔ اس میں سے کچھ شیخ الاسلام کے حصہ میں آیا۔ اس نے اپنی ذات کے لئے کچھ نہیں رکھا۔ بیشتر حصہ باپ کے ایصال ثواب کے لئے محتاجوں کو دے دیا اور باقی اپنے بھائیوں اور دوسرے وارثوں میں تقسیم کر دیا۔ اس نے باپ کی جگہ عہدہ قضا قبول کرنے سے بھی بہت انکار کیا تھا مگر خلد مکان نے بڑی منت سماجت اور اصرار کر کے قضارت کا عہدہ اس کے نام مقرر کر دیا۔ (حوالہ منتخب اللباب حصہ سوم صفحہ نمبر ۲۲۶)

Marfat.com

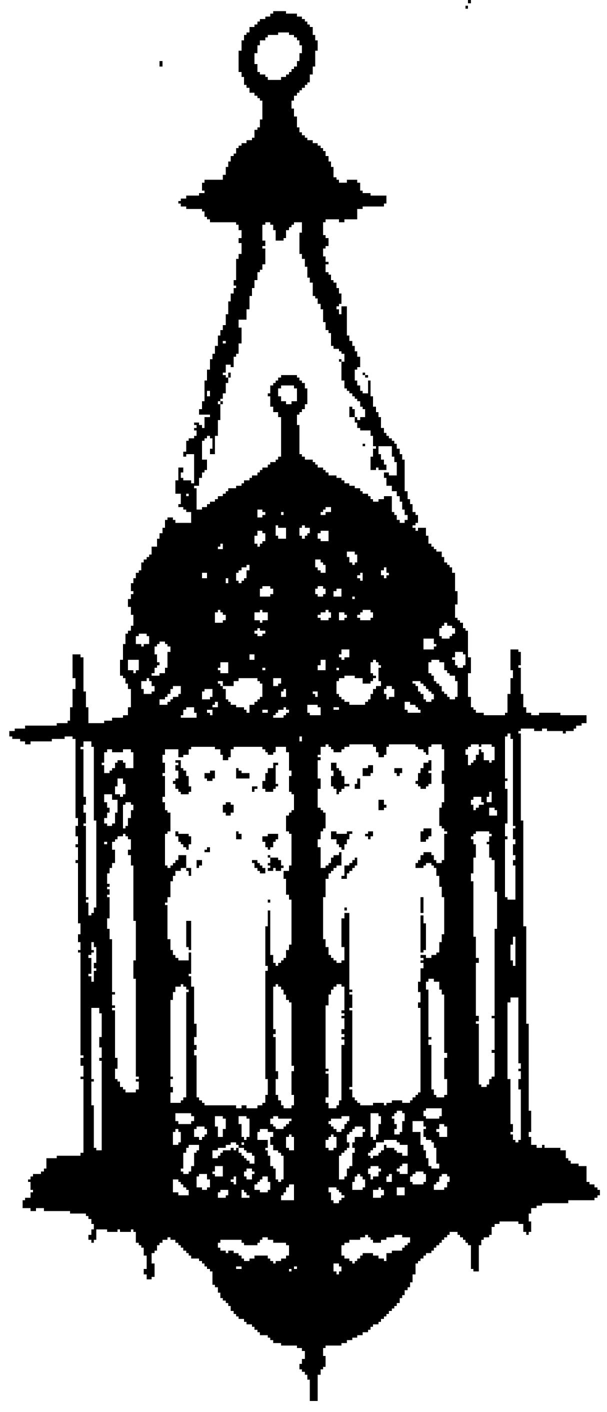

اوراد و وظائف

جو حضرت کے خاندان میں مروج ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ فاتحہ

۱۸ بار (ہر بار ختم اللہ شریف آمین میں پڑھی جاتی ہے)

قل اعوذ برب الناس ختم اللہ شریف

۱۸ بار

قل اعوذ برب الفلق ختم اللہ شریف

۱۸ بار

Marfat.com

قل هو اللّٰہُ احد بمعہ بسم اللّٰہ شریف

۸ بار

قل یا ایها الکافرون بمعہ بسم اللّٰہ شریف

۸ بار

آیت الکرسی بمعہ بسم اللّٰہ شریف

۸ بار

کلمہ تمجید بمعہ بسم اللّٰہ شریف

۸ بار

عَدَدَ بِاَعلَمِ اللہ وَزِنَۃَ بِاَعلَما للہِ مَلَاَ با علم اللہ ملا نا علم اللہ۔ بمعہ بسم اللّٰہ شریف

۸ بار

اللھم صلی علی محمد عبدك ورسولك وشفیعك و حبیبك النبی الامی و
علی الہ اصحابہ وسلم ۔ بمعہ بسم اللّٰہ شریف

۸ بار

Marfat.com

رب اغفرلی ولوالدی ولاستاذی ولمن توالدا وارحمهما کما ربّ یانی صغیروا غفر ۔ اللهم لجمیع المومنین ولمئومنات ولمسلمین والمسلیمات الاحیاء منهم والاموات انك مجیب الدعوات، یارافع الدرجات، یادافع البلیات، یاشافع الامراض، یاقاضی الحاجات، یاکافی المهمات، بحرمة سید الکائنات صلی الله علیه وسلم ۔ ب

معہ بسم اللہ شریف

۸ بار

اللهم یاربّ افعل بی وهم عاجلاً واجلاً فی الدنیا والاخره، ما انت له اهل ولا تفعل بنا یامولنا ما نحن له اهل انك غفورٌ حلیمٌ جوادٌ کریمٌ مالكٌ قدیمٌ برٌّ رءوفٌ رحیمٌ یاجبارُ ۔

۲۱ بار پڑھیں

الهم انانعوذبك من الفصحتین ومن ظلمة الحنین ومن هموم الدّین بحق جدّ الحسن والحسین۔

۳ بار پڑھیں۔

Marfat.com

یہاں پر مناقب حضرت سید شیخ احمد ولی کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور فقیر حافظ شکر اللہ کی وفات کا واقع بیان کیا جاتا ہے۔ جامع کمالات کے بارے میں جو کسی اور کی زبان سے نقل کیا گیا ہے۔ مگر فی الحقیقت جامع کمالات میں بیان کر رہے ہیں۔

جب ان حالات کے جامع حافظ شکر اللہ اپنے موضع میں پہنچے تو اتفاقاً ۱۹ ربیع الثانی ۱۱۳۳ھ جمرات کے روز محمد امین زمیندار جو کہ مشہور لوگوں میں تھا اور حافظ شکر اللہ کے مقربوں میں سے تھا فوت ہو گیا۔ حافظ شکر اللہ اس کے جنازے پر گے اور امامت کی۔ رات اپنے گھر واپس آئے۔ آپ نے محمد امین زمیندار کے رشتہ داروں کی رونے دھونے کی آوازیں سنیں۔

حافظ صاحب نے کہا کہ یہ برائی نہ کریں۔ اچھا کام نہیں ہے۔ اور وہ مغفور ہے اس جمعرات کی برکت کے باعث! آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میرے مرنے کے بعد اونچی آواز میں ہرگز نہ رونا کیونکہ یہ ممنوع ہے۔ لوگوں نے جواب میں کہا کہ خیریت آپ یہ الفاظ کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سارے دوست چلے گئے ہیں اب ہماری باری ہے اور اللہ کا حکم بھی ہے کہ

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ترجمہ: ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

لیکن چونکہ انہیں کوئی بیماری نہ تھی اس لئے مرنے کا خطرہ بھی نہیں تھا۔ علی الصبح جمعہ کے روز لوگ فاتحہ خوانی کیلئے محمد امین زمیندار کے گھر گئے جب سارے گاؤں کے

Marfat.com

لوگ وہاں موجود تھے تو موت کے احوال کے بارے میں حافظ شکر اللہ نے بڑی پرتاثیر تقریر کی۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔

تقریر کے بعد وہاں سے اُٹھے اور قاضی حافظ شکر اللہ اپنے گھر آئے۔ اور مختلف معاملات کے فیصلے کرنے میں مشغول ہو گئے۔ وہاں سے اُٹھ کر حکیم عبدالباقی کے گھر گئے۔ عبدالباقی اس شہر کے مشہور حکیموں میں تھے۔ اپنی نبض انہیں دکھائی۔

حکیم صاحب نے چھان بین کے بعد کہا حافظ صاحب بغیر کسی بیماری کے اپنی نبض کیوں دیکھا رہے ہیں آج تو آپ کی بنض ٹھیک چل رہی ہے وہاں سے اُٹھ کر اس قصبے کے دارے کے فقیر کے پاس گئے اور وہاں کچھ دیر بیٹھ کر چلے گئے۔ جب گھر پہنچے تو کہا کہ آج بہت گرمی ہے۔ میرا دل تنگ ہو رہا ہے۔ جسم سے کپڑے اتارے اور کہا کہ مجھے پنکھے سے ہوا پہنچاؤ۔ پھر فرمایا میرے بیٹے محمد رفیع اور خدا بخش اور میرے بھائی صدیق کو جلدی بلاؤ کیونکہ میری رخصتی کا وقت ہے۔ لوگ حیرت سے گرتے پڑتے ان کی تلاش میں نکل گئے اور انہیں ڈھونڈ لائے لیکن ابھی راستے میں ہی تھے کہ حافظ صاحب نے اپنے نزدیکیوں سے کہا کہ میرا اسلام ان تک پہنچا دینا۔ اور میں اللہ کے حوالے ہو رہا ہوں۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ اپنی زبان سے کلمہ شہادت پڑھا اور جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی

Marfat.com

اس کی دوبارہ کتابت مفتی مولوی قطب الدین ولد عالم دین فاضل جامعہ رحمانیہ دہلی نے کی۔
اوران کی وفات طاعون کے مرض سے ہوئی اور عمر ۱۱۰ سال ہوئی۔
تاریخ وفات ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ (ان کا مدفن بلہڑ ضلع منڈی بہاؤالدین میں ہے۔)

Marfat.com

Marfat.com

باب ہفتم

تذکرہ السادات گیلانی

مصنف ملک محمد افضل علوی

Marfat.com

Marfat.com

تتنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین

نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

تذکرۃ السادات گیلانی

اور ذکر

حضرت حاجی شیخ احمد ولی

ملک محمد افضل علوی۔ الاعوان گوکڑا

بمقام۔ ڈاکخانہ باغانوالہ۔ ضلع جہلم

Marfat.com

شجرۂ نسب حضرت عون قطب شاہ علوی

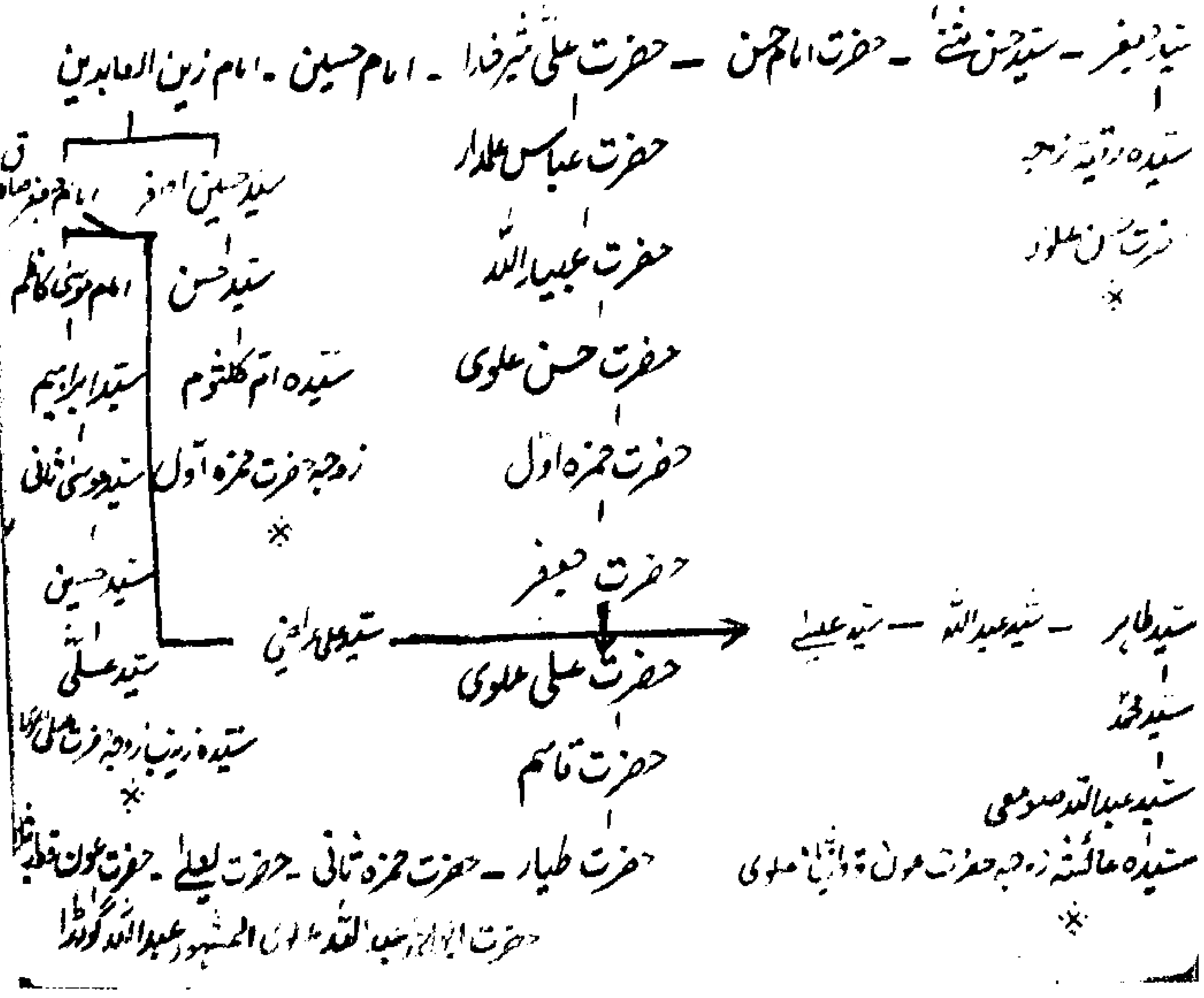

Marfat.com

شجرہ نسب ملک محمد افضل اعوان مصنف کتاب ھذا

حضرت عون قطب شاہ علوی

حضرت عبداللہ گولڑا

ملک احمد علی

ملک حسن دوست

ملک بہادر علی

ملک محمد طور

ملک محمود

ملک عبداللہ

ملک محمد افضل اعوان

ملک محمد دین

ملک احمد دین

ملک منشی محمد

ملک محمد دیر

ملک محمد کھیوا

ملک شاہ ولی محمد

ملک شہاب الدین - ملک حسین - ملک جعفر - ملک نور محمد - ملک محمد اسلام

Marfat.com

الف

در ذکر صفت باری تعالیٰ و نعت رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اوّل حمد خدا نوں آکھیں جو خلقت دا سائیں ۔ ہر اک دا او مالک خالق اس دے جیہا ناہیں
پیدا ماں پیو نہ جایا اُسدا واحد ذات نیاری ۔ جس قدرت نال بنائی دھرتی جیہا خالی کیا ساری
جس اسمان بنائے ذریاں اُتے تارے ۔ نال دے تکھن انسان یادو اندر عالم سارے
خوب طرح دی موج وکھائے ایہہ زمین بنا کے ۔ ہر شے اُتے حکم خدا دا ہر دم رہندا جاری
تا ابد اُس دی اندر رہن گیا حال کیا ناری ۔ انہی قدرت نال بنائے ہر شے بہتر سنواری
موتی موتیاں نوں زر دیکھ دا بیٹھاں وچوں پانی ۔ پانی وچوں اگ لگائے واہ قدرت ربانی
رنگا رنگی پیدا کیتی کرکے آدم نوں وڈیا ۔ ساری خلقتاں دے اُتے جس آدم دا سایا
پاک محمد نوں اُتی وقت نبیاں دی سرداری ۔ محمد شان دا انہیں کول کیتا اندر دنیا ساری
جس طفیل ہوئی سب خلقت جن انسان فرشتے ۔ زمیناں تے آسمان بنائے دوزخ ہور بہشتے
ہور صحابہ رسول اللہ دے جنہاں قرب سوایا ۔ اوّل ابوبکر سی جس نوں رب صدیق بنایا
جا عمر امیر دا در کفر کیتا جس دوٹے ۔ کفر شرک جس مار مٹایا مار شرع دے سوٹے

Marfat.com

ب

چوتھا علی شیر بہادر ابوطالب دا جایا — جاں پیے جایا جداں حضرت وچ کعبے آیا

شہر علم دا ہے دروازہ حیدر شیر خدا دا — اتی وچہ میدانی اندر پایا شان زیادہ

رضوان اللہ علیہم راضی رب جنہاں تے ہویا — بخشیا خب جنہاں دی اندر جے کر ہاں ہوں ہویا

آل نبی دی بہت پیاری رکھو خب انہاں دی — مومن نوں خب رکھنی واجب حسن حسین دوہاں دی

غوث الاعظم قطب عالم محی الدین جیلانی — قدم مبارک جنہاں دا اُتے گردن ولیاں جانی

محمد افضل نوں سنگ دعائیں اندر فضل کریسی — جو مراد دلے وچ تیرے پوری رب کریسی

در ذکر ولایت و خلافت حضرت پیر شیخ احمد ولی بغدادی

بسم اللہ بسم اللہ پڑھ کے ہتھ قلم نوں لاواں — ساری حال حقیقت ایتھے سجناں کول سناواں

روضہ پیر شیخ احمد صاحب ہے دریا کنارے — جتھے رحمت پاک اللہ دی ہر دم ہوندیاں بہارے

باہوں کبوتر چٹے کالے ودوں گھمن گھیری — ویکھ نظارہ رنگ برنگا دور ہووے دلگیری

لتھے رنج گیاں اس اُتھے فیض بے لوکاں پایا — ویکھ کرامت پیر شیخ احمد سچا سخن سنایا

Marfat.com

اک دن میں روضے تے بیٹھا کردا سی دلیلاں — کروں شجرہ سوہنا ملسی دل سوال بعید اصیلاں

ہوئی قدرت الٰہی ہوئی ملیا تن نشاناں — باغ اولیائے تے جامع باغ سادات نشاناں

ہوئی دیوں دیکھ کرامت نال شجرہ بنایا — ترف بحرف لکھیا میں اتھے جانوں شک نہ کائی

بسم اللہ نے نام اللہ دا دور کراں سب دوری — شجرہ میر شیخ اتے اصحاب ﷺ دیاں کھول حضوری

سید محمد احمد[1] ماں ور وچہ ہوئی جاں جانی — باپ انہاں دے ولی خدا دے سید محمد[2] افغانی

سید جعفر[3] بن یحییٰ[4] ایہ باپ انہاں دا یارا — ابو جعفر محمد[5] ہوئے زاہد عابد جانے عالم سارا

سید احمد[6] باپ انہاں دے ہوئے ولی خدائی — لکھا ہوکاں فیض انہاں دا ایہو وچہ کتاب گواہی

سید ابراہیم[7] لدروں ہوئے ہے مرد حقانی — روز اول شریف وچہ تربت سوہنی روضہ پاک نشانی

سید عبداللہ[8] لدھراں آکھن باطن جنہاں پایا — ہوئے عالم فاضل لگے فیض دے اور ... پایا

حضرت سید زادہ ابراہیم[9][10] حقیقت دا جایا — ایہو حال حقیقت سوہنا وچہ کتاباں آیا

عبداللہ[11] ہوئے ولی اللہ دنیا اتے نواوے — سوہنا بدر منور چہرہ تک سورج شرماوے

حسن[12] بیٹے ہویا سید درس دا شان سوایا — کرواں مرداں دنیا اندر فیض جہاں ... پایا

حسن[13] ہوئے صابر کامل مظہر نور نورانی — حضرت علی[14] رضی اللہ وچہ جنت گئے دنیا فانی

باغ اولیاء ... کا نسخہ ... شریف

Marfat.com

حاجی میر شیخ اوہ صاحب ہوئے مرد سجادیں — گرد و بغداد موئی پیدائش جے اُس پا جاویں

اور نزاد و لیت پائی جس وچہ شک نہ کائی — والد فوت ہوئے وچہ بچپن اوہدیں تقدیر الٰہی

علیاں مچھا ملی یتیمی دُور ہویاں سب شوقاں — بخشیا رب پھر نُور ستارا فیض پایا سب لوکاں

وچہ دربار میراں دے ہویا آون جاون زیادہ — باطن جھک زیادہ ہوگئی ہر دم رہن آمادہ

ولیاں نوں رب قوت دتی آوے خلقت دوروں — مطلب پاون دین دُنی دا آکے اس حضور ول

نزول عندی عبدالقادر حضرت صاحب جائی — پنجی برساں تک حضرت نے خدمت خوب نبھائی

باراں برساں ننگے سر پھریا پانی وچہ بغداد دے — اوتھوں فیض بے اوڑک پایا کامل مرد خدا دے

پا خلافت عرض گزاری اگے مرشد سائیں — سیر کرن دی دیو اجازت میں عاجز دے تائیں

سیر کرن دی ملی اجازت طرفوں سید میراںؓ — رخصت ہو کے مرشد کولوں آئے مشہد۔ ایران

افغانستان۔ بخارا ڈٹھا پھر [illegible] آئے — ولیاں قطباں ملدے آئے پائے قرب ہوئے

اوتھوں سیر کریندے حضرت وچہ لاہور رکھی آئے — ہندوستان ڈٹھا پھر پھر کے خلقت فیض اٹھائے

روضے داتا گنج بخش دی جا زیارت کیتی — کاملاں نوں جا کامل ملدے سدّ وڈی پیتی

130

بدھواڑیوں جمے حضرت بدھ وصال ہوئے — ساری عمراں وچہ عبادت رب دا شوق رہوئے

Marfat.com

شجرۂ نسب حضرت سید حاجی اخوند ولی بغدادی حال کوٹلی ملوال

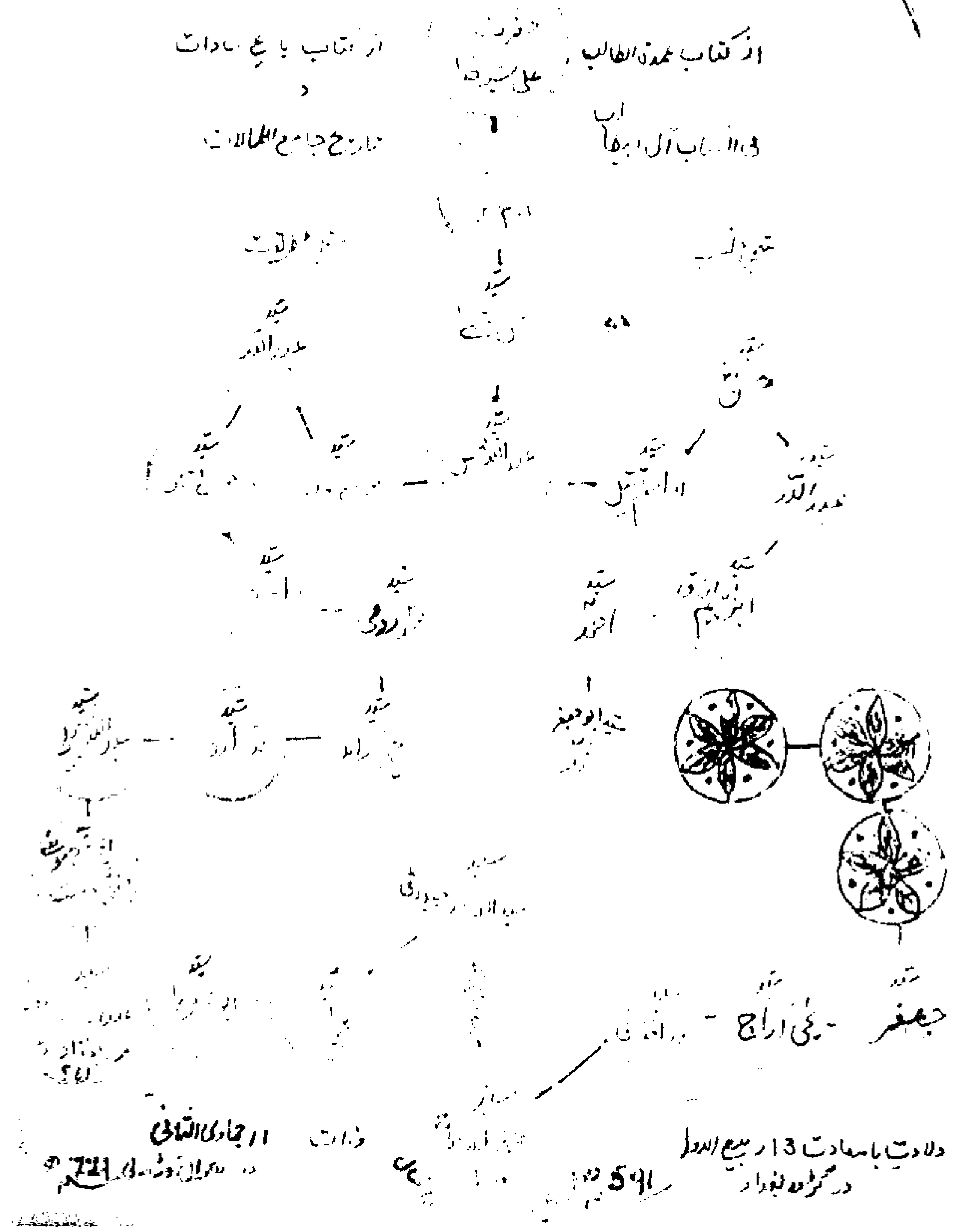

Marfat.com

ح

شجرہ طریقت حافظ شکر اللہ صاحب مصنف کتاب

جامع الکمالات ۱۰۲۳ھ فارسی - کتاب ھذا میں حاجی

شیخ احمد دلی الغواری کی کرامات درج ہیں .

درکوٹلی پیراں تلوکال

ولادت 591ھ — سید حاجی شیخ احمد دلی — وفات 721ھ — سید عبدالقادر جیلانی

عمر شریف ۱۳۰ سال

تاج محمود	ضیاء الدین
عبدالقادر	شہاب الدین سہروردی
عبدالغفور	شیخ محمد شاہ لشری
محمد انور	شرف الدین
بندگی حامد	جلال الدین مخدوم جہانیاں
قاضی نعمت اللہ	راجن قتال
حافظ شکر اللہ	یوسف بری

981ھ ولادت ۹۸۱ھ حافظ شکر اللہ

1039ھ وفات ۱۰۳۹ھ

عمر شریف ۵۸ سال - حافظ صاحب بہت بڑے عالم تھے - انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا ترجمہ منظوم کیا ہوا آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]	[illegible]
در ذکر نسب نامہ بابا اسماعیل چوشادیرا	در ذکر نسب راجہ بہت ملکوال

در ذکر نسب نامہ بابا اسماعیل چوشادیرا

سردار گگنو ۔ بابا فرید شکر گنج کے ہاتھ پر مشرف با اسلام ہوئے ۔

- برھیر
  - بارو
    - ملاپ
      - لقمان
        - مرزا
          - غالب
            - کیموا
              - دلیل ۔ کمال ۔ بابا اسماعیل چوشیرا

در ذکر نسب راجہ بہت ملکوال

- راجہ بہت کھوکھر ملکوال
  - جواہر خان
    - [illegible]
      - [illegible]
        - [illegible] ، یمن ، عبدالرحمن
          - نور خان
            - محمد نواز
              - ذوالفقار
                - رستم ، محمد ، [illegible]
          - احمد خان
            - داؤد
              - [illegible] ، قمر
                - [illegible] ، محمد خان ، [illegible]
                  - راجہ دولت خان
                    - محمد ادریس

Marfat.com

3

محمد افضل کھول حقیقت پیر شیخ احمد ساری   جا دے رنگ دے تے دا سارا ہووے فضل ستاری

ذکر مناقب اول در شہر لاہور   دا ذکر ہوسی آہن گر

مدد بسم اللہ پکڑ قلم نوں نال اڈر ودی یاری   کشف کرامت پیر شیخ احمد بلبل وارد واری
نوسو پنجی ہجری مصطفی ہویا اک لوہار   لاہور رہے خوش خلیق زیادہ اسنوں کوئی نہ اس دی موڑ
دن رات وچ عبادت ساری عمر گزاری   عبدالجلیل توں پائی عظمت ہویا فضل ستاری
ہوئے نوسو ستی ہجری دنیا چھوڑ سدھایا   وصلہ ہدہود گجر سنگھ نیڑے وچہ کتاباں آیا
اک دن مسیر کرنیدے حضرت پاس ہوسی آئے   میراں دا اکرم کمائے ہوئے فضل ہوائے
نال ہوئے دے کرن مجالس دسن محبت فوری   ولیاں نوں رب دی ملدی دور ہوئی سب دوری
اتھوں آئی اک ہندنی عورت کسے ہوسی دے تائیں   سدھا کردے ٹرگد مہرا ذرہ دیر نہ ہوئیں
اوس جیتی نظری آیا اس ہندنی دے تائیں   سوہنا بدر منور چہرہ جیویں چند رشنائیں
وہ گھڑیاں اوہ کوئی رہی ویکھیا ہلی ہویا را   عشق تن من اندر رچیا ہیا خوب نظارہ

ملہ تذکرہ کتاب باغ اولیائے ہند

Marfat.com

جس تر ملے نوں حضرت صاحب کچھی وچ رکھایا ۔ ہویا ترل انگاراں والی جا کر خوب وٹایا

نظر رکھا ڈھوا شیخ احمد سی نورانی ذات انہاں ۔ ہوئے بے ہوش لگی منہ پر ہتھ گیا سب ساداں

جوش آئی تے کہندی نورانی تینوں شرم نہ آئی ۔ حال بیگانہ کوڑا عاشقاں صورت میں پرائی

سنیا ہے حق بیگانہ جو کوئی بندہ تکے ۔ پوری پھوے نہ دوہیں جہانیں ملن جہانوں دھکے

حضرت کہیا میں کی جاناں اپنا آپ ہیرایا ۔ میری نظر کاریگر اوپر جس ایہہ عکس بنایا

جس مصور آپوں میں اسی خبرداں گھلو گھماواں ۔ جس نے تیری شکل بنائی اس پر نظر ٹکاواں

ایہہ فرما کے تر ملا حضرت کچھی وچوں کڈھیا ۔ پھیر یا رکھیا دوہاں زندر سید چول نہ ڈریا

تر ملا سرد ہویا وچ کھیں ذرہ دیر نہ لائی ۔ سیدؤں اگ ساڑے نائیں ایہہ وچ کتھا گواہی

ایہہ کرامت دیکھ دلی دی نوری کلمہ پڑھ زبانوں ۔ قدماں دے وچ جھکی رووے یا دلے نور ایماناں

ساتھوں بی بی نام رکھیندے بیلا نام ہو آیا ۔ پیراں والا خبر کھاوے ہویا وصل ہو دیا

دل دا تر کلد سرد کھایا ذرہ دیر نہ لائی ۔ دلیا نوں رب قوت دتی [illegible]

خوش ہوئیاں بیٹے تر کلد سانوں گور وال آئی ۔ عشق اللہ دا نوں نوں ویا سوہنی تکاں صفائی

چوڑی چھوڑ گرے عبادت دور ہوئی سب ڈوری ۔ ویسے رکھے تا حج [illegible] بازی اس ہوئی سب پوری

Marfat.com

5

[illegible] یا سانول بی بی [illegible] جام وصل دی بیج

[illegible] بعیت کس نہ جاتا رات وڈیں اده فقلے دعائیں بخش مینوں توں دا

[illegible] داد کیا [illegible]

[illegible]

Marfat.com

(6)

منظور ہیوں فریاد حضور دے وچ درگاہ ربانی اوہ تاں وردہ درگاہ ربانی بیعت دلدا آ جانی

نالے ہیوں پونہچے ولی اللہ دے آن سلام بلایا بچیا جی کیہ نیں جمعیت سانوں تسّاں [illegible]

کرنا عرض ہوا بیچارہ تیرا اُتے پڑ کے سائل ہاں ہی دلی حالت [illegible] کریندا [illegible]

فرمایا مقصد اساں نوں ہے اوہ کیہڑی جانی با دکھائی تے فرمایا اٹھ [illegible] الٰہی

اشہد پڑھی اوہ سانوں [illegible] نال الاؤت باری بلند آواز دے کلمہ پڑھیا سنیاں خلقت [illegible]

جیں پڑھ [illegible] زباں جھوٹا یا غلط تیرا پیر میرا دین سندت [illegible]

اشہد ان لا الہ بول زباں نوں [illegible] دیں محمد رسول اللہ کہیا [illegible]

پیر شیر القدیر [illegible] خدا جانے اوہ غائب [illegible]

ولیاں نوں رب [illegible] کرے رحم غریباں [illegible] نیں [illegible]

[illegible] پیر [illegible]

نقل مناقب [illegible] مخدوم الملک [illegible]

Marfat.com

7

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذرہ دیر نہ لگی ... اگے حضرت مخدوم رکھی ادہ [illegible]

ہدی گرم تے لون گلکڑ دا جا ملتی صاحب نے پایا جاڈے نے قدماں دا تے بہت شرمندہ ہویا

لگا کہن شرمندہ ہو کے اپنا حال [illegible] پیارا عجب نہ ولیاں نوں رب قوت دتی میں ہاں پیارا

[illegible] اودی عرض گزارے [illegible] پیو میرا [illegible]

[illegible] انی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

۱۸

مخدوم [illegible] حضرت [illegible] آکھی [illegible] بادشاہ [illegible]

حضرت [illegible] فرمایا جا پئی گلی فلاں اہس دلیے [illegible] جا تعالی اندر [illegible]

[illegible] حاصل [illegible] فرمایا [illegible]

بیٹھا [illegible] اندر خلوت [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] بعدا حضرت تون میرن [illegible] بخش [illegible] الٰہی

حضرت [illegible] عورت [illegible] بخش [illegible] آکھیا [illegible] اللہ [illegible]

عورت [illegible] حضرت [illegible] آکھی [illegible] اللہ [illegible]

اور [illegible] آکھی [illegible] فرمایا [illegible]

مخدوم [illegible] فرمایا [illegible]

مکتب ابفضل تون تنگ دعائیں اللہ فضل کریسی جو مراد دلیوچ تراسا جا پوری دربار کرسی

نقل مناقب سوم در ذکر [illegible] متصل [illegible]

(۸)

Marfat.com

٩

[illegible] دا یارا | تاں نے دکھ مصیبت میرا دور ہو جاوے سارا

جس نال سنت پیر شیخ لقد [illegible] حضرت آ [illegible]

[illegible] کیتا حضرت دیوان پاس ادہائیں

پڑھ کے بسم اللہ حضرت صاحب مسجد قدم اٹھایا | اپنا حال حقیقت سارا قاضی نوں سمجھایا

کہیا میں درویش پردیسی [illegible] عملکیں [illegible] آیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یارا [illegible]

Marfat.com

تاصی پاس نہ صاحب لیتی آ درویشاں والی   اوڑدیلی کیں نہ ڈولے لیتی بے پروا ہی

غیرت کھا اُستاد ہویا جا کے سر لیایا   کہیں گل اُوگّے نہ دہلی جلد جواب دیاؤ

سر تلک نے آکھلوائے اُستاد دے جا کے   تیرا ناں وی ظلم نہ ڈریا کیویں تیرا دل دے

اگوں آکھیا کر سپارا سارا گل سناواں   مسجد اندر جل نے دسا [illegible] کیتا [illegible]

اُستاد صاحب وی سُن کر سیتی ہتھ چلائی   ڈھول بال [illegible] پڑھیا ہوئی سوائی

غائب ہوگئے ول دیاں سیہا مالک جانے   [illegible]

مست افضل توں جپ ہر دم [illegible]

نقل مناقب چہارم در ذکر [illegible] عبداللہ صاحب رحم

(۴)

[illegible] آیا پیر صاحب دا بھائی   [illegible]

اک ویلے اُستاد [illegible] صاحب [illegible]   [illegible] دل دا

[illegible] دل [illegible] آ [illegible]

Marfat.com

11

حال تلقین دے اندر [illegible] کیتی دلدار مطلب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خوار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(5)

[illegible]

[illegible]

[illegible] یار جد کجھ حال حقیقت ورتی کیول دساں میں سارا

[illegible] پڑھو ہوسی مفصل [illegible]

Marfat.com

بس لڑ نوں اڈہ تھیوسا آکھ کیڑا دعا زبانوں | حکم اللہ دے پورا ہوسا پورا کر دکھلاؤ
جاں ان لکڑ دی چیرن ہوئی گن گن دتا تحفے آئے | مال اسباب دنیا [illegible]
ایہہ کرامت سید شاہ [illegible] | اوہناں نوں [illegible] علی [illegible]
دلیاں [illegible] اندر [illegible] | [illegible]
مدد [illegible] | [illegible] پیر شیخ احمد [illegible]

نقل مناقب ششم در ذکر ولی [illegible]

③

[illegible] مناقب [illegible] صاحب [illegible] | [illegible]
ک [illegible] عاجز [illegible] | خاوند [illegible]
[illegible] عاجز [illegible] | [illegible]
باں [illegible] | پیر صاحب [illegible]
[illegible] | [illegible]

Marfat.com

ویکھ ... زمانے | کیوں ... یاں کی ترے سردی

... ... گئی چھوٹے | ... کدی ... ترو ٹے

... ... گدا ... | ... ظالم ... ...

... کیتی ... بھرے جاد | ... ... نگاہ ... اس تیں ...

... حق ... خدا دے یار | سوال قبول کریں توں ... تیری سرکار

... حضرت ... درگاہ ربانی | ... غریباں دا توں ... کرم دی آئی

... ... دریا ... | اللہ ... کلام دو حرفی

... ... | عاشق ... حضرت ... رکتیو نے

... حضرت ... توں جانا | اللہ ... کیتا مالا

... | ... غریباں ... نظر کرم دی ...

تک انفس ... حال ... آدم ٹوپی والا ... رحمۃ اللہ تعالیٰ

نقل مناقب ہشتم در ذکر ... آدم ٹوپیہ پرگنہ کھیل ضلع گجرات

(1)

Marfat.com

ستواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا بھائی   ظاہر کرکے ملکو سنادا جانے تاں لوکائی

سودھو تھیں چپ سنیدا صاحب لطف گوجردی آئے   اگوں آدم ٹوہیہ آیا اُتے دل وچ ڈر انعائے

چلدے چلدے حضرت صاحب مسجد اندر آئے   داڑھی سا نور بیٹھے کے اُتے تھکھلی روز نگاہا

ورد وظیفہ روزمرہ دا کردے رہن چپ بیٹھا   صابر شاکر رہن ہمیشہ جام وصل دا پیتا

اک دن کرنا رب دا ہویا آیا اک سپاہی   دارے بھکھن والیا تو تاں لیتا آن اگاہی

بیٹھا اک دگاری چاہئے ظاہر بول سنایا   تاں پھر اگوں سنگے اوہناں کر دلو چاہیا

حضرت صاحب تائیں اوہناں مسجد تھیں بلوایا   ایہہ سانوں سپاہی والا چاہیے [illegible]

کر بسم اللہ حضرت صاحب بوجھ سر تے چایا   جیتا دل جانا آکھ سپاہی اگوں دم نہ کھایا

رکے بندہ سپاہی کسا پچھے حضرت آپے   اک گز کر کے اچی چا [illegible]

تکیے پیرت سپاہی گھٹا جاں ایہہ دل ولی رہا نہ   پھر شرمندہ دل وچ ہویا عاجز ہو ترانہ

اکثر سپاہی گھوڑے اتوں قدماں اُتے جھکدا   نال حلیمی اوہ سپاہی [illegible] کردا

گھوڑی اوہ تکدور چھوڑی پکڑ گھوڑے تے دوڑا   دالیں دارے دے دل اک بت طاقت [illegible]

پکڑ دل اللہ دا پیارا دتا تساں دگاری   [illegible] نا کیتا مت تساڈی

Marfat.com

عاجز ناتے مستاں رنگ سیاہ ... داغ [illegible] پر شفقت [illegible] بڑا گز نہ [illegible]

[illegible] عظمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دنیا [illegible]

[illegible] پیار

[illegible] حسید [illegible] ویکھ [illegible] میری

[illegible] حیدر [illegible] دکھاتے [illegible] مستی

ادن [illegible] حیراں [illegible] حیدر [illegible] دکھیا

[illegible] نجشو عشق [illegible] آکھدا [illegible]

Marfat.com

آخر عرصے ہو گئے حضرت کہن انہاں دے تائیں   ہر سو لیں جوانی ہوسی کر سو یاد اسانہیں

اگلے ملک ہویا اک بندہ نال جوانی پوری   ول خدا دا غائب ہویا دس کرامت پوری

پیچھے تیوں دہا حضرت دی دیہہ درگاہ ربانی   انہاں نے دنیا ہوگا دا توں پردہ حال کیتا

ہک ایسا فضل ہورن ہوراں مناقب آگوں لکھ سناواں   کوشش کرکے لکھدا جائیں ہر گز دیر نہ لاواں

نقل مناقب ہشتم در ذکر شادی موضع چوٹ دھیراں ۔

اگوں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا کیتا   ظاہر کرکے لکھو مناں دا جانے سب لوکائی

حضرت صاحب ٹوبیوں چلکے باگ نور شادی آئے   اگوں موضع چوٹ آئے اتوں قدم اٹھایا

پھیر کے ٹردے حضرت صاحب جنگل وچوں آئے   وقت نماز دیگر دا آہا جا تشریف لیائے

دل وچ ایہہ ارادہ کیتا نماز قضا نہ جائے   رب سچے دی بندگی کرئیے وقت نہ مول ونجائے

کھوہ ایک سی ہریٹ چلیندا اس دے اتے آکے   نیک اصل دا تھے ابتدا کرنا انہاں فرمایا

پانی دیو اساڈے تائیں اساں وضو کرناں   سب انکاری ہویا سارا آکھن اساں پانی بھرناں

Marfat.com

پانی بھریا بہتیاں نارین آیو ایہیاں گھڑیا — اک ددھی نوں وارنہ دیو کوریا [illegible]

[illegible] پانی [illegible] — [illegible] اتریا [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] کرم [illegible]

[illegible] — [illegible] ددھا یا

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

سُن کے باپ بیٹی دا گوڈوں ہو حیران گیا سی — کیوں نہ پانی ذرا اُس نوں کیتا بیٹھ پڑا سی

Marfat.com

ڈھونڈن کارن دتّ سمائیل جنگل طرف سدھائے — پھر دیاں گردیاں جنگل حضرت دے مراقبے پائے

چلدا چلدا اندر آیا جتھے بیٹھے آپے — دوہاں کیتا سلام علیکم لگے ذکر کماے

دوہاں رل مل آپس اندر بیٹھ مجالس کیتی — اک دوجے دے محرم ہو کے دسی ورتی بیتی

اک دوجے دے محرم ہو کے دسیا بھیت دلایا — قدرت ویکھو رب سچے دی عجب سبب بنایا

سردار سمائیل عرض کریندا قدماں اتے جھک کے — یا حضرت اک عرض گزاراں سنو تسیں کن دھر کے

کر مہربانی تسیں قبولو بیٹی نیک اساڈی — ایہو عرض کراں یا حضرت خدمت وچ تساڈی

صاحب علم تے نیک طبیعت رکھے خلق فقیراں — منوں عرض میری یا حضرت پیر پیاریا دیں تدبیراں

شیخ صاحب ایہو زاری سن کے عرض کیتی درگاہے — حکم ہویا جو شادی کر لے رب اولاد وی دیندا

حضرت سید احمد صاحب نال سمائیل آون — مجلس جوڑ نکاح خوانی دی جا نکاح پڑھاون

اس پہلو چوٹے اندر بنی سکونت داری — ہوئے مطیعے چشتیانے سادات دی خلافت ساری

اک دن دل چھپیانے آئے سردار سمائیل تائیں — طعنہ لوک کریندے اکثر سانوں تسیں کوجائیں

کون مسافر کس جائی دا خبر نہ سانوں کائی — مقصد بیٹی دا توں کیوں دتا بھی پریشانی دا

سمائیل ایہہ فرمادے تساں معلوم نہ کائی — یا الٰہی خبر ہنڈول ہے جنگی - خبر نہ ملیا کا

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت نے فرمایا لوکا گل سنو اک میری — سادے گھر مہمان آون گے خدمت کرو چنگیری

جالی کلے ہن بنواؤ اپنے سر تے ڈھونا — باہر شہر دے وچ ٹھکانے کرنا کم سیانا

چودھریاں سر تے ڈھوئے تاہیں کلے جلد بنائے — [illegible] جا ٹھکانے

کلے جدوں تیار ہوئے تے باہر چائے جاون — جس جائی وچ حضرت کہیا اس تھے دتے ٹکاون

Marfat.com

پالو پال کھلے ٹکوں نیندر چڑھدے نعالی — پیر صاحب دے حکم حیاتی ادہاں کمل رکھوائی

رجھیاں ذرا کسا دہ رکھی مہماناں دے کالی — کر کے صاف بسترے دے کے فرش فروش کھلائے

روڈاں وی تیار ہوئیاں کے باہر جالے تالیاں — جتھا جھڑ رات لگی مہماناں گھوڑے آون

روٹی کھاندی مجلس کیتی حضرت تے مہماناں — گلیاں نال گھوڑے بدھے کرکے ایوں خاصا نہ

ساری کیتا کر مجلس ساری یاد خدا دے حقوق — شغل رہے دیہہ شغل لگا اللہ شاں دتوانی

تھوڑی رات آہی جس ویلے رخصت ہو کے آئی — پیر صاحب نال اونہاں دے سوہنے سن نیر

وقت دو پہر اوہ ناں گھروں آئے کر کے دو گھ بہانے — کوئی کجھ کیتا گھوڑیاں آہو دے سبھے ساتوں

مہماناں جالی جگ سارا سانوں آپے اتھاں — رب ملک دے تیر دا اتھاں ایں یا آپے پیا

ایہہ گل سن کے حضرت دا اک مرید بیچارا — رات جو حال حقیقت ڈٹھی لوکاں دے دسدا

کیہے ہوئے راتیں تلدا رہیا جو مہمان حضوری — ہاں بیعت مضمون لکھیا ہوا آہے

آ نیں اندر گھر نے کلدا ہوئی ہو رہی دار کی — پیر پیر اجس ویلے ہو سمجھیا کوئی تندرا کارے

ساری رات لنگ گئی ادیکھے اصل بیعت نہ پایا — واللہ اعلم رب نوں سب علم دے اسرار جیہے آیا

تاں اعتبار رہیا میاں آیا ایہہ پہلے ولی غراد — تاں پھر تو معرہ تھا ایس سکا کل تکادا

Marfat.com

اوہ فقیر کوہ طور دے وچ سبز گنبد ہیں پیارے — ذکر سو چہرہ نما ہر دم آکھ نہ رہن جھلدے

اودہا کرامتیں نال انہاں دیوا جیہڑا چھایا نال نبھاوی — رستے نال ٹرے چلے حضرت فرمانداں کوئی نہ جانے تلی

حضرت پیر شیخ احمد ماہ دیدار جیہڑے مرید پیارے — حضرت سرداراں کا ہر عبادت شان گھرے

علاقہ بہت ملک والے وچ گرداں وچ روڑاں — جس ویلے اندر گیا ہووے کرنا عبادت دے دیا اچھا

عرض گذاری حضرت دیو جیہڑا ہے ایہہ تو ہشیار — اودے والے وچ جگہ بنا داں اوہدے دے جنگی

ہیٹھ زمین اساڈی جنگل ہے وسیلو نہ جنگی — جنگل وچ ایکوں نہ ہووے آکھ کے بھل پھلیری

زمین سیلاب ہے ملکوال دی گئی سردی ہوئی — فرمایا ہے چل دیکھاں گے لبھ لیسی بنا کیں

ذات جیہڑے وچ سوار ہو کے وچ ملکوال دی آئے — راجہ حبت سکاں دکھاں جیہڑے شہر دے اچے

کوئی لیندا نہ حضرت آیا سارا شہر دکھایا — جگہ سفیدہ دا حضرت نے حکم صادر دیایا

ملکوال دی ہندی طرفے زمین سفید تاہیں — اودن سید زادہ حضرتاں دی ایک چوکھی پائی

فرمایا ایہہ قطعہ زمین دا سانوں دے دیو — کرن آباد ہن پتر میرے خدمت گارے نالے

ان صدرے میرا لوالاں اوہ زمین دتی جا نال — جس وچ اج اودے ایہہ آباد کرن عمر گذاری

جس جگہ اوہ زمین تمامی چھوڑ دتی زمیندار — جس وچ دفن ہے حضرت دا سن اوہلدا یاراں

Marfat.com

22

آج کل سنگو کھوڑ میں جگہ وچ رکھوائے آبادی   کوٹ دا وی شہور جگت دے کوئی مرد خدا دی

ماہ بہت دوبارہ اندر خدمت عرض گزاری   آخر مرجاناں برحق ہے فرماں خلقت ساری

مقبرے اپنے کارن کوئی جگہ لئیو فرماؤ   ادہ بھی کر لئے یک تساڈے سچا دینا تھیں جاؤ

اوتھے بنے مزار تساڈا خلق زیارت آسی   دوروں نیڑیوں خادم آ دسن رہ کھلاڑو یا سی

اگلی زمین تکیں بیت پاسے زمین مزروعہ   آکھیا تو خمیر سیڑ دی اتھوں لے مرحومہ

جیتھے اج روضہ ہے حضرت - مسجد جامع نالے   دارہ کھوہ بہشت آبادی گورستان دوالے

سید حضرت صاحب ملکوائے دی زمین لیندو ناں   چھٹانیاں چودھریاں نوں سن کے دلوں شیریں زبانی

آکھن اسیں خد جا دمے ماں ملکوائے دل توں   پیر صاحب مہربانی کرکے اتھے قبر تو رہے

تاں حضرت فرماون اگوں چودھریاں تائیں   قضا ہوندیاں ندر دیا میں اول تساڈے تائیں

ایہہ وصیت جانوں میری جیہڑی میں فرماواں   شاکر رہو آمیں تے ماڑ تیہ الہ

جس جائی مزار ہمیشہ دی اگوں بنی جاسی   جیہڑا حکم رہا ناں ہوسی کہیا ہو کھلوسی

غرض جناب وصال پایا جا آیا دوبت وصلا   چوٹ اندر کھیل کھوٹ نے چارہ کی

ایہہ بزرگ سید صاحب کامل پیر استاد سے ٹہپے   اتھوں کیتے نہ جا دیاں لگے رب سچا

Marfat.com

چرن جاں پہنچی جاون جاں [illegible] برباد ‖ [illegible] قدرت [illegible]

[illegible] نبوت [illegible] ‖ [illegible] معلوم [illegible]

[illegible] خلقت [illegible] ‖ [illegible]

[illegible] ‖ [illegible] خوش [illegible]

[illegible] ‖ [illegible] کیتا ہویا فضل الٰہی

[illegible] ‖ [illegible] رحم کراوں

[illegible] ‖ [illegible] پریشانی ہوئی

[illegible] ‖ [illegible] ڈیرہ دیا

[illegible] قدرت [illegible] ‖ قدرت [illegible] فضل الٰہی

[illegible] ‖ [illegible] پیراں دا

راہ سہتا تے ہور مریداں دل اس کے عرض گذاری ‖ تیرے فرزنداں [illegible] کرے کس [illegible]

فرمایا ہو ایہہ سید محمد یکے کرے تیاری ‖ خبر سنی [illegible] آدے یا [illegible] گذاری

اوہو بات برابر ہوئی جیہوں حضرت فرمایا ‖ سید محمد [illegible] نوں پھیر نہ اوتھوں آیا

Marfat.com

پیر حیدر صاحب وچ گوشے ساری عمر گذاری — تاج محمود صاحب دی اولاد سجادہ سرداری

ایہو تاج محمود کرنگا پیر بزرگ خلیفہ وقت — جس دی وچ اولاد رہے گی عزت اتے شرافت

پیر میراں دی مہر کرینگے پیر دم تابعداری — دیوانے نور محبت کرسن عمراں ساری

حضرت وچ مریداں جاں الله دا پاک دل بنایا — بعد وفات پیر دے تھیں ہوئی تاج محمود سجایا

اوہو بات برابر ہوئی جیوں حضرت فرمایا — بعد اتھوں حضرت صاحب سجادہ وچ پایا

اے راوی اختصار کیتی منقبت الله دیاں — ناں توں وچ حضرت صاحب ہوسی ختم ساری

نقل مناقب ہم در ذکر دیوار خام موضع چوٹ دھیراں

ناواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا پیارا — راوی ایہہ جیویں کر لکھیا نظم بنایا سارا

اک دن حضرت سید لعل چوٹ وچہ سن جاندے — کچی اک دیوارے اتے جائے قدم ٹکاندے

سن پنجاہ سواراں بیٹھے مرد اتوں اک آیا — کہن لگا ایہہ راہ کھلورا جائے ایہہ دروایا

فرمایا سے اذن الله تیں چل اے پیر گھوڑے — تیں دیوار اگیرے ہوئی ہم سید دے جوڑے

Marfat.com

دس بارہ گز اگلی جا گھوڑا ہوئی چل اگیرے   حضرت کیہا ٹھہر اٹھائیں اگلے قدم نہ پیرے

مدت تیک نظر رہی ڈٹھے جاندے لوک زیارت   گری دیوار تے ہوگئی ملبہ ظاہر نہ رہی عمارت

بے ادبی دے ڈر تھیں لوکاں اوتھے مسجد چا بنائی   اوہ گھوڑے والی مسجد آکھی جاندی سب لوکائی

اوہ مسجد چھوٹے اندر اب تک ہے موجود   جتھے کرن عبادت زیدی ہر دم رہن آسودہ

ایہہ کشف کرامت اس دلیلی ظاہر جانن کھائی   شکر گزار رہا سچے دا ہوسی فضل الٰہی

اوہ فضل چنگا ہل مشکل نا ہیں آخر دلی بیمار   جاں اوہ رن زاری اونہاں تم ہو جادل مارے

نقل مناقب دہم در ذکر یک مرید و شیر

(۱۰)

دسواں ایہہ مناقب آیا نال اللہ دی یاری   ورد میری ہوند رسی ہوسی فضل غفاری

اک دن حضرت پیر شیخ لعل وضو کردے آہے   وقت پیشی کر وضو جھاڑاں کوزہ بیٹھے پڑدا ہے

بیوی سائیراں پچھیدی حضرت سیں کاہل مردا   کس گلوں تساں کوزہ بھنا ایہہ گلوں گلّی کردا

مرید اساڈا جنگل اندر بن سوداگر جاندا   شیر اونہوں بھجگ کھاؤ لگا یاد اساں نوں فرماندا

Marfat.com

یا پیر اس شیر خونی تھیں مینوں آن بچائیں — محبوب دی آدیں نہ ڈھل لددیں جان نہ جائے اداسیں
ایہہ کوزہ میں سر شیرے دے ماریا مار وکھایا — اُس مرید مبر نال اللہ رحمت معاف کیا یا
خادم اوہ تجارت کر کے خوش حضرت آیا — نذر شیرینی حاضر کر کے حال احوال سنایا
میں جنگل وچ جاندا آہا شیر آیا مینوں — پکڑ وسیلہ پیر اتیرا یاد کیتا میں تینوں
دیکھیا میں اک کوزہ جھیوں اُٹھا اُس شیرے — اوہ ہویا تے میں بچ رہیا سر ہویا اُس پیرے
اے راوی قادر افضل علوی ہن رب دا نام الدین — کتنی اتنے دریا دا الہ مناقب ایہہ کو سناویں

نقل مناقب گیارھویں در ذکر مرید و دریا

(۲۹)

یارھویں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا ثانی — کوشش کر کے لکھو سناواں ہووے رحم الٰہی
اک دن حضرت پیر شیخ لعدا کدوں وچ بیٹھے آہے — نکل رکھ شتابی باہر دریا دل صدا دے
ہوئی کہندی حضرت صاحب گل دسو ایہہ ساری — کہے آکھے کُنی باہر سلاما کر کے تیز رفتاری
سفرت کیتا ہیا ہووے تائیں مرید ساڈا اک آکھے — وچ دریا اوہ کشتی بیٹھیا ڈبن لگا ہتھ آتے

Marfat.com

تقدیر ربانی ایسی ہوئی کشتی ڈبن لگی — یاد کیتا تدھ مہاں نوں جلدی ہوا قہر دریا وگی

کشتی ڈبن تھیں ہٹ گئی اس جا میں ادھ کھلوتا — دیکھو مرید ہویا دل راضی پیر میں اٹھ کے پیا

سودا مال کشتی دے تائیں باہر لیہوں آندا — بیڑی آن کنارے لگی رب مخلوق بچاندا

لوکاں سب سائیاں سنیکے شکر ربانا کردے — ایہہ کشف کرامت سنیکے پیر نوں سجدہ کردے

افضل دل جے جوڑدا ہووے یا ہووے ادھ مویا — سورے جو اہلاند تائیں ظلم ہویا تے مویا

نقل مناقب بارہویں در ذکر جیٹو لکڑ

(۱۲)

بارہواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دے حالاں — گوش ستن کر کے تکو سناداں ہووے فضل الٰہی

جنگل دیوچہ حضرت صاحب جیٹو لکڑ لے جاندے — ڈھیلے کیتے دکھ حیران حضرت اللہ فرماندے
سکھا سادے کھادے سارے پکڑ دتی چال فقیری — جو کھاوے سو لذت پاوے دور ہووے کل تنگی
ڈھلیاں وچوں خوشبو آوے جیویں پھل بہشتی — جو کھاوے رنگ اصلا جاوے دور ہووے دل سب سستی

اوہ قادر درگاہ ربانی کردا رحم فقیراں — باطن طرف خدا دی رکھدے کاہ پرواہ اپرا

دنیاں نوں رب لاقت دتی نالے دے توفیقاں — سالک رب نے پیدا کیتے جانن واقف رفیقاں

Marfat.com

کھانا پاک نہ کھانا نہ آوے جاں جنگل دل جاوے عقل فکر وچہ آون ناہیں جیہڑے کم وسیاندے

ایہوں دلیاں دے ذکر ڈٹھے اکثر وچہ کتاباں رب نے طاقت آنی دتی جیہڑی ناں کجھ حساباں

تنہاں فضل کرے دعائیں یا رب آس لنگھائیں جاں حال تیک حیاتی میری نال لنگھا چھڈیں

نقل مناقب تیرھویں 13 در ذکر مسماۃ بانو بی بی قصبہ ملکوال

(۲۲)

تیرھواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا بھائی کوشش کرکے لکھو سارا مجھ دے فضل الٰہی

ملکوال اک عورت آہی بانو نام سدادے جس نوں حضرت پیر شیخ لعل سدا قرآن پڑھاوے

راجہ ہست دی اولاد دہ نسب نہ کھیدی آہی اجے قرآن نہ ختم کیتا حضرت ہو گئے راہی

مینوں کون قرآن پڑھاسی کر فریاد پکارے وچہ خواب خدا دی اندر لبھے پیر پیارے

خواب اندر حضرت صاحب اُس نوں دید کرایا سدا قرآن پڑھاساں تینوں جے توں بیعت لیایا

اک دن اوہ چیتی باہر گئی بھائی اُس دے آئے سنیا جے کوئی مرد خدا دا سدا قرآن پڑھائے

اندر آئے کجھ نہ ڈٹھا لگ رہی حیرانی اُس دے کولوں پچھن لگے دس بیاں زبانی

Marfat.com

[illegible] کول [illegible] جاسی [illegible] پچھاندا — [illegible] اک پل اندر غیب [illegible] چھاندا

[illegible] — [illegible] کی زبان

[illegible] — [illegible] حسین حاکاں میں

[illegible] جاردے [illegible] — ادھیاں [illegible] قرآن پڑھادا

[illegible] — [illegible] ہوتا [illegible] پیا ئے

[illegible] — [illegible] اللہ نوں [illegible]

[illegible] — [illegible] خدایا [illegible] اس [illegible]

[illegible] بعد الفجر دوت [illegible] — [illegible] آکھا ویلا دوت [illegible] یا

نقل مناقب چودھویں 14 در ذکر [illegible]

(۱۵)

چودھواں اللہ مناقب آیا [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible] جنگل اندر [illegible]

Marfat.com

ڈاچی دی ڈنگ لٹک گئی اوتھے رہ گیا اوہ اکلا — جنگل دے وچ بیٹھا رو دے کردا اللہ اللہ
حضرت صاحب سر کرسیند آ پہنچے اس جائی — بلوچے دے چار دے زاری کیتی دکھو ورد درگاہی
نام تیرا کی حضرت پچھیا اس بایزید بتایا — آیا ہوش دلی دے تائیں فضل خدا فرمایا
نام خدا دا لیندیاں ہویا - ہو گئی جنگل کھلی — توجہ اس دا اس تے دھریا کیتا ورد دعا دی
رخصت ہویا حضرت کولوں اوہ بلوچ وچارا — جا کے ملیا آپنے قافلے جتھے آیا سارا
دسیاں حضور ... [illegible] — [illegible]
[illegible] — ذکر [illegible] ہوسی فضل الٰہی

نقل مناقب پندرھویں در ذکر مائی بڈھی دے

(۱۴)

اک دن حضرت [illegible] جنگل جاندے آہے — [illegible]
باحضرت [illegible] — [illegible]
[illegible]

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مولا [illegible] دلبر [illegible]

(۵)

[illegible] لطف [illegible] یاد آئی [illegible] سب وفا کی

[illegible] آج [illegible] اندازاں

[illegible] اس [illegible]

[illegible] الزام [illegible]

[illegible] آج [illegible]

Marfat.com

جہڑے اوہ سپاہی آہے نکر کھلک ڈلے — اندر وڑ دا تن نہ اکھیں [illegible]

کوئی ناں نت کیہ تسمہ رہیا یا ایہہ جٹ بیدا ناہیں — ایہہ [illegible] نیڑ [illegible] ناہی دلوں [illegible]

قصہ کوتاہ اوہ سپاہی سارے داخل ہوئے — اندر [illegible] یا [illegible]

تکھڑے اوہلے تک کھلوتے اوہ [illegible] — دم [illegible] نہ کوئی [illegible]

جو بنا ہے کر سکدا ناکس زمین نوں ہین — سب یاراں تھیں [illegible] عشق [illegible]

بیداں [illegible] — [illegible]

جیتھے نیکو کاریاں کر کے رب بناواں — جو توبہ کر آوے در تے بخشے سب گناواں

بعد سپاہی نکل آیا باہر ہسدا رسدا — باہر آکے کوئی ناں نائیں گل نہ ایس دسدا

زمرو وڑ سے سپاہی [illegible] دم [illegible] ہویا — پھیرن ڈھونڈ [illegible]

تاں [illegible] سو [illegible] — اوہ ڈھونڈ [illegible]

[illegible] — اوہ ڈھونڈن [illegible]

ایسی [illegible] — [illegible]

خود [illegible] — اے عاجز توں [illegible]

Marfat.com

17

نقل [illegible] در ذکر [illegible] [illegible] سلسلہ [illegible]

(14)

[illegible] حضرت شیخ احمد والا اسرارا حال سنادا

کس طرح ایہہ رو ند بیٹا کس نے ایہہ بیر رہیا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مرادوں اعلیٰ [illegible]

[illegible] عزت [illegible] [illegible] عزت [illegible] بنایا

[illegible] حرکت

[illegible] لیندا [illegible] تداہیں

[illegible]

Marfat.com

پیر محبوب دے در حج دے آئے لیکن گریہ زاری — یا حضرت آسیں رحم کراؤ ہووے مشکل کاری

اوہ جے راتیں ہوئی منظوری پیر صاحب خود آئے — فرمایا ہن اکبر جلال الدین ناں کہائے

ہوش دوالے نال ساکھ پرتے بیڑا اٹھا کھلوایا — سچی مسرت ہوگئیا اوہ لوکوں رب آرام دیوایا

دلوں کیتا شکرانہ ڈاڈھا ہویا اس تے رحم بسیارا — اس طرح ہی ملک ملک دے کیتی

پیر صاحب فرمایا رسم سبھیاں خود سب ہووں پوراں — سچے مرشد فضل تیرے تے ہوئے الٰہی

جلال الدین رکھ دے محمد نام تمہیں دو کار دانی — فضل ہویا ہیں خیرات دا عام ہوئی

جلال الدین زرکار دے بنیاں اکٹھ سب شتابی — ہووی آسیں در رب دے دور ہوئی

شش آہ در جلال الدین دی دوڑے اٹھ کے سارے — نال توں سید لعل محمد تم سنوارے

ساریاں ڈٹھا نور نورانی نظر آیا مرشد سب دے — سب در رب دیوں لئے نشانی

فجر ہوئی تے راہ ہوئے بہت خیرات کرائی — دیکھیاں تسیاں رحم کیہا اتیرا الٰہی

کیتا حکم خدا تعالیٰ نئیں ہر گز دلبر مارو — جہڑی نیت تیری راسی اوہ

بہت عیش مسے عراقی تھے ہو ر ہیٹ — لعنت اللہ دی ہر آ کے

نہ ہوڑ رنگی دلوں نانیں لعنت رکھ بند دا — پیر محمد وچ راتیں آئے اللہ فضل کیتے

Marfat.com

[illegible] روز [illegible] تے [illegible] تھا محمود [illegible] اور [illegible] لیے [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والد [illegible]

۱۸

نقل مناقب اٹھارہویں در ذکر [illegible] تبصرہ

[illegible] خدا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

الٰہ تک سُن ہر دم [illegible] نوں [illegible] — [illegible] [illegible] اور [illegible]

[illegible] [illegible] گھورت اُتوں جب اور [illegible] میاں — [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ترانہ ہوتے لیے پیر صاحب آئے — [illegible] میلی معانی [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] ہوئے [illegible] [illegible] — اندر [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کیتی [illegible] [illegible] الیہا [illegible] — [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] اندر [illegible] [illegible] — [illegible] [illegible] [illegible]

اندر [illegible] [illegible] نسے سکن ایہ دیس کہانی — کر [illegible] [illegible] [illegible] دل [illegible] [illegible]

آکھے [illegible] [illegible] [illegible] مجاہد آیا — اُس مار - مار دتا [illegible] بہتا دکھ اٹھا

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آ — [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] الله [illegible] اگے دانہ — افضل ناچہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

19

[illegible] [illegible] انیویں — در ذکر [illegible] [illegible] مرید

(٤٦)

Marfat.com

ایک دن ایک مرید [illegible] حضرت [illegible] جو [illegible] آپ [illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تیس [illegible]

[illegible] ارادت [illegible] تیس [illegible]

[illegible] ارادت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ارادت [illegible]

افضل [illegible]

فصل [illegible] بیسویں در ذکر [illegible]

19

Marfat.com

اک دن اک مرید بیچارہ پاس حضرت دے آیا　　محسن باراں دلو جیہا غلہ ہو کھڑ بچایا

مرید لیا سو حض لے جاندے اہناں تئیں بچاؤ　　غلہ یک تیار ہویا قدم رنجہ فرماؤ

اُس دی منت زاری کر کے بول اُتے یا بلند　　جس تھی اوتھے گردے آپے ہتھ جاؤ فرماندے

پچھیاں اوتھے حضرت ہوری جس تھی گرد پھیرا　　دور ہو جاؤ جس بلیتو کرن اوازا جیرا

مرید جتو ملے دانے تاں حضرت فرمایا　　کر کے گردے ڈیکھدا دانے ساڈوں نظری آیا

اوہ مرید گیا کر کے ہتھا ہو کھڑا اوہ دکھائیں دے　　اکٹھے کر کے بکری اور دالیں لیجاندا لے

جاں لے آیا اگلے کھیلے دہ کھلوار ہو تو سینے　　اوکھل گئے ہیرا تے نور اتھے کلوں گئیو دے

روز بھیڑ آئی اہناں عاقل پایا لے گئے اشنوں دانے　　ہو بیدار جہاں تئیں کھتے اسانوں دکھا گئے

جاگ آئی تے نہیں ڈٹھا نہ کوئی پیش گیئو　　سبد بے نال بلدیاں جہاں میں سب دتیو

بکھ افضل تو ں ہو دیا لکھو گنگ بھیتہ باری　　نال تو دیم حضرت صاحب ہوسی فضل غفاری

نقل مناقب الیسہٰ در ذکر مینہ کھتری ملوال

(۱)

Marfat.com

مکداں اک گھڑی وچ حضرت ہوکا مدد دلیوے — حضرت نوکاں تائیں ہتھ شہود [illegible]

عبدالنبی صاحب بھی اتے پوترے حضرت دا — [illegible] دا [illegible] بیت جیہڑا ریدا

[illegible] دیتا اے وچ مشکل آ رہیا — حضرت منوں دیو حضرت [illegible] بولدا

[illegible] گھر کے ویلے کرتوں ان سہیا — [illegible] اچھیرا [illegible] دیکھدے

وچ اکھیں [illegible] نہ [illegible] رہیا نے — وقت گھسیں [illegible] نہ اوے کس موکے

[illegible] نے سہیا [illegible] — [illegible] تائیں کیوں [illegible]

[illegible] سیتے اندر سیر [illegible] — [illegible] وچ [illegible] تائیں ہتھ ادب

وکھاں تہائیں بے ادبی دا لکھو نہ بول رہاتو — آپ بزرگاں اولاد بزرگاں ڈیہں زیادہ

حضرت پیر دے جھنڈے گئے اللہ بزرگ سیدا دے — ان تیں دا [illegible] تائیں دوڑ دین [illegible]

نہ رہس منیاں لیتا کیسے دا واہ واہ ایہ — فرشتہ نے [illegible] تائیں ولد [illegible]

ایہو حبیباں گلاں ترکے [illegible] فرمایا — راتیں [illegible] حضرت [illegible] رب اسرار دی

[illegible] فرمان دس ہتھ گئے [illegible] — [illegible] دا

[illegible] دے زور [illegible] بے ہوشی — [illegible]

Marfat.com

نرمایا میں دین شرائیں رسدے تائیں آیا   پیر تینوں ویکھو ترس ہُن آیا اپنا غضب مٹایا
ہکو ادہنوں نوں جلدی جا کے توبہ تائب ہووے   مت نازل قہر الٰہی ہووے پھر کجھو پیا ردوے
عبدالنبی بے رہے اندر او تھوں اٹھدا نا ہیں   سا کے دعائی لگے انہاں نیں پا بے خبر ترا ہیں
راضی کرے اپنا ند تائیں شامت توں نج جاوے   عبدالنبی صاحب دے اگے حاضر جا کھلووے
آنا ہویا عورت نوں کہہ کے پہنچ پوشیدہ   عورت منجھے نوں لگاوے دے کے گل سب دیدہ
ڈِیہں منجھ سن کر گلاں دلوں بہت کجھ چایا   عقل میری نوں ادھوں بول تے اللہ کی برا لمایا
منجھ جلدی عورت لے کے طرف خانقاہ سِدھائے   آکھے عبدالنبی صاحب نوں جلدی نوں بلائے
سوہناں پیدا ل تے اس بہو رام کجھ کیندا   کر رہے بس منجھ بہتیرا اپوڑیا نا میں بندا
آئے کے میں بھی راتیوں کردا منت زاری   کسں نے حوم نیرا دل تیدا بی ایہہ بیاری
سبب حوالہ را تے والد سارا کھول سنایا   اکھے رات اندر تھیں اندر نوں بیر دیا ید
جاں کے عبدالنبی نے حیدر قدرت تے جھڑیا   بیں حسکیں شاندرم تند ڈا دامن تو اپڑیا
بکن لیاں بخشو دولت میری خدمت والی   تو یہ میرا دلوں دیناں نوں فرق نہ رکھیں ہوگی
جو عرض بھیر سید دی او دے بخشیا سارا   راضی ہو کر دیا دعائیں میں مریدے چارہ

Marfat.com

ولیاں دی امداد جنہاں نوں دتی ہوئی [illegible] جبرائیل دی
اس گل وچہ شک نہ رکھو جو انصل [illegible] ایہو حال حقیقت سارا وچہ [illegible] آیا

نقل مراتب بائیسویں ۲۲ در ذکر حضرت شیخ عزیز اللہ صاحب

اک سی بزرگ زمانے اندر پیر ولی دا — عالم شریعت [illegible] مطلب پاؤندا
عالم عمل [illegible] رب دی [illegible] — اہل شریعت [illegible] دل دی [illegible]
[illegible] اندر [illegible] — [illegible] عالم [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible] — [illegible] عزیز اللہ [illegible]
عزیز اللہ دی کیسے [illegible] — [illegible] اندر دور ہووے [illegible]
رات [illegible] مرد خدا دا [illegible] — قصہ [illegible] نور سمجھایا
پیر [illegible] آگے [illegible] — عزیز اللہ دی [illegible]
[illegible] طرف کرسی عزت [illegible] — عزیز اللہ [illegible]

Marfat.com

42

عبد الوہاب وڈا سی قاضی [illegible] دیہہ رہندا | عزیز اللہ دی [illegible] نال انہاں دے [illegible]

ایہہ قاضی سے رتبہ ولایت ہو گی وڈیائی | [illegible] عزیز اللہ [illegible]

حسن [illegible] | اک ہزار انعام انہوں نے [illegible]

سب رنگ ورد وظیفے پنج گھڑے [illegible] | رتبہ [illegible] نہیں کوئی [illegible]

ایہہ [illegible] دیہہ [illegible] | نہیں کوئی قاضی [illegible]

[illegible] | [illegible] حضرت غوث [illegible]

وڈیاں نوں رب قوت [illegible] | جو عاجز [illegible] افضل [illegible] جاندے

نقل در کتب [illegible] در [illegible] حافظ شکر اللہ صاحب [illegible]

میر حافظ شکر اللہ کہندا [illegible] | [illegible]

[illegible] دروازہ [illegible] کھولاں [illegible] | فجر [illegible]

[illegible] | [illegible] آیا [illegible]

Marfat.com

[illegible]

Marfat.com

نقل مناقب تیسواں در ذکر پیر محمد ذکریا و دیوار حمام

(۱)

اک دن حضرت گھوڑے اُتے کدھرے بیٹھے آہے — قدرت نال اوہ گھوڑا جاندی جو تدوں لنگھائے

کیسے سوار حضرت نوں کہیا گھوڑا ذرا لے جائیں — اپنی گھوڑی جاندی سانوں اج دکھائیں

فرمایا سے اوس نوں ذرا دا چل گھوڑا لنگھ اگے — لنگھ گئی دیوار آگاہ ہن جاندی رہ گئے پچھے

پھر حیران گئے سب جاندی جا ایہہ اسرار دکھلونے — شاہ دی ذات دے کا فیض اِنی ایہہ کردا یونے

سارے ہو اکٹھے جاندی آ قدماں تے جھڑ دسے — کر دعا ساڈی سارے ... بخشائے بردے

حق رہاندے راضی ہو کے دعا کر خیر دتا ای — نفس ہویونے رب سچے دا غفلت دور کرائی

اوہ دیوار موجود کہندے اب تک شاہ دیوا لے — تید اُس دا اس ملک تیار انہی ہو ...

چبوترہ ہے اس وقت اُٹھائیں دیوالے چھقائیں — جس نوں شک دلے دا ہووے دیکھے تور اٹھائیں

افضل الله ... نبی ... وجہ دا ... — والیاں نوں رب ... ذات دلی ... در در دا

نقل مناقب چوبیسواں در ذکر پیر محمد ذکریا و دو دو چاٹیاں

(۲)

Marfat.com

۴۵

اک دن اپنی بیٹھک اندر خلوت بیٹھے آہے   شیخ جی یاد خدا دی اندر ہر دم کردے آہے

زندگیاں دا کجھ شوق نہ رکھدے یا ہو دا ہو آیاں   درد دلاں دنیا چھڈیاں سارے تے سجن کر نوں ونڈ

پھیر ذکر یا الله وچ سارے اس طرحے سی نوں   درد نہ یار کوئی اساں نوں فیض رب تیں پایا

جدوں دنیوی فرقت تائیں اوتھے نہیں ہیں یاد پایا   حاجی سید لقمان دی درد کوئی روضے پر چڑھایا

القصہ راہ دے وچ رکدے سی تے دیکھیں رب نوں   ہو حیران جا وچ ادہ تاریں الله کی قہر پیوں

ساناں کر آں جاں اللہ سیدا کدی آئیو ہویا   درد دکھاں لگھ تکیں رہیا ایہ کی ظاہر ہویا

یہ بسیا کوئی کجھ یا کر ناں دا یا کوئی تدبیراں نوں   جلد بتاؤ دیر نہ ہووے لگے کعبت اساں نوں

ذکر لیے پیر بلدیا آہا ایس گل وچ ساں نوں   اس طرفے نوں درد دلے آ ملے ثواب اساں نوں

اتھے تاں کیتا رستا سارا آگوں اودھر سی لے آونا   خانگاہ تے اسیں چلیا سن توں مرد دریا نا

اس دی خدمت دے وچ جاوے ہرگز دیر نہ لاوے   نہیں تاں اس تھیں ہور رہوگے کی شک کجھ پچھتاوے

پھر آکھے روضے وچوں کوئی ذکر تا آئیاں   تو ایہ تاں تیں دل کے ہوئیاں دل وچ کجھ پچھتائیاں

دیکھیں جو جا ئیاں دل وچ درد دکھ برابر ہویا   جو کر یاں سی رب سچے دا ظاہر ہو کھلویا

رخصت لے گئے شیاں کولوں نوں جتنیاں کجھیں گائیں   تکھیں انہاں دے رب پئی تے دل نہ کجھ دوائیں

Marfat.com

بے گنیا رولد وشن اندر سارے عاجز ہوئے — باہو دانو آخر ٹُریے آدرہا وچہ روئے

پسیں عشم مرید تساڈے رحم کسیں فرما کر — وچہ درگاہ ربانی اندر کسیں شفا فرما کر

فرمایا نے رد نہ ہوسی جاسی رت انہوں لبی کائی — شرانی رب شفا بخشی جس دی ھور نہ کائی

بعض ولیاں کرامت الکھیں ڈِیں بہت زیادہ — وچہ شریعت پاک محمد ہر دم رہن آمادہ

نقل مناقب لکھیسوں در ذکر بابا جیون دی چوری گائیاں

ریسہ ہمی آکھے شیر خدا دا ہوش دلیں وچہ بھاوے — نال توشے قدرت عالی ہویا فضل الٰہی

ہک جوان روز آوے آکہو رب دا مرد پیارا — جدّی عادت حضرت آہی اوپر ہر سمبھارا

اک ترکش ایس دل لگی یاد آئی اس ویلے — گائیں خونہ کھیں چوری ہویا نور صبح دے ویلے

عرض گزاری قدمیں اندر آن مریدا بھائی — چور لیئے سے گئے گائیں ہویا غضب الٰہی

تقعدان ہی ہویا سے نہیں اسا دا کاں غریب غازے — ڈھونڈ تھکے کہاں لبھدا ناہیں اللہ حاجی

جدا اپنی نوں بکیلے دسیلہ عرض کرن درگاہے — یا ہوید توں رکھیں عزت مہو ہو سکنی اللہ

Marfat.com

Marfat.com

باب ہشتم

منقبت

Marfat.com

Marfat.com

بیان خرقہ

از حضرت مصطفی چوں یافت ارشاد — علی حیدر از و بصری شد یاد
از شیخ بصرہ عجمی یافتہ گنج — وز داؤد طائی شد گوھر سنج
از و معروف شد معروف کرخی — سری معمور یعنی شیخ سقطی
سری با شیخ بغدادی عطاء او — از و شد شیخ شبلی باحق آباد
تمیمی کوست عبدالواحد انور — از ابوالفرح طرطوسی منور
از ابوالحسن ہنکاری عطاء یافت — مبارک بوسعید از وے صفا یافت
مبارک را مبارک قطب دارین — محی الدین کہ بود او غوث ثقلین
رکاب اولیاء در زیر پایش — بہ نسبت جملہ برتر بود جایش
از محی الدین بسیف الدین عطاء شد — ابونصر از پدر خود اولیاء شد
از و شد سید صوفی بحر اسرار — مطالب سید احمد زدست گلزار
عطاہا سید مسعود از پدر یافت — بر سید علی ہمچوں ذکاء یافت
از و شد شاہ میر از حق مجد — از و شد سید شمس الدین محمد
از و سید محمد اولیاء بود — کہ از دے ثانی عبدالقادر در آمود
از و معمور حق عبدالرزاق است — از و لمعان حامد برافاق است
از حامد تا بحضرت غوث ثقلین — شہ سجادہ ہر یک قرۃ العین
از و شد شاہ شاہاں شاہ داؤد — کہ حضرت شیخ احمد از وے آمود (۲)

(۱) یہ منظوم شجرہ "تحفۃ القادری" (خطی) مملوکہ کتاب خانہ ابن کرم خانقاہ منگانی شریف سے لیا گیا ہے جو بزرگان گیلانیہ اوچ متبرک کے حالات و مناقب پر مولانا محمد ادریس اوچوی کی ایک خطی بیاض کی خوبصورت تلخیص ہے۔

(۲) یہاں اصل مصرع ہے "کہ حضرت ابوالمعالی از وے آمود" وہ حضرت شیخ احمد کے پیر بھائی اور مرشد کریم کے برادرزادے، داماد اور جانشین بھی تھے۔

Marfat.com

دربارشریف کے انتظامی اموراور محکمہ اوقاف

دربارشریف کے انتظامی اموراوراختیارات محکمۂ اوقاف پنجاب نے 05/04/1973 کو اپنی تحویل میں لیے اور اس کا کل رقبہ ۳۰ کنال اور ۵ مرلہ ہے۔ جس میں مزارشریف کیساتھ منسلک ایک مسجد، برآمدہ صحن ۲ عدد حجرے ایک کمرہ غسل خانہ اور قبرستان شامل ہیں۔ اور یہاں پر ایک صندوق، قربانی اور چندہ بھی محکمۂ اوقاف کی آمدنی میں شامل ہے۔

سال ۲۰۱۵ میں اسکی کل آمدنی ۸ لاکھ تھی اور انتظامی امور کی ذمہ داری چیف ایڈمنسٹریٹر حاجی اللہ دتہ (پی ایس ایس) محکمۂ اوقاف پنجاب نے سنبھالی۔

محکمہء اوقاف نے جب ۱۹۷۳ء کو خانقاہ حضرت حاجی شیخ سید احمد کو اپنی تحویل میں لیا تو اس وقت محمد افضل جو کہ جہلم کے رہنے والا تھا۔ امام مسجد مقرر ہوئے۔ ان کی تنخواہ ماہوار 60 روپے تھی اور خادم مسجد اور خانقاہ متلی تھا جو کہ قوم کا نومسلم شیخ تھا ان کی تنخواہ ماہانہ 30 روپے تھی۔

محکمہ مال میں زمینی اندراج ۵۷-۱۸۵۶ کو ہوا اور اس میں آپ کا نام حاجی شیخ احمد کے نام سے کیا گیا اور خانقاہ کے نام کل رقبہ ۴۰۹ کنال اور ۱۵ مرلے ہے۔ جب محکمہ مال میں اندراج کیا گیا تو اس وقت ملکوال ضلع شاہ پور میں شامل تھا اور اسکی تحصیل بھیرہ تھی۔

کاغذات محکمہ مال (بورڈ آف ریونیو لاہور)

Marfat.com

منقبت

مدینے سے لے کر روشنی اندھیرے مٹانے میرے سرکار آئے
کفر کی تاریکیوں میں چراغ ہدایت جلانے میرے سرکار آئے
بغداد سے چلے راہ خدا میں زندگی لٹانے کے لیے
سبق وحدت زمانے کو سکھانے کے لیے میرے سرکار آئے
نور الٰہی لے کر حضور آئے خطے کو کرنے پرنور آئے
بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ دکھانے میرے سرکار آئے
ان کے معجزات کی قائل رہے گی دنیا ازل تا ابد
مقصد حیات ہے کیا انسان تیرا سب کو بتانے میرے سرکار آئے
حضور جو آپ کے در پہ آگئے مرادیں وہ دل کی پا گئے
غم کے مارو دیکھوں رحمتوں کے خزانے لٹانے میرے سرکار آئے
یہی تو عالی شان ہستیاں ہیں عطائے رب کریم
وحدت کے فلک پہ سدا کے لئے جگمگانے میرے سرکار آئے
حضرت پیر شیخ سید احمد ولی زندہ ہیں اپنے کردار میں
دوستوں اس جہان فانی میں ابدی زندگی پانے میرے سرکار آئے
ان پہ عطا تھی میرے عطاِ شعار کی رضوان
رازِ معرفت کے دنیا کو سمجھانے میرے سرکار آئے

Marfat.com

حوالہ جات

شاہ پور گزٹیئر ۱۸۹۷	سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
مقامات داؤدی	عبدالباقی بن خان محمد
تزک بابری	(ترجمہ) رشید اختر ندوی
آئینہ اکبری	علامہ ابوالفضل
باغ سادات معروف بہ نجف ظہور	پیر محمد شاہ
شریف التواریخ	شرافت نوشاہی
قدم الشیخ عبدالقادر	ممتاز احمد چشتی
تحفۃ القادریہ	شاہ ابوالمعالی
منتخب االتواریخ	ملا عبدالقادر بن ملوک شاہ بدایونی
تذکرہ اولیاء پاک و ہند	مفتی ولی حسن ٹونکی
مراۃ الاسرار	شیخ عبدالرحمٰن چشتی قادری
منتخب اللباب	ہاشم علی خاں
انوار السیادات	شریف احمد شرافت نوشاہی
آئین اکبری	علامہ ابوالفضل
اُردو دائرہ معارف الاسلامیہ	پنجاب یونیورسٹی لاہور
قدم الشیخ عبدالقادر علی رقاب الاولیاء الاکابر	حضرت علامہ حافظ مختار احمد چشتی
مناقب وکرامات شیخ احمد ولی	مفتی حافظ شکر اللہ
تذکرہ سادات گیلانی	محمد افضل علوی
تاریخ بھیرہ	ابوشاہین فاروقی
کاغذات محکمہ مال	بورڈ آف ریونیو لاہور
حافظ الکرم	پیر محمد طاہر حسین
تاریخ جنجوعہ	راجہ محمد انور خان جنجوعہ
معدن شفاء	فتح محمد علوی سیالوی

Gazetteer of the Jhelum Dist. 1904
Gazetteer of the Gujrat Dist. 1921
Gazetteer of the Shahpur Dist. 1897
The Pivot of the Punjab (Abdul Rehman)

Marfat.com

تصاویر
کے آئینے
میں

Marfat.com

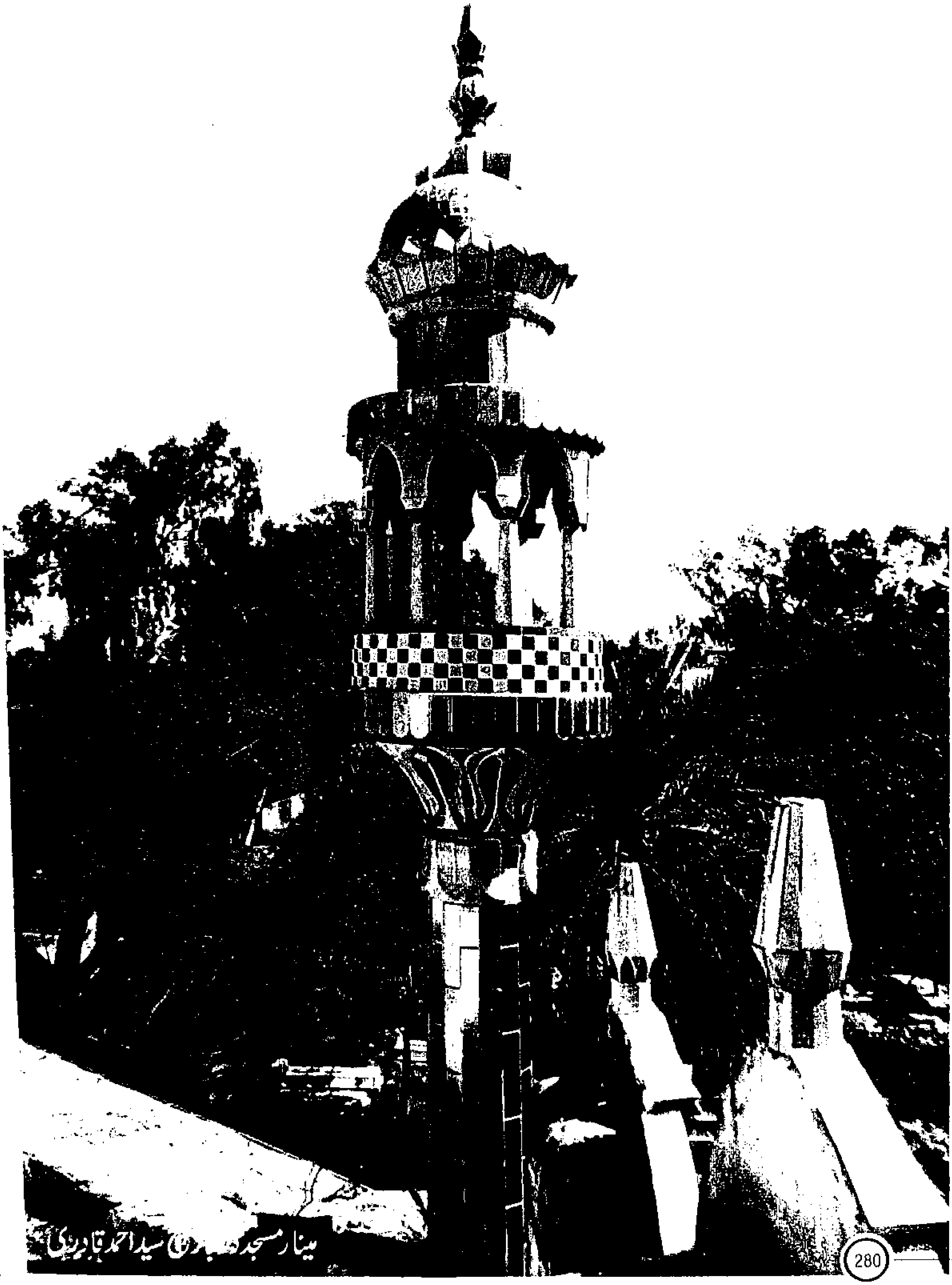

مینار مسجد [illegible] سید احمد قادری

Marfat.com

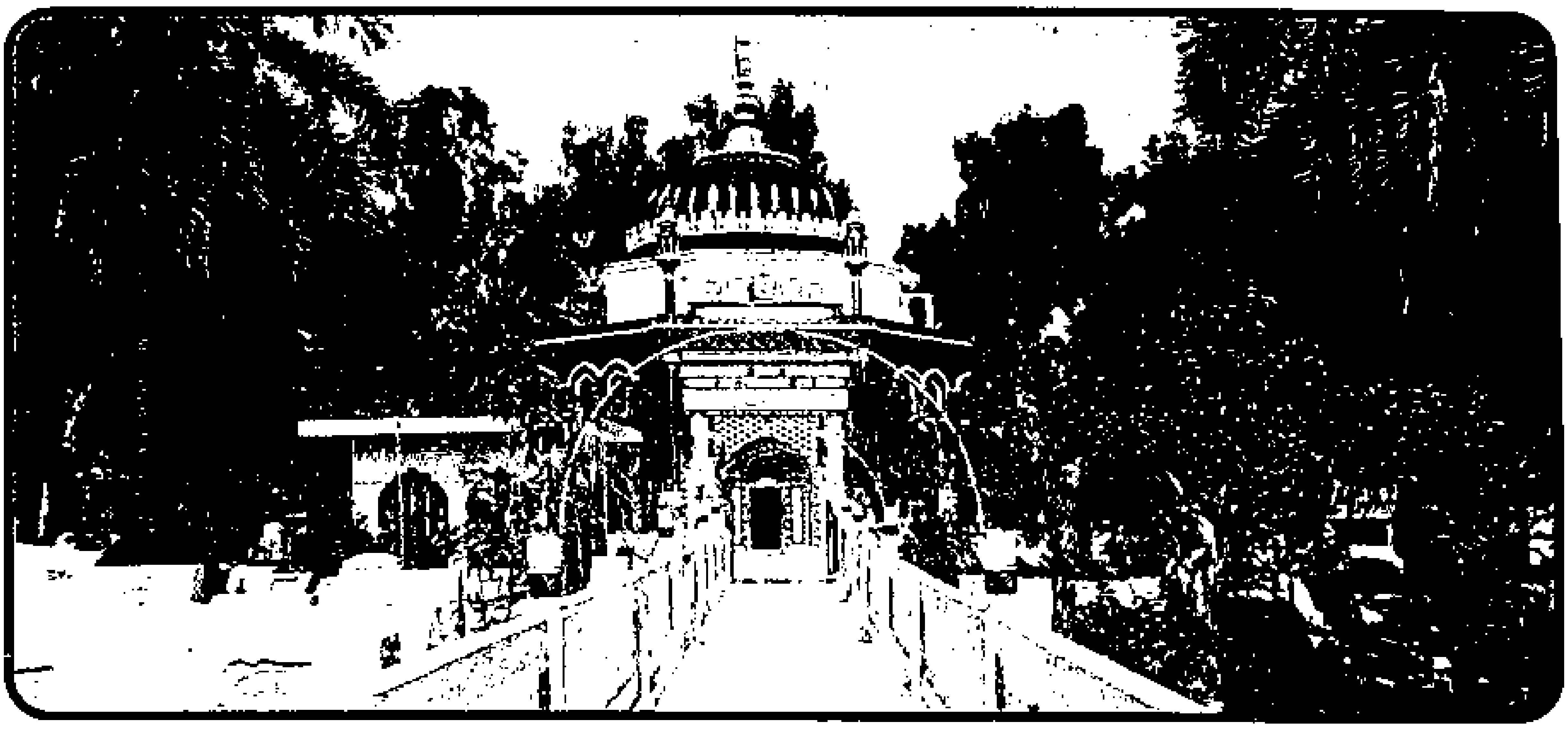

مزار حضرت شیخ سید احمد قادری

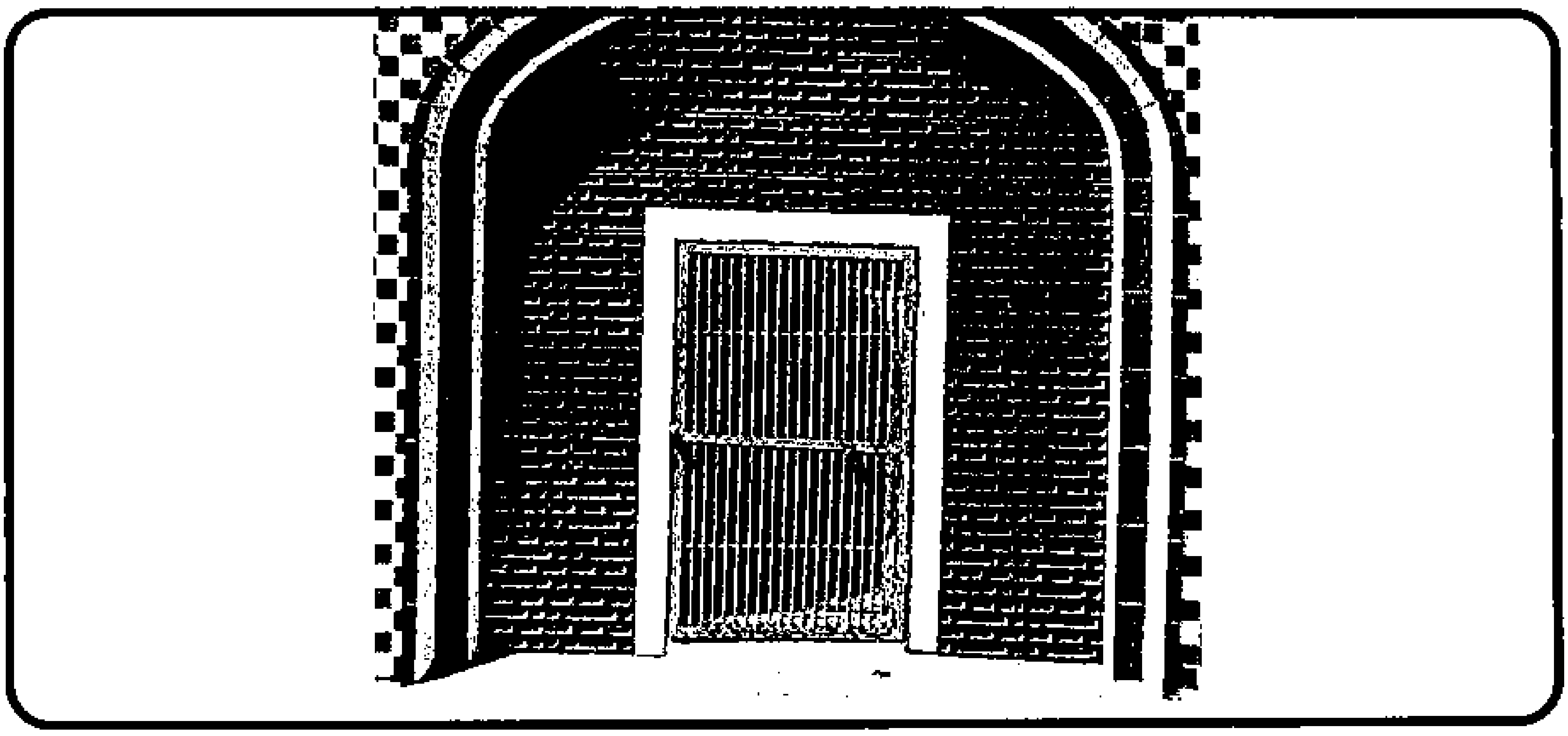

مزار کے اوپر جانے والی سیڑھیاں

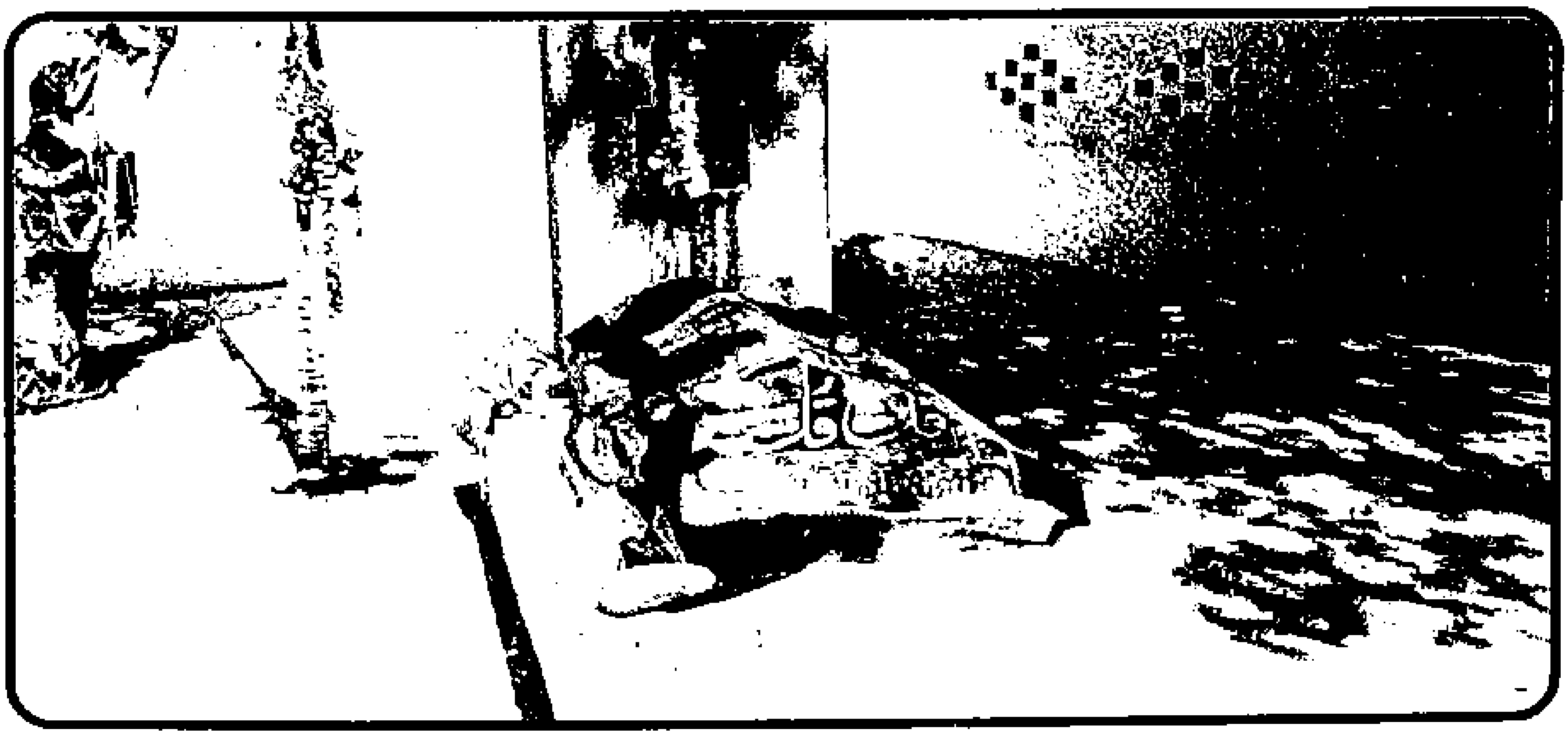

قبر ملک ہست خان مریدِ خاص حضرت شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

مرقد مبارک حضرت شیخ سید احمد قادری

مرقد مبارک حضرت شیخ سید احمد قادری

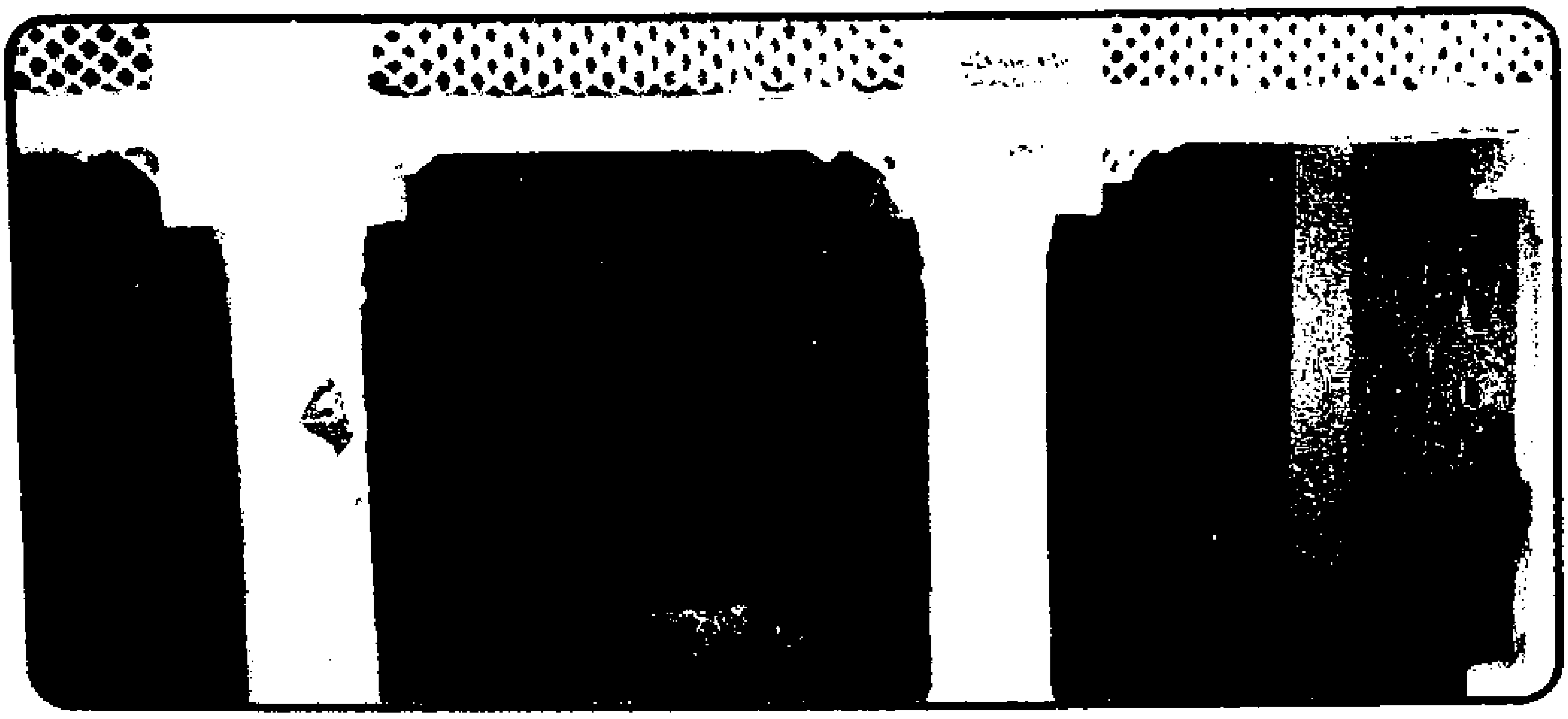

مرقد مبارک شیخ سید تاج محمود ولد حضرت شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

جامع مسجد حضرت شیخ سید احمد قادری

مسجد کا منبر

مسجد کا اندرونی منظر

Marfat.com

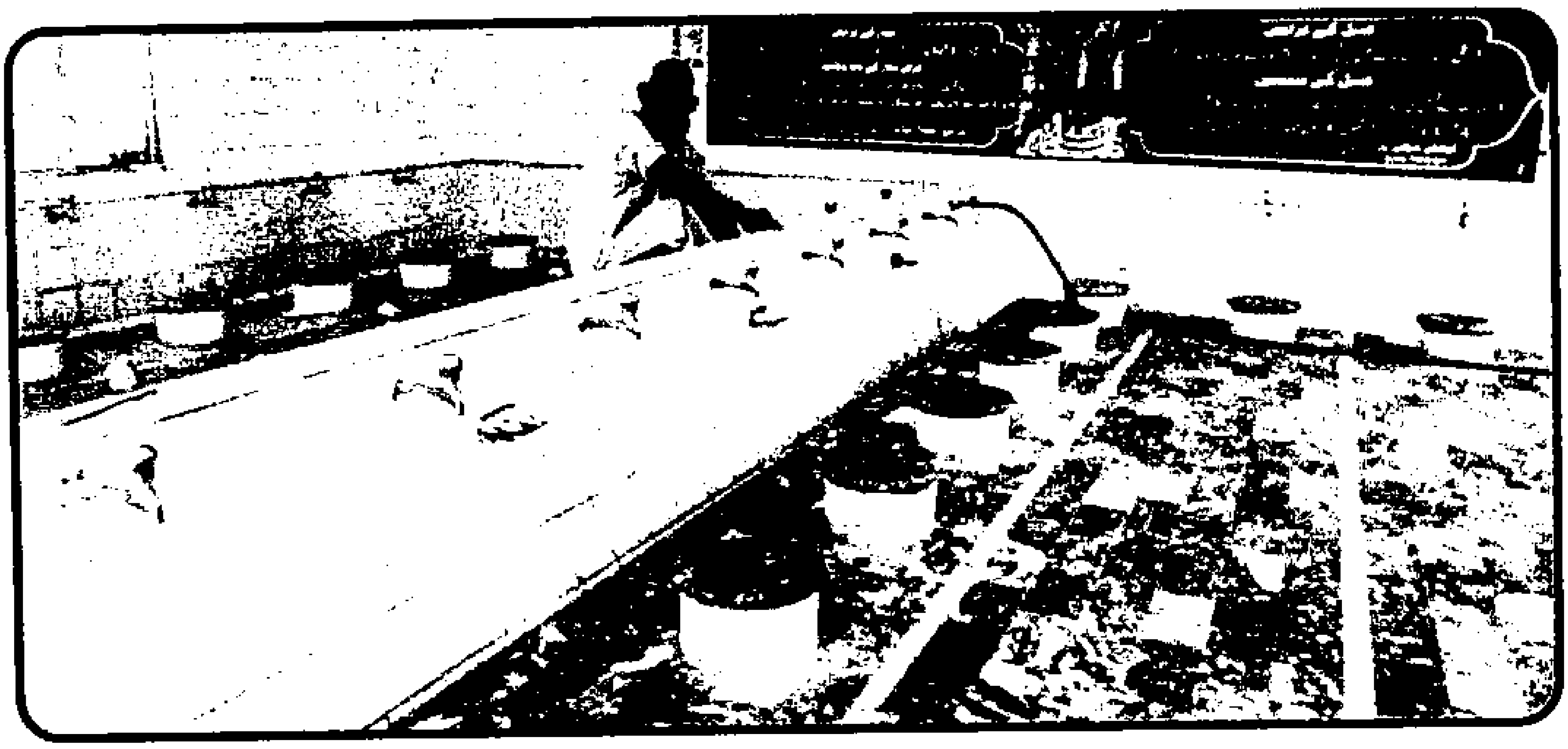

مسجد کا وضو خانہ

مزار بی بی سائرہ زوجہ حضرت شیخ سید احمد قادری اور زوجہ محترمہ شیخ سید تاج محمود

داخلی دروازہ مزار اقدس حضرت شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

آدم ٹوپہ

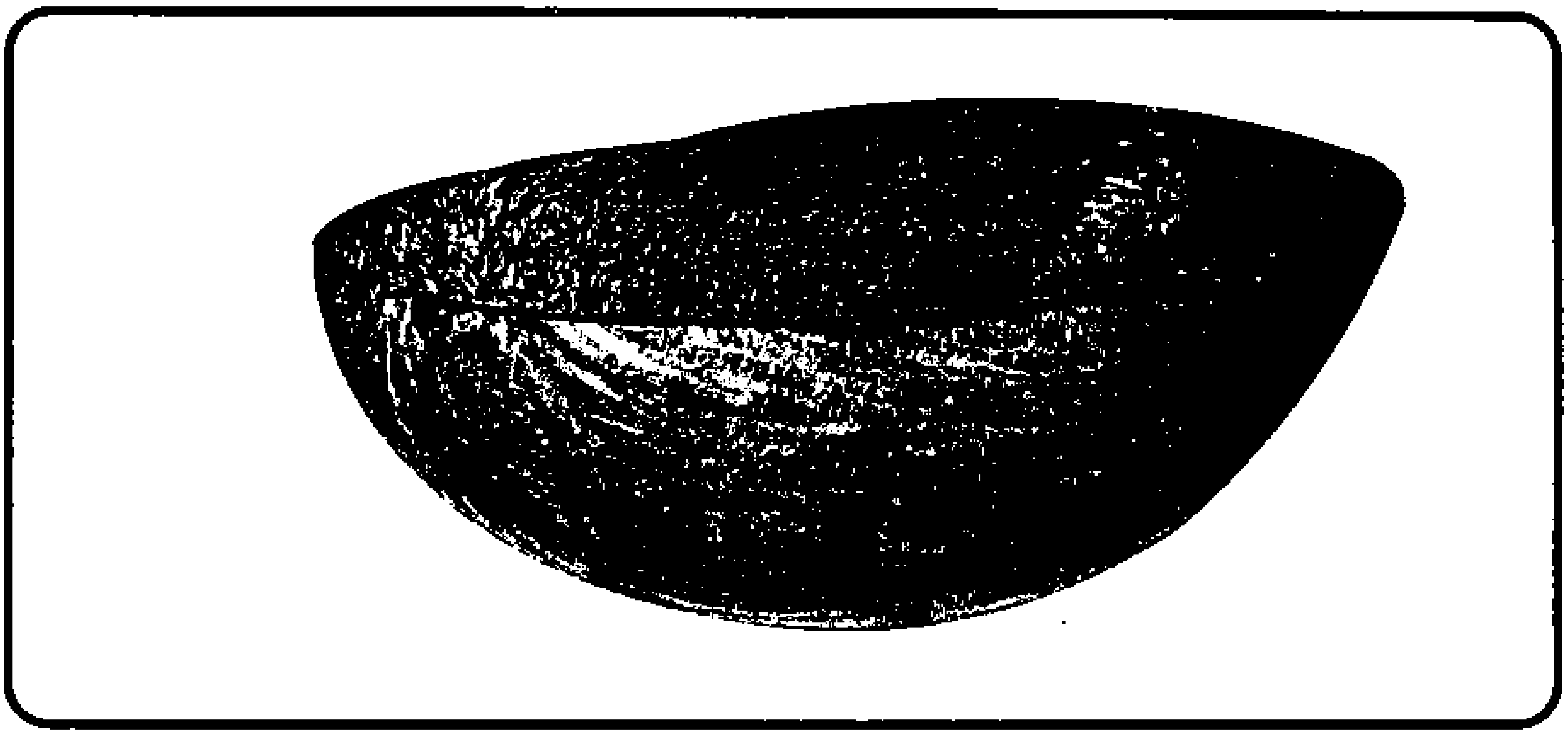

کشکول حضرت شیخ سید احمد قادری

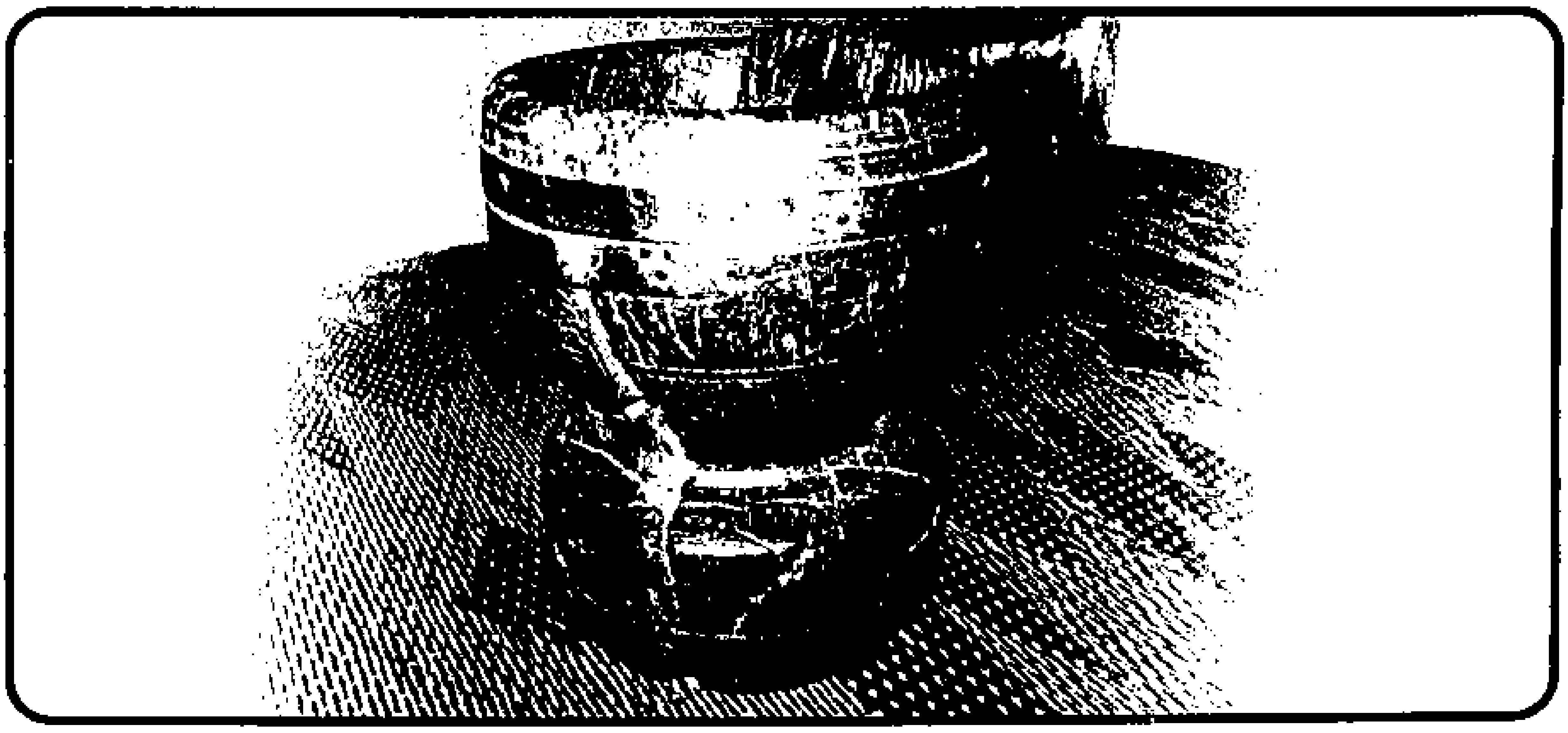

چٹو حضرت شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

PIVOT OF THE PUNJAB

THE HISTORICAL GEOGRAPHY OF MEDIEVAL GUJRAT

Abdul Rehman
James L. Wescoat Jr.

Marfat.com

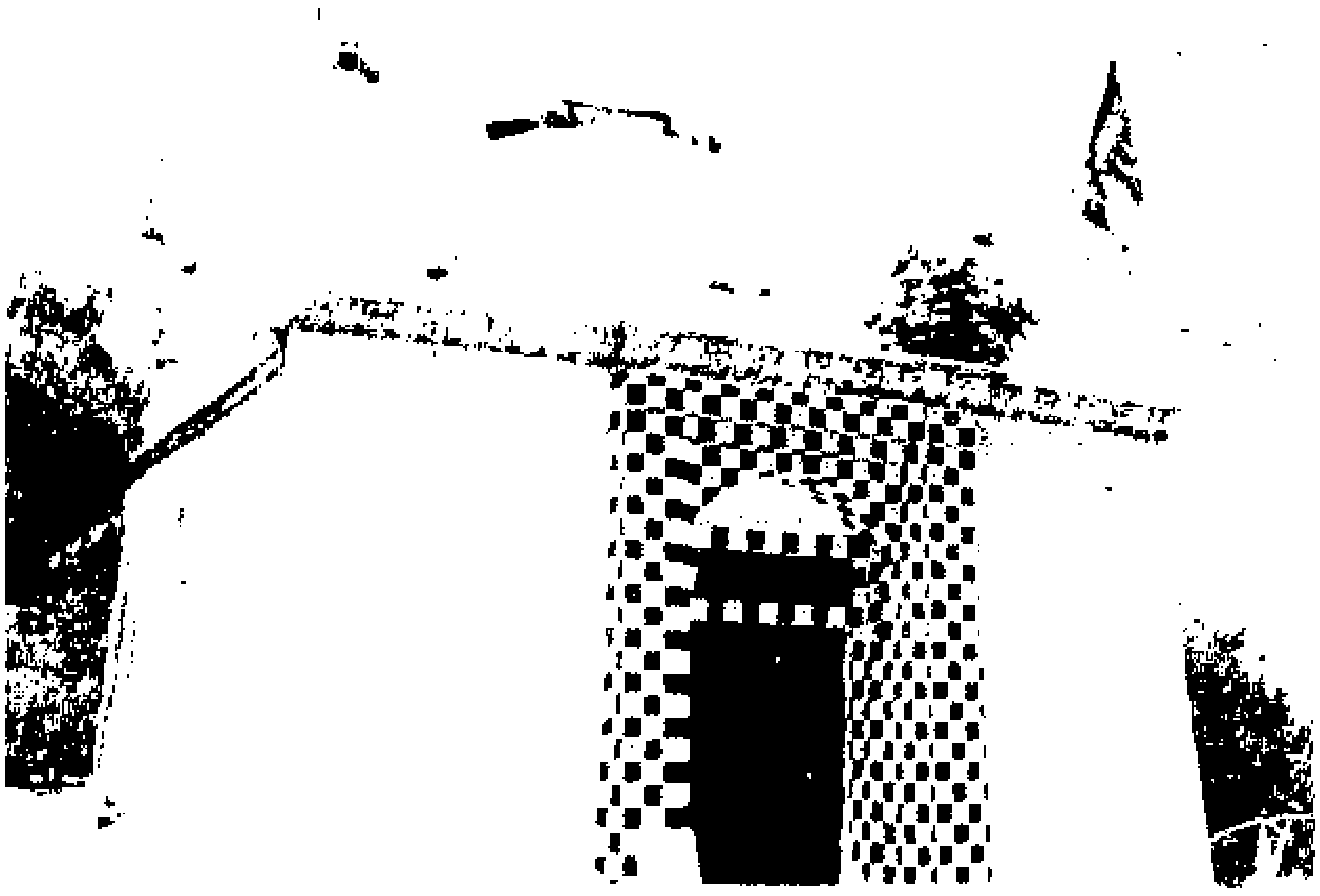

Fig.7.12
Puran, tomb of Mir Haibat Khan Qandhari

Mong

Mong is one of the most significant pre-Islamic archaeological sites in Gujrat district. It is situated west of Rasul on the left bank of the river Jhelum. It is said to have been founded by Raja Mogga or Muga, also called Raja Sankhar, which Alexander Cunningham interpreted as the king of the Sakas or Sacae.[21] It is also said to have been founded by Alexander on the scene of his battle with Porus. The old ruined mound is 600 feet long by 400 feet broad and 50 feet high and it is visible from many miles on all sides. Coins of Moa or Manas, found in Mong, bear the Greek letters N.I.K. which Alexander Cunningham thinks is an abbreviation of Nikoea. If so it may have been the mint city of Moga, a place of great importance The town continued to remain inhabited through Akbar's period.

Malikwal and Tomb of Sheikh Ahmad

This town lies on the western edge of Gujrat district on an ancient road running along the left bank of the Jhelum river. The town has a rural character and is surrounded by agricultural fields. According to local tradition, the town is said to have been founded in 1273 AD. by one Malik Ghakhar. Sher Shah Suri is also said to have passed through Malikwal while on his way to Bhera. On this journey he constructed a sarai at Badshahpur.

The most interesting architectural site in the town is the tomb and mosque of Syed Sheikh Haji Ahmad (Fig. 7.13). The complex is situated northwest of old Malikwal. These monuments are sur-

Marfat.com

rounded by a graveyard on the south and by agricultural fields on three sides. There are also a few palm trees in the graveyard which enhance the landscape character of the site. The saint died on 10th Saaban 901 AH. The mosque was once a very delicate monument. Fresco paintings, decorative ceilings, and intricate wood carvings contributed to its high quality of design and detailing. The roof of the prayer chamber has been rebuilt with modest specifications, but the verandah still maintains its traditional decorative ceiling (Fig. 7.14). The doors, with high quality wood carvings, are still preserved in excellent condition.

The tomb is octagonal in plan with each side measuring 17 feet 6 inches on the outside. In the interior it has a square plan with each side measuring 10 feet by 10 feet. The tomb has monumental arches on each side. Each alternate side has an arched opening leading to the tomb chamber. The main arches are 7 feet 6 inches wide and 10 feet high. The four small archways are 3 feet 6 inches wide. The square is converted again into an octagon with squinch arches set

Marfat.com

inside the thickness of the wall which support a dome over it. The interior was decorated with fresco paintings which still survive. However, part of it has been repaired with marble. The tomb is presently managed by the Auqaf Department, and an annual *urs* is held.

According to local tradition, a person in a Ghakhar family was suffering from leprosy. He was told to present himself at the shrine of this saint and take a bath in the neighbouring spring. He went there for pilgrimage. One night in a dream he met with the saint who asked him to stand up and walk. He did so and found himself to be perfectly healthy. After recovery, the Ghakhar family constructed the present tomb over the grave of the saint. A well has now taken the place of the spring. It is also said that the tomb was connected with Bhera by a tunnel.

Bhaowal

Bhaowal is situated on the Malikwal road. It has a *naugaza* shrine, located today within a residential area. The grave is laid along an east-west axis.

Fig 7.14
Mosque of Sheikh Ahmad, ceiling detail

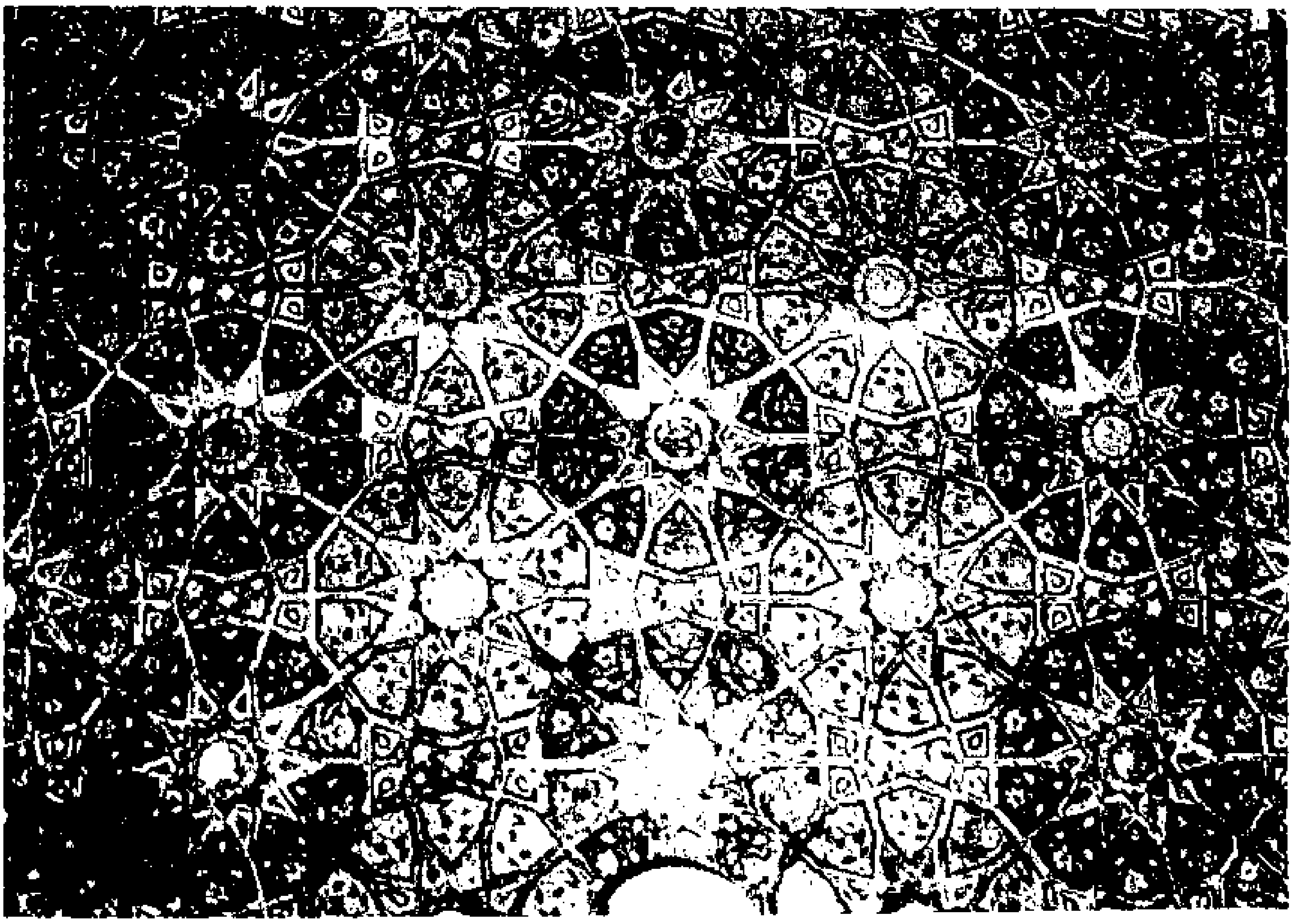

Marfat.com

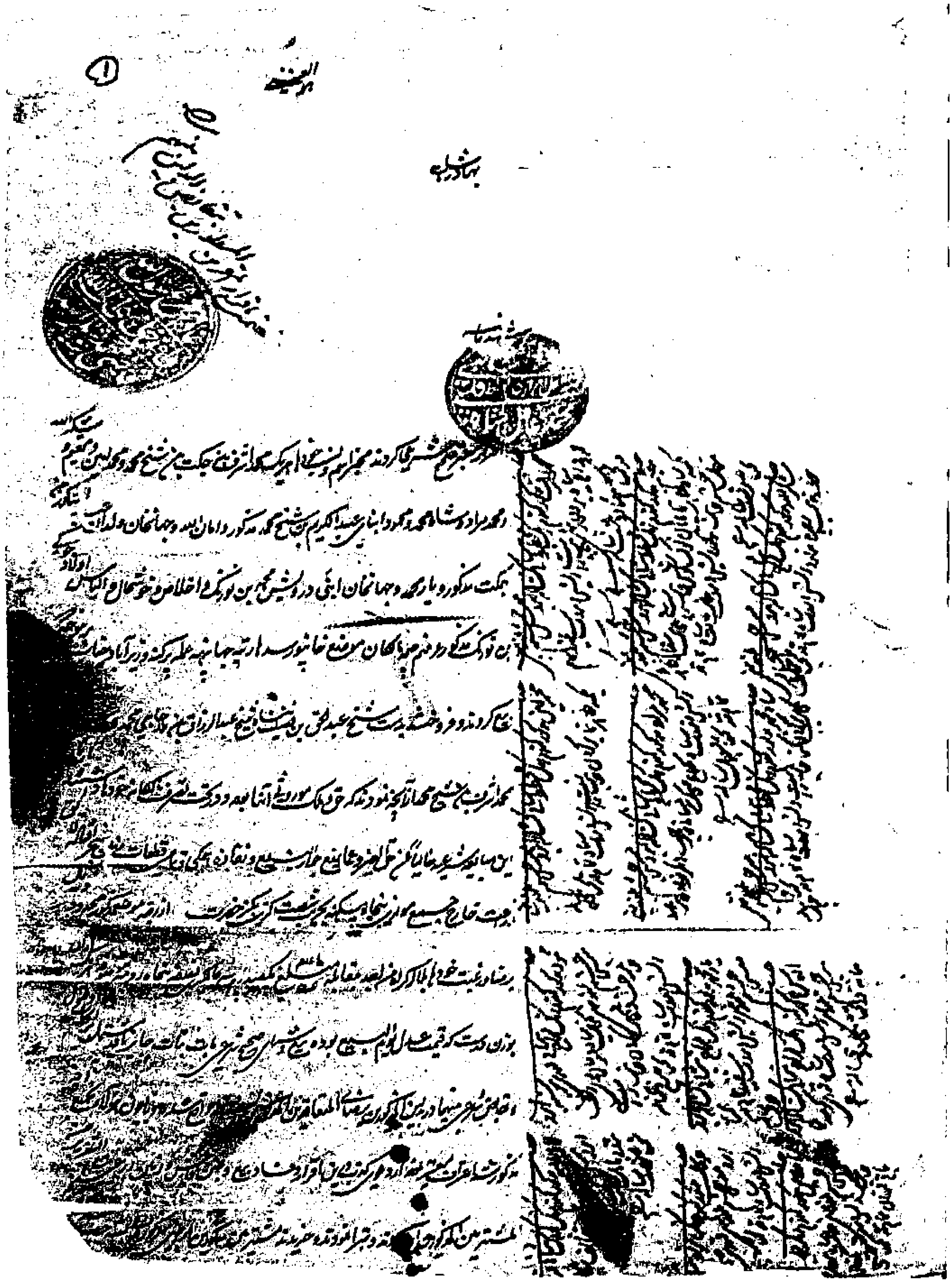

فتوی حافظ شکر اللہ

Marfat.com

روبکاری محکمہ بندوبست ممالک پنجاب ضلع [illegible] صاحب [illegible] کمشنر [illegible]

[illegible]

دادا بخش قوم [illegible] ساکن [illegible] شیخ احمد [illegible]
ساکن [illegible]

[illegible] صاحب کمشنر [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] درباره [illegible] حکم [illegible]
[illegible] فیصلہ [illegible]
[illegible] سابق مالک اراضی [illegible] قرار پایا [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب کمشنر [illegible] فی الحقیقت [illegible] حکم [illegible]

Marfat.com

۲

برخلاف تجویز اوس کے جو حکم کمشنر نے کیا ہی ابھی دوبارہ تجویز ہوتی وہ ملکات ناحق ہوئی

حکم ہوا

درخواست اپیل بامع نقل روبکار ابتدائی رجسٹری بذریعہ باطلاع ناظر اپیل بخدمت صاحب کمشنر

بنام صاحب ضلع کے بہیجی جاوے

دستخط کمشنر قسمت

حکم ہوا

نقل روبکار ہذا بخدمت صاحب مجسٹریٹ سیالکوٹ ضلع گجرات کے بہیجکر لکھا جاوے کہ

واپس بابت کو ناظر اپیل مطلع فرماویں مورخہ ۲۸ جون ۱۸۵۹

Marfat.com

تاجدار گوندل بار

(حضرت سید شیخ احمد ولیؒ)

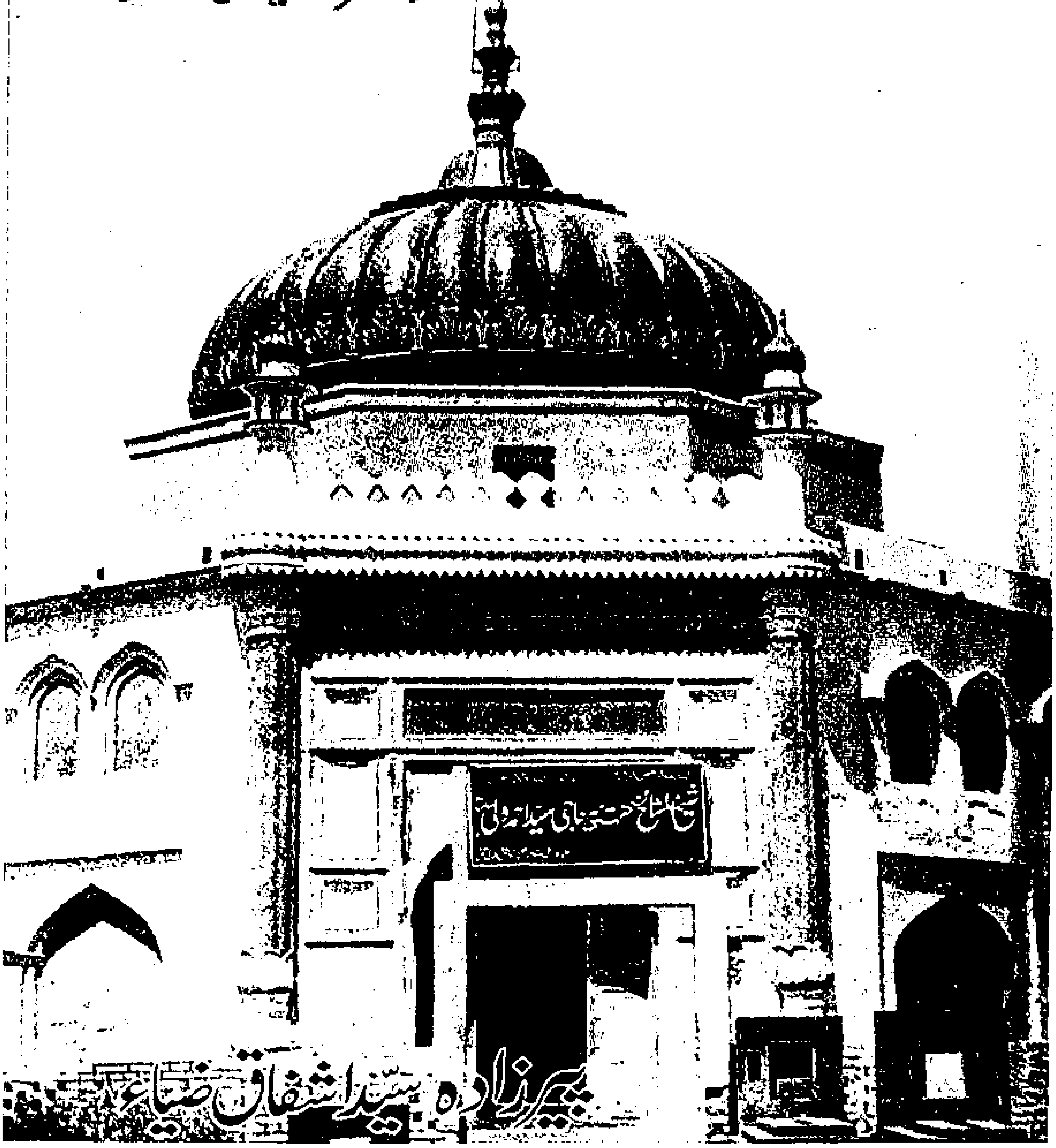

Marfat.com

مصنف: محمد اشرف نقشبندی قادری چشتی

Marfat.com

یا اللہ شیخ جیلانی   ۷۸۶ / ۹۲   یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

ترجمہ:- خبردار بے شک اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف و خطرہ نہیں۔

کتاب

در سوانحِ عمری

حضرت پیر حاجی شیخ احمد ولیؒ

مرتبہ

ابوالحامد سیّد حامد علی شاہ خطیب جامع مسجد دربار شریف

حاجی شیخ احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

ملکے وال ضلع گجرات

شاہین پریس گجرات   اشاعت ۱۹۷۰

Marfat.com

شجرہ نسب محمد دین بن سید مزمل دین بن سید قادر بخش

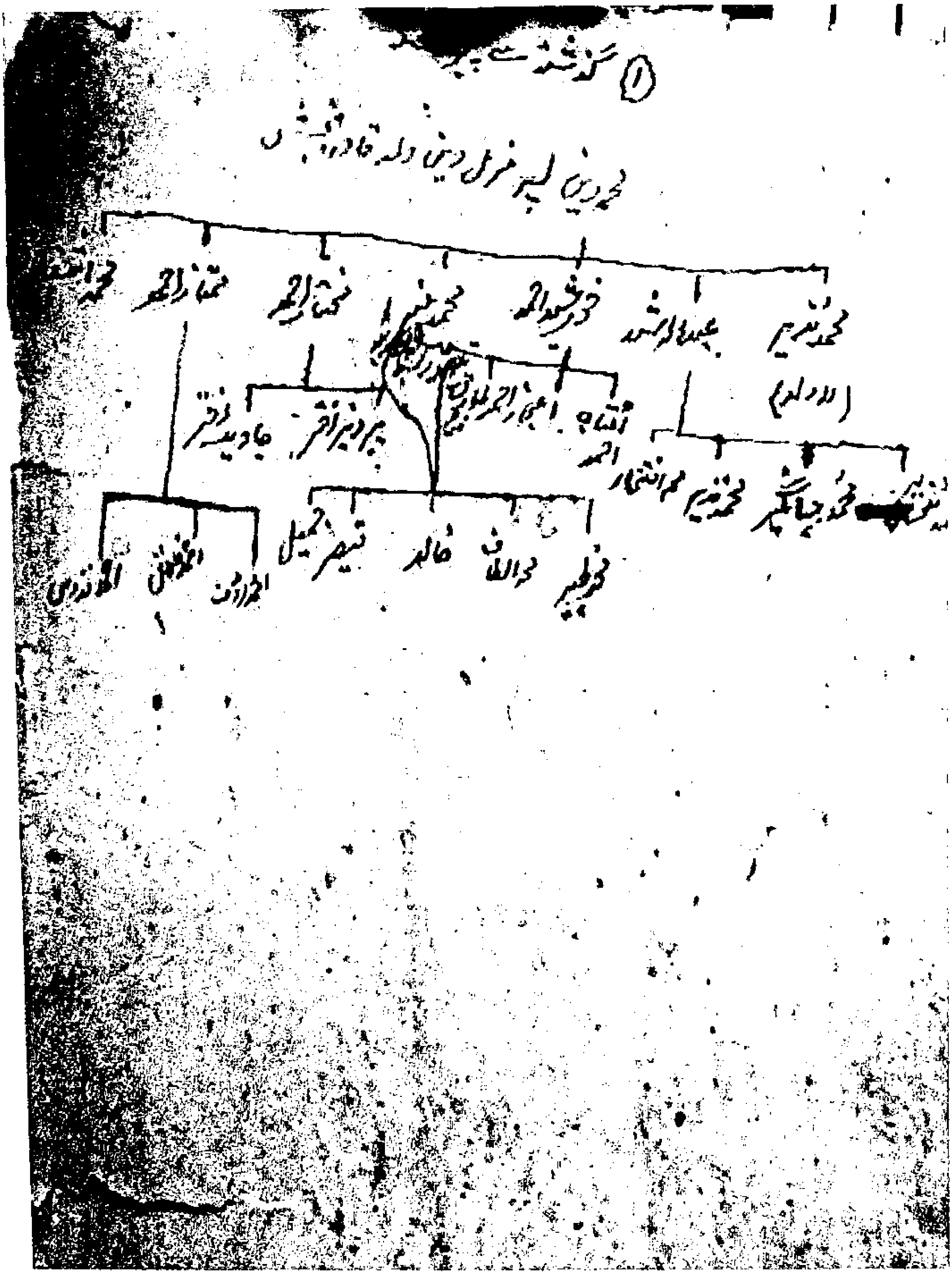

سید مزمل دین ولد سید قادر بخش کی ۵۷-۱۸۵۶ کی تحریر

Marfat.com

شجرہ نسب سید شیخ جمال اللہ بن سید اکبر بن سید عبد القادر

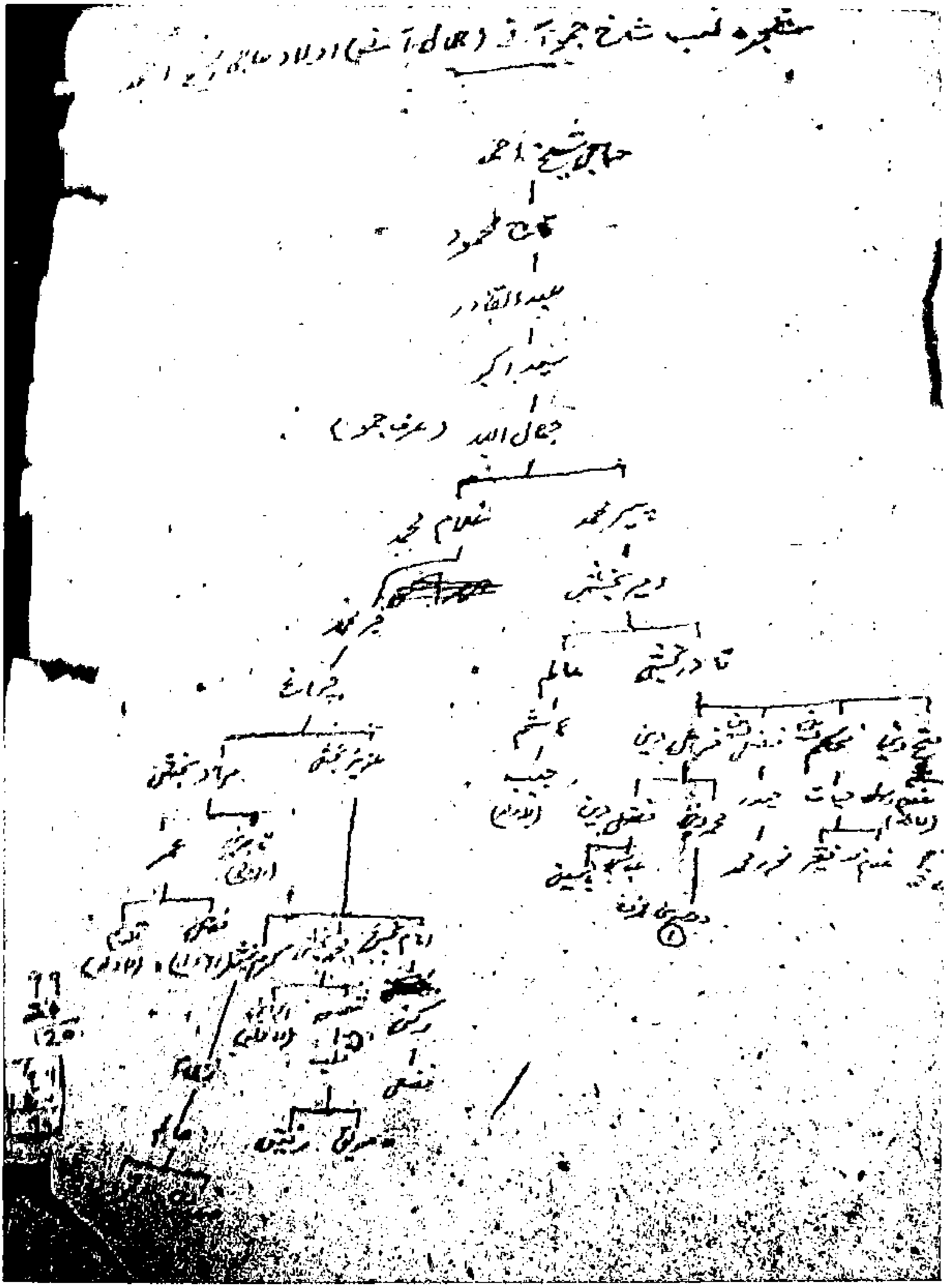

سید مزمل دین ولد سید قادر بخش کی ۵۷-۱۸۵۶ کی تحریر

Marfat.com

مندرجہ ذیل تحریر کے مطابق کرما اور شیخ جیون اپنے نسب کے لحاظ سے حضرت شیخ سید احمد ولی کی حقیقی اولاد نہیں ہیں

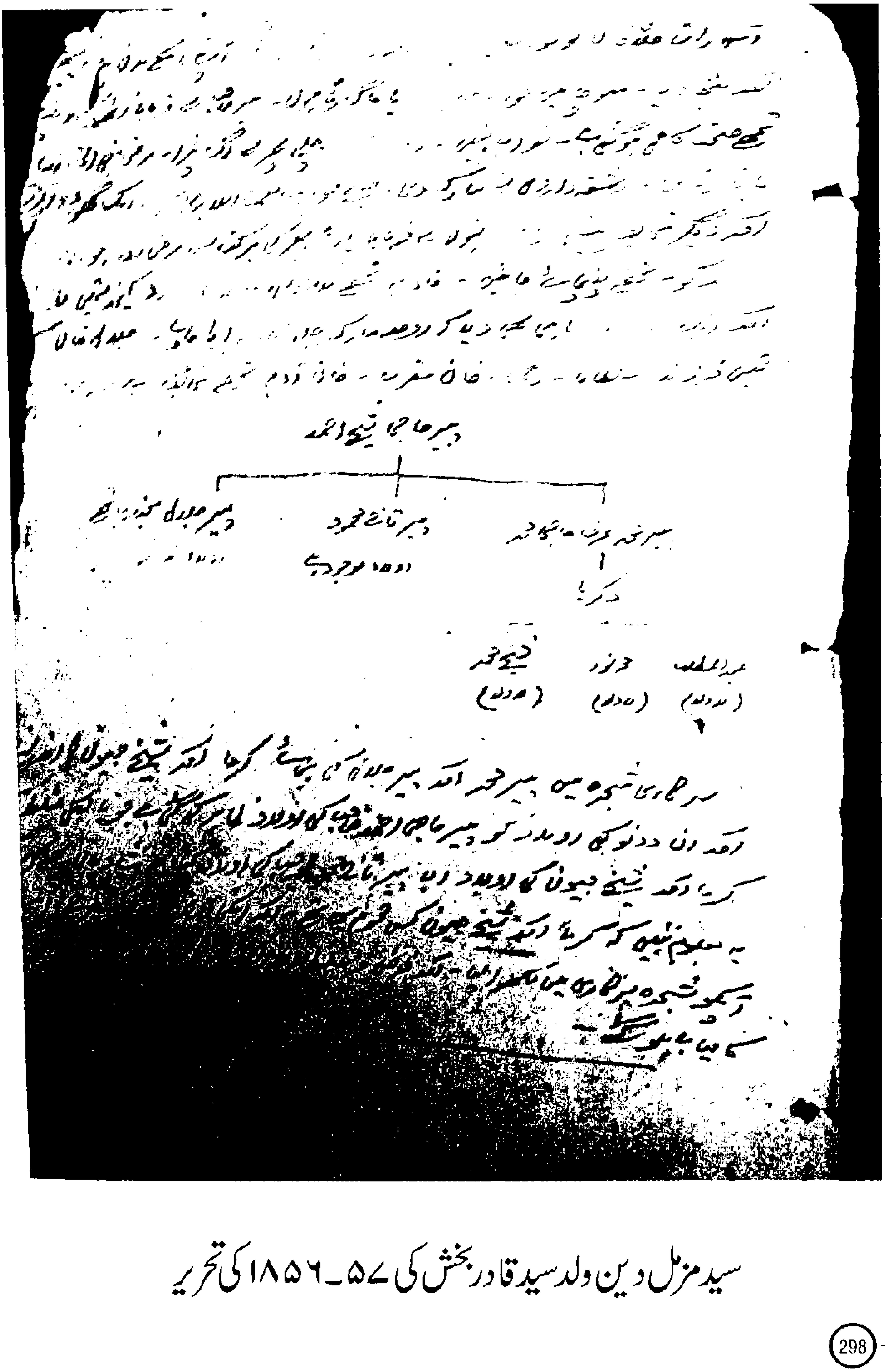

سید مزمل دین ولد سید قادر بخش کی ۵۷-۱۸۵۶ کی تحریر

Marfat.com

کرما اور شیخ جیون کا شجرہ نسب

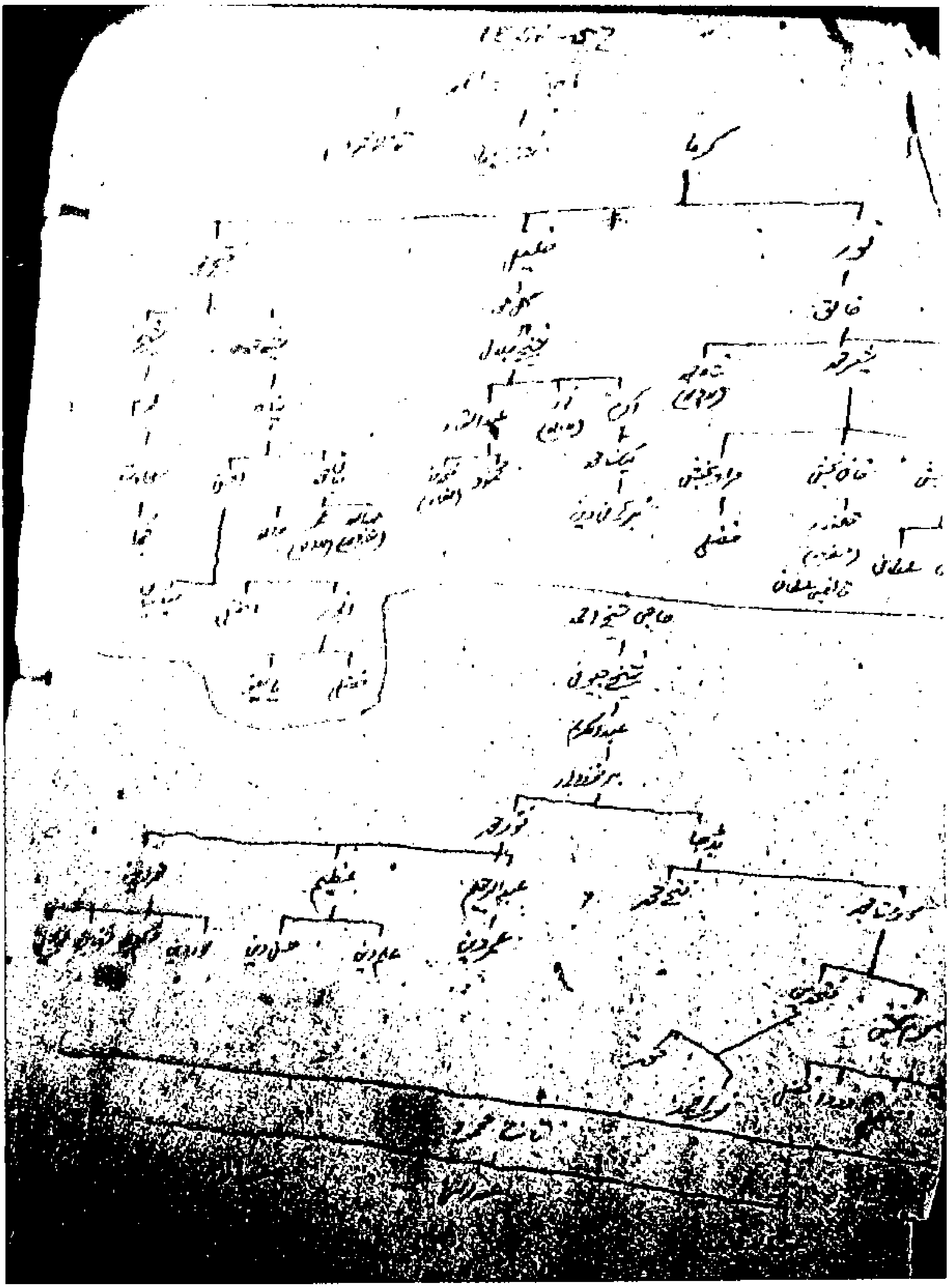

سید مزمل دین ولد سید قادر بخش کی ۵۷-۱۸۵۶ کی تحریر

Marfat.com

شجرہ نسب سید شیخ احمدؒ

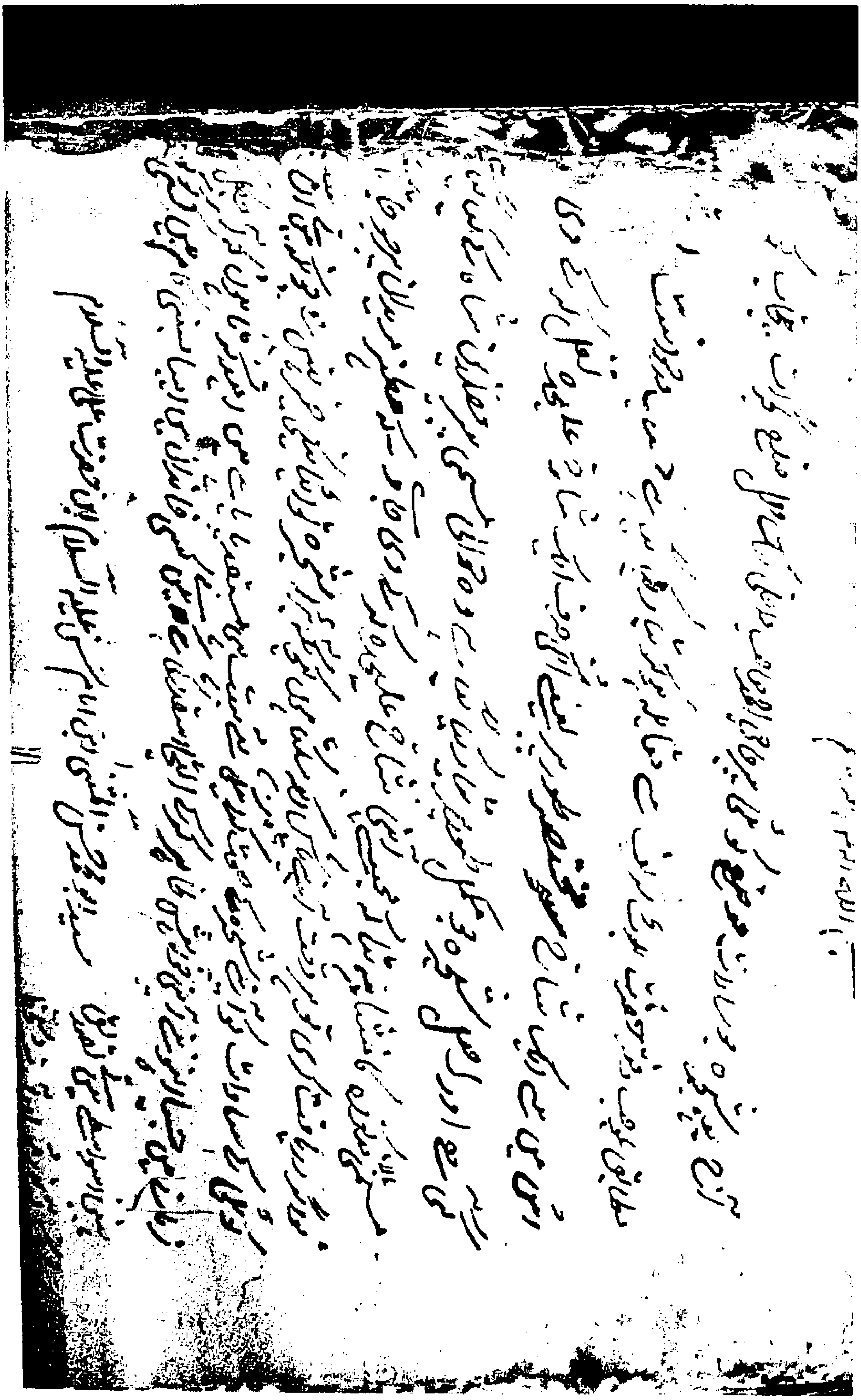

Marfat.com

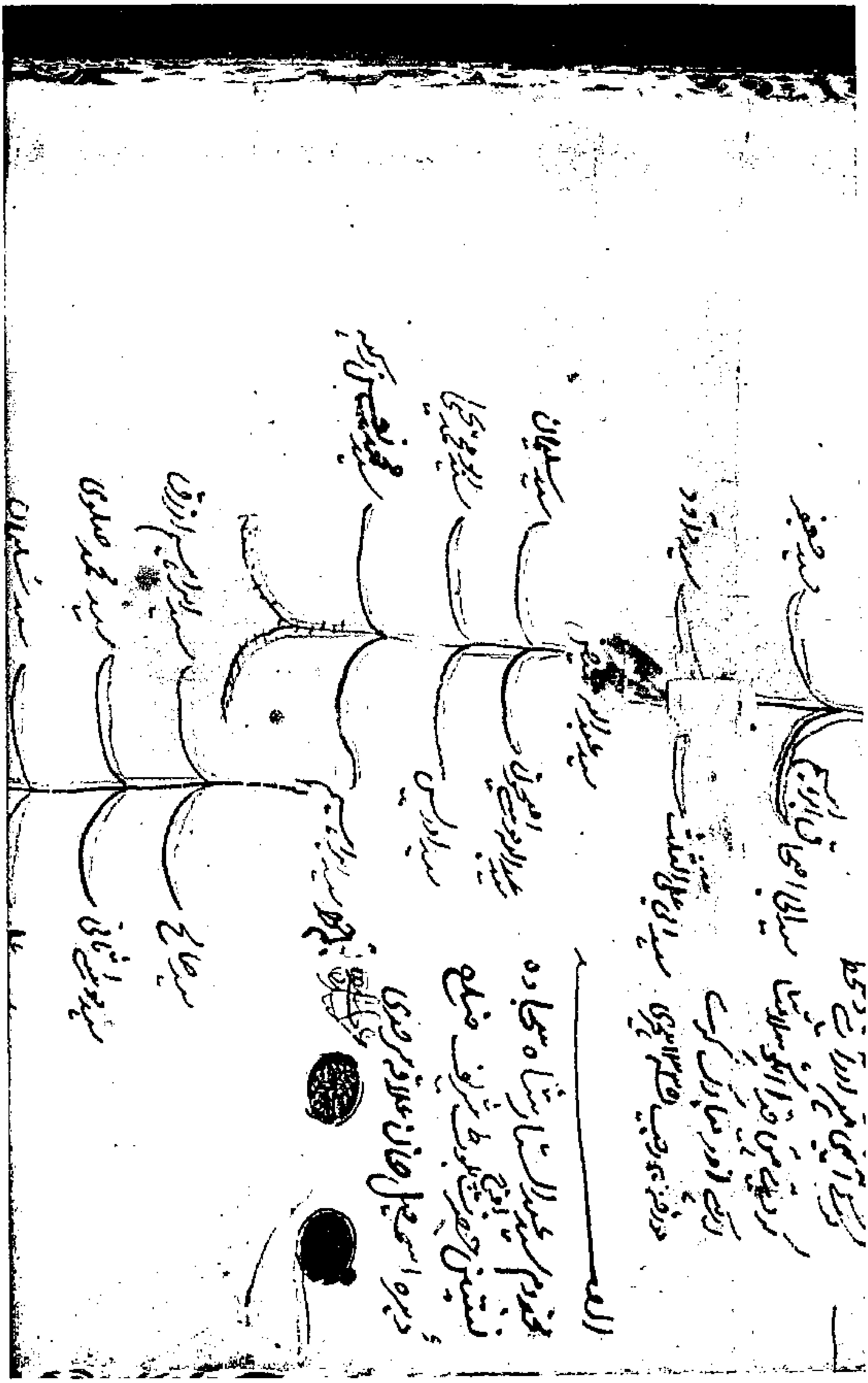

Marfat.com

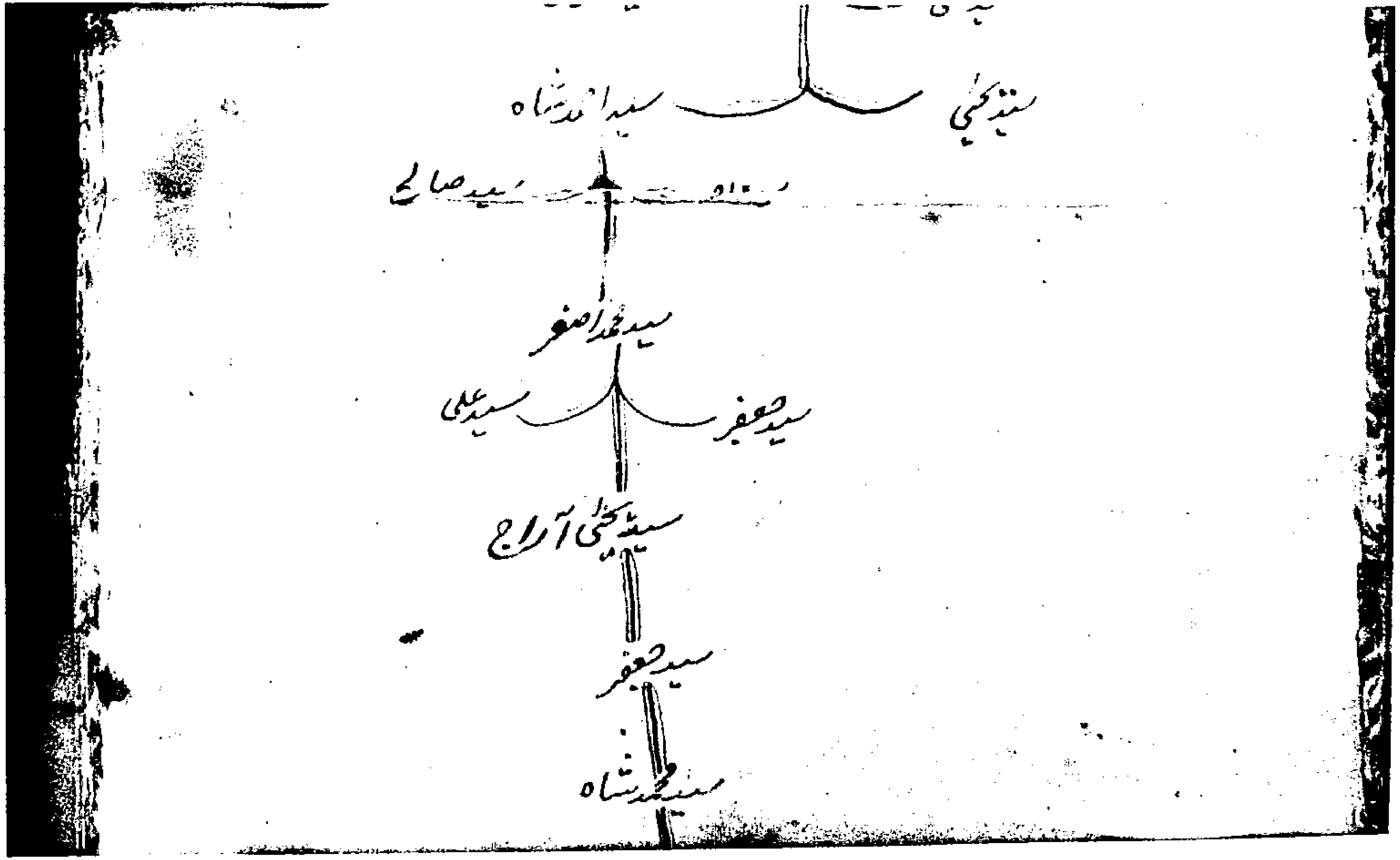
سید یحیی
سید احمد شاه
سید صالح
سید محمد اصغر
سید جعفر
سید علی
سید یحیی آراج
سید جعفر
سید محمد شاه

Marfat.com

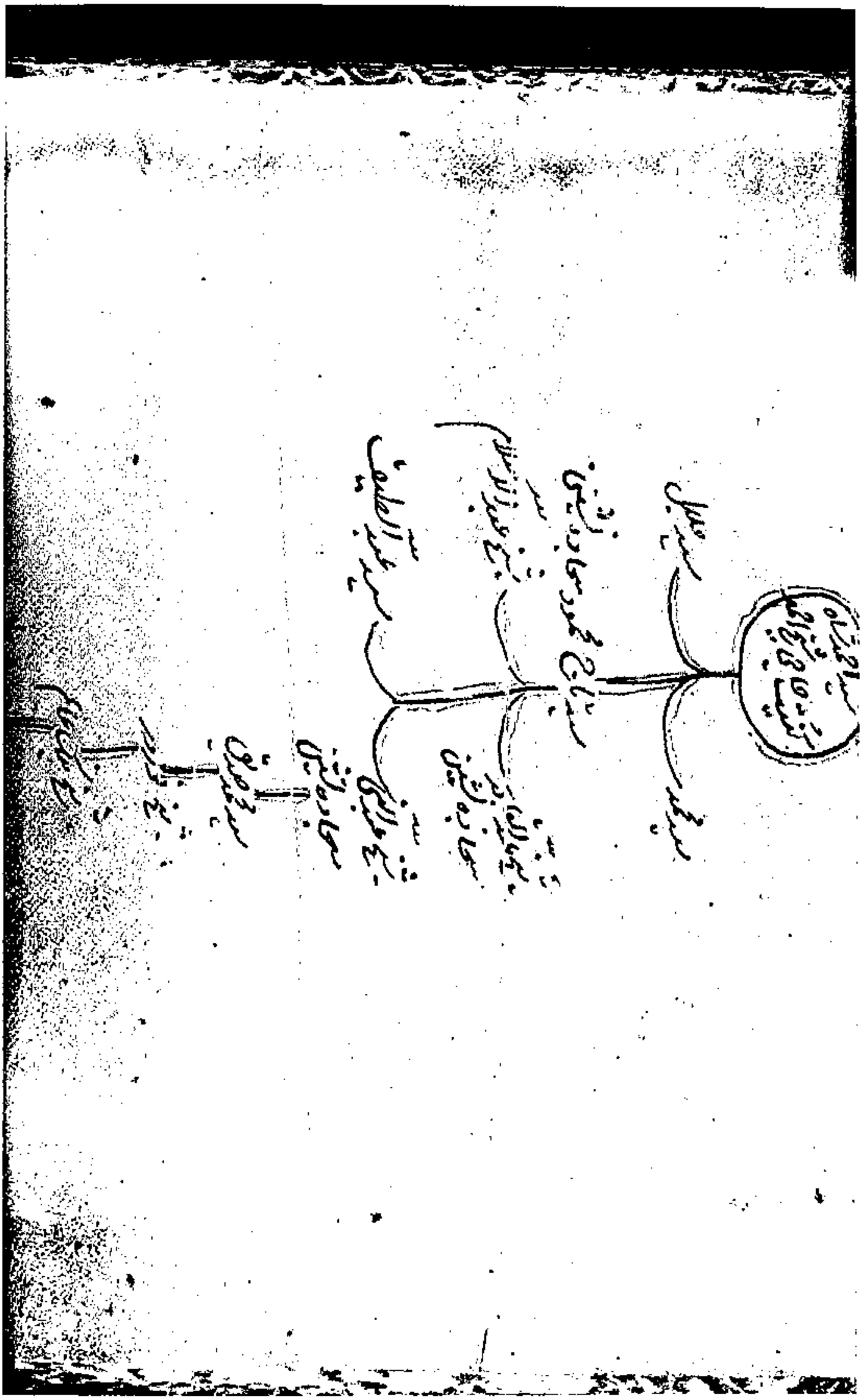
سید احمد شاہ
کنیت حاجی شیخ احمد
سید محمد
سید جلیل
سید تاج محمود سجادہ نشین
شیخ عبداللہ سجادہ نشین
شیخ عبدالاسلام
شیخ عبدالنبی سجادہ نشین
سید عبداللطیف
سید محمد صدیق

Marfat.com

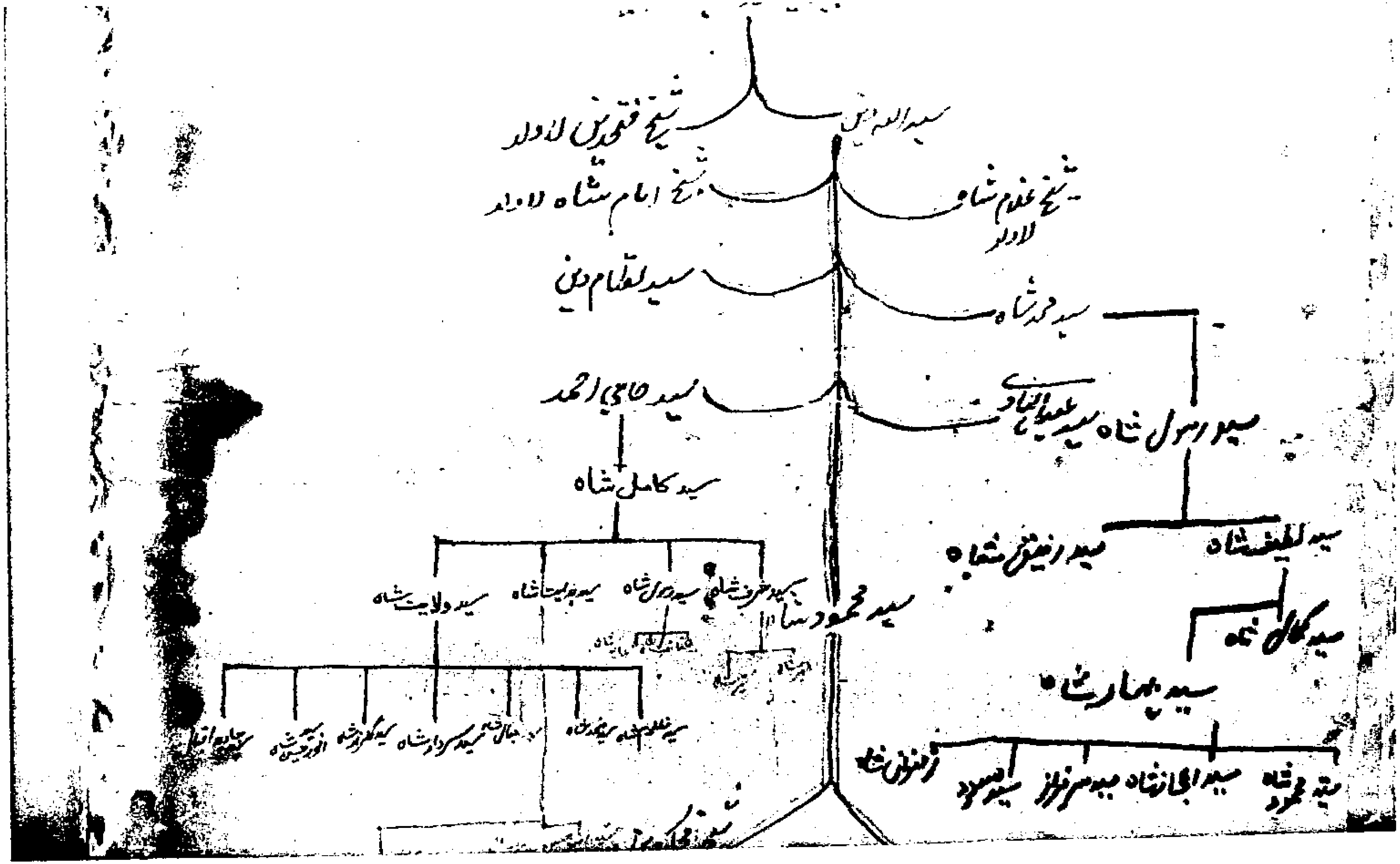
سید الله دین
شیخ فتح دین لاولد
شیخ امام شاه لاولد
شیخ غلام شاه لاولد
سید نظام دین
سید محمد شاه
سید حاجی احمد
سید رسول شاه
سید کامل شاه
سید لطیف شاه
سید رفیق شاه
سید محمود شاه
سید کمال شاه
سید بہار شاه
سید ولایت شاه
سید اعجاز شاه
سید سرفراز
سید مسعود

Marfat.com

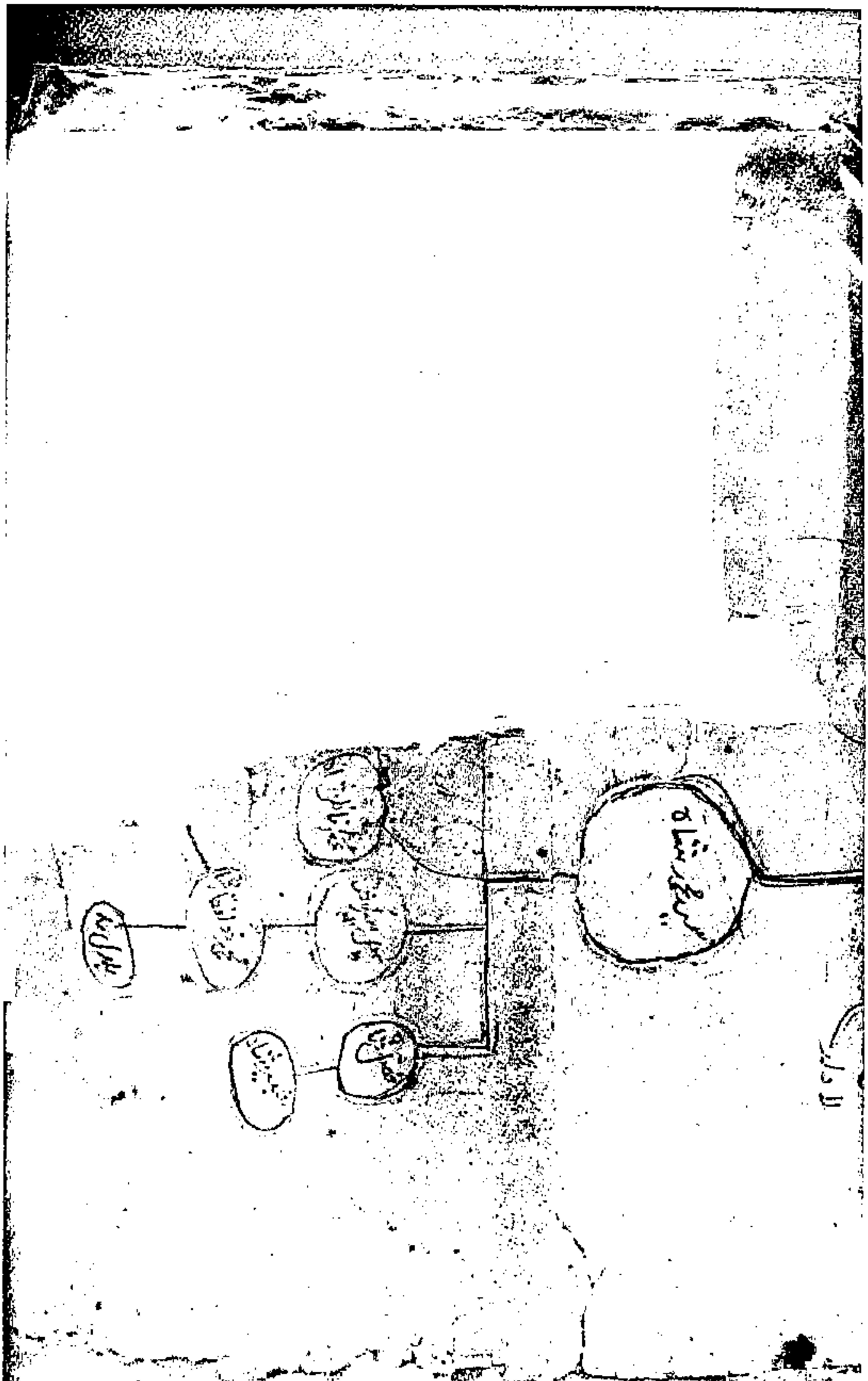

Marfat.com

عرس مبارک جون 2016 کا ایک منظر

Marfat.com

تذکرہ

شیخ المشائخ

شیخ سید احمد

تالیف

حافظ شکراللہ بن نعمت اللہ

ترتیب و تحقیق

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی

Marfat.com